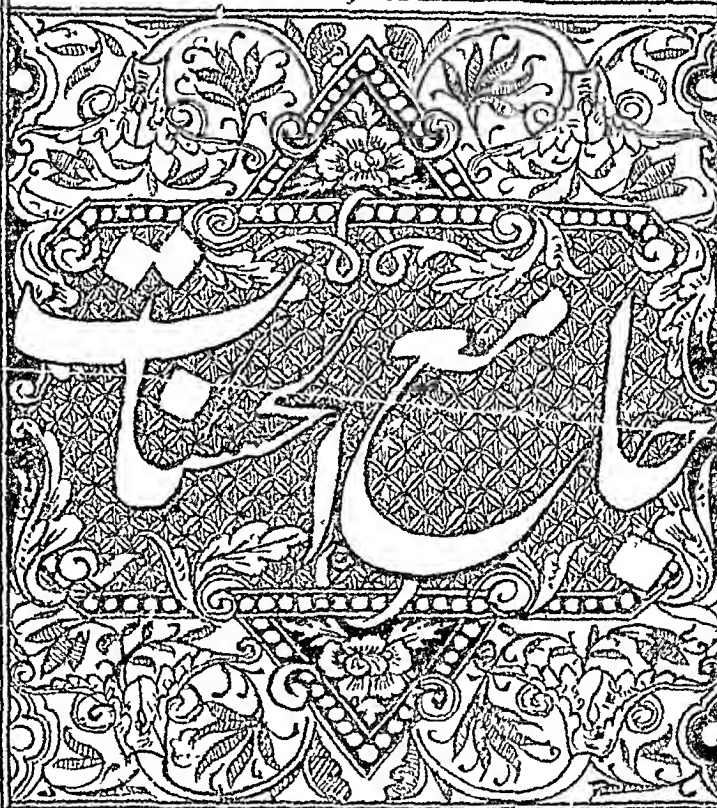


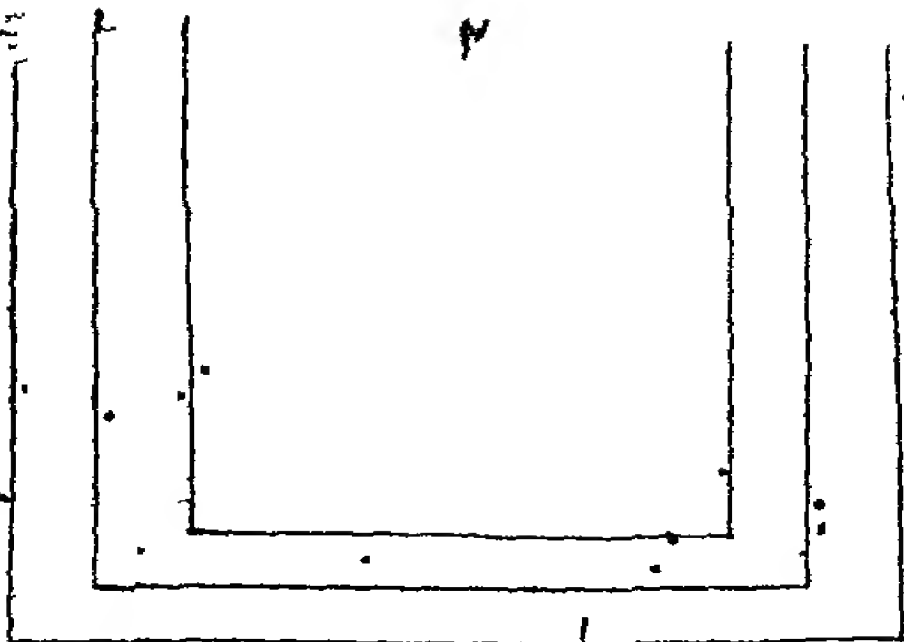
وَمِنْ سَيِّدِكُمْ كَلِمَ اللَّهِ وَمِنْ سَيِّدِكُمْ

يَا قَانِعِي السَّامِعَاتِ اَلْزَيْنِفَاتِ سَامِعِ الْبَرَكَاتِ بُولَانَا خَاجِي مُحَمَّدٍ طَلِبِ الدِّينِ خَاتَمِ الْاَلَمَانِ



بَعْدَ نَظَرِ تَالِي بُولَانَا مَدُوحِ خَرَسِيائِشِ بَاجِ نَادِ اَرِيكَانِيهِ رَوَزْكَارِ خَلْقِشِ سَمْعِشِ مَحْمُودِ

دَمِطْلَقِ وَاهِدِ شَاهِدِ سَامِعِ سَامِعِ



بسم الله الرحمن الرحيم

حمدی نہایت اوس پاک پروردگار کو کہ راہین ہدایت اور عبادت کے بھمنا کار و نگو کہ با من او صلوا
 بعد اوس رسول شفیع المذنبین پر کہ اپنی اہمیتوں کو راہین ہدایت و عبادت کے اپنی بیان فیض تمایز
 واضح کر دین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و احسانہ و بارک و سلم الفناء لفق و الفناء
 بعد اسکی مسکین محمد قطب الدین رحمت اللہ علیہ کہ اسی بیان سے نکلوا کیا جاسی کہ پاک پرورد
 فرمایا کیا بتکراری بندگی کی نئی جیسا کہ فرمایا و ما خلقتکم لیخونن و لا لکم عبادۃ و لا یخون
 من کو نہیں بد کیا جاسی یعنی مگر اسکی کہ بندگی کریں میری اور یہ دنیا جانی زراعت آخرت کی رہے
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا اخر ما خلقہ الاخری میں ہم بند و نگو جاسی کہ اسکی بندگی پر
 معروف رہیں تا نجات پاویں عذاب آخرت سے اور وہاں کے درجات عالیات کو پہنچیں اور افضل بند
 بند کوں میں نمازی اور نمازوں میں و نمازین افضل میں کہ جو آخرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ہوئی میں اس نئی اس عاجز فی جانا کہ ایک سالہ صحیح حدیثوں سے یہ تاکید و فضائل نمازوں و فرضوں
 لکھوں تا لوگ ان مضامین کو دیکھ کر معلومت و ارین حاصل کریں پس نام اسکا چاہئے
 رکھا اور ایک مقدمہ اور دو باب پر منعقد کیا مقدمہ میں تعریف و غیرہ نماز کی لکھی اور ایک باب
 نماز فرض کا اور دو ستر باب میں ذکر نمازوں مشنہ اور مستحبہ کا تا لوگ رغبت کریں ان نمازوں
 کہ جو کہ ہماری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور بعد تمام جو فی مضمون حدیث کو

تاما دون چیزوں کی کہ حکم کیا گیا ہی ساتھ اور منع کیا گیا ہی اور کسی جلی میں ہی ہرے سلاور
 جازبی مسلم کو کہ ماری ٹرکی کو اوستکی باب کے انون سی مانند قین ضرولون اوسط کی درجی کی کہ حکم
 یعنی ایسی زور کی ہون کہ بی سلی ٹوٹ جاوی اور حدیث میں جو لفظ اتنا وسیع ہے ولالت کہتا ہے
 کہ پوری سات برس کی ہو کر انہوں میں برس میں لگ جاوے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ عرف میں یہ ہلالا ق کیا
 جاتا ہی اور کہ شروع ہوا سالوں میں برس میں اگر یہ ایک دن گزرے اوس سے اور یہی بات مسئلہ
 کی حق میں ہی جا بگی اور کا فر اور مرتد ہوتا ہی منکر نماز کا اور ترک کرتا ہوا نماز کا قصدا ازراہ
 کس کے فاسق ہی قتل کیا جاوے اور کسکو یہاں تک کہ نماز پڑی اور ایسا ہی کیا جاوے اور یہی حق
 کہ افطار کری رمضان میں یہاں تک کہ توہری اور بعضوں نے لکھا کہ ماری تاک نماز کو یہاں
 کہ خون بہنی لگی اور امام شافعی کے نزدیک قتل کیا جاوی بسبب تک کرنے ایک نماز کے ازراہ
 کے اور بعض نے لکھا بسبب کفر کے اور امام احمد کے نزدیک حکم کیا جاوے ساتھ اسلام نماز پڑھتی وا
 کی یعنی اسکو مسلمان کہا جاوے ساتھ چار شرطوں کے ایک تو یہ کہ نماز پڑھے وقبہ یعنی ادا او
 دہ شکر یہ کہ بیعت سے نماز پڑھے اور یہ کہ یہ کہ اقدار کو نوا لا ہو جو تہی یہ کہ تمام کرے
 والا نماز کو یعنی فاسد کر دے اسکو اور سند اس مسئلہ کے یہ حدیث حضرت کی ہی میں
 صَلَّوْا تِلْكَ اَوْ تَقْبَلْ فَيَلْذَنَّا هُنَا مَنَّا یعنی جو کوئی نماز پڑھے جاری ہی اور تنویر
 ہو ماریے قبلہ کے طرف یعنی نماز میں سر و ہم میں ہی ہے اور ایسی اگر اذان دی وقت میں
 یا سجدہ تلاوہ کا کری یز کوہ دی ساتھ یعنی چار باتوں کی نو ہو گا مسلمان نہ وہ شخص کہ نماز سے
 خیر وقت میں یا اکیلی یا امام ہو کر یا فاسد کر دے اسے نماز کو یا کری اور عبادات یعنی یہ چیزیں حاکم
 اسلام کے نہیں میں بسبب اسکی کہ یہ نہیں خاص کیا کہیں ساتھ شریعت ماری کی اختلاف اور
 اور نماز عبادت بدنیہ ہی محض میں نیابت اس میں اصلا باہر نہیں یعنی نہ ساتھ نفس کیا جیسکے صحیح
 روز میں ساتھ دنی فدیہ کی شیخ فاسق یا سنی طرفی یہ مسائل در الخار اور طحاوی کے اور طحاوی کے
 لکھی گئی اور فاضل شامی صاحب الابدین لکھتی ہیں کہ مسجد کرنے عقائد کی عمدہ ترین عبادت
 کی نمازی اور بعد اوسکی کچھ حدیثیں نماز کی تاکید کی نقل کیں ہیں حوالگی نقل تنوکی اس کتاب میں او
 پر لکھا ہی بنا بر ائیں چاروں کی امام احمد بن حنبل رح ایک نماز کی ترک کرنیوالی کو قصد اکافر
 جانی ہیں اور شافعی اسکو حکم قتل کا کرتے ہیں نہ کفر کا اور امام اعظم کی نزدیک اس کے مجس دہی دا
 ہی یہاں تک کہ توہری و امداد علم انتہی اور غنی الطالب میں لکھا ہی کہ با حق نمازین فرض میں
 میں مرد و عورت مسلمان عاقل بالغ ہر کہ کسی وقت کسی حالت میں کسی سے حرکت نہ کرے

وہاں سے کہ اس کے اور نماز کی

اور نماز میں ہر حال کی چیز کے سبب ہی

تاما دون چیزوں کی کہ حکم کیا گیا ہی ساتھ اور منع کیا گیا ہی اور کسی جلی میں ہی ہرے سلاور
 جازبی مسلم کو کہ ماری ٹرکی کو اوستکی باب کے انون سی مانند قین ضرولون اوسط کی درجی کی کہ حکم
 یعنی ایسی زور کی ہون کہ بی سلی ٹوٹ جاوی اور حدیث میں جو لفظ اتنا وسیع ہے ولالت کہتا ہے
 کہ پوری سات برس کی ہو کر انہوں میں برس میں لگ جاوے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ عرف میں یہ ہلالا ق کیا
 جاتا ہی اور کہ شروع ہوا سالوں میں برس میں اگر یہ ایک دن گزرے اوس سے اور یہی بات مسئلہ
 کی حق میں ہی جا بگی اور کا فر اور مرتد ہوتا ہی منکر نماز کا اور ترک کرتا ہوا نماز کا قصدا ازراہ
 کس کے فاسق ہی قتل کیا جاوے اور کسکو یہاں تک کہ نماز پڑی اور ایسا ہی کیا جاوے اور یہی حق
 کہ افطار کری رمضان میں یہاں تک کہ توہری اور بعضوں نے لکھا کہ ماری تاک نماز کو یہاں
 کہ خون بہنی لگی اور امام شافعی کے نزدیک قتل کیا جاوی بسبب تک کرنے ایک نماز کے ازراہ
 کے اور بعض نے لکھا بسبب کفر کے اور امام احمد کے نزدیک حکم کیا جاوے ساتھ اسلام نماز پڑھتی وا
 کی یعنی اسکو مسلمان کہا جاوے ساتھ چار شرطوں کے ایک تو یہ کہ نماز پڑھے وقبہ یعنی ادا او
 دہ شکر یہ کہ بیعت سے نماز پڑھے اور یہ کہ یہ کہ اقدار کو نوا لا ہو جو تہی یہ کہ تمام کرے
 والا نماز کو یعنی فاسد کر دے اسکو اور سند اس مسئلہ کے یہ حدیث حضرت کی ہی میں
 صَلَّوْا تِلْكَ اَوْ تَقْبَلْ فَيَلْذَنَّا هُنَا مَنَّا یعنی جو کوئی نماز پڑھے جاری ہی اور تنویر
 ہو ماریے قبلہ کے طرف یعنی نماز میں سر و ہم میں ہی ہے اور ایسی اگر اذان دی وقت میں
 یا سجدہ تلاوہ کا کری یز کوہ دی ساتھ یعنی چار باتوں کی نو ہو گا مسلمان نہ وہ شخص کہ نماز سے
 خیر وقت میں یا اکیلی یا امام ہو کر یا فاسد کر دے اسے نماز کو یا کری اور عبادات یعنی یہ چیزیں حاکم
 اسلام کے نہیں میں بسبب اسکی کہ یہ نہیں خاص کیا کہیں ساتھ شریعت ماری کی اختلاف اور
 اور نماز عبادت بدنیہ ہی محض میں نیابت اس میں اصلا باہر نہیں یعنی نہ ساتھ نفس کیا جیسکے صحیح
 روز میں ساتھ دنی فدیہ کی شیخ فاسق یا سنی طرفی یہ مسائل در الخار اور طحاوی کے اور طحاوی کے
 لکھی گئی اور فاضل شامی صاحب الابدین لکھتی ہیں کہ مسجد کرنے عقائد کی عمدہ ترین عبادت
 کی نمازی اور بعد اوسکی کچھ حدیثیں نماز کی تاکید کی نقل کیں ہیں حوالگی نقل تنوکی اس کتاب میں او
 پر لکھا ہی بنا بر ائیں چاروں کی امام احمد بن حنبل رح ایک نماز کی ترک کرنیوالی کو قصد اکافر
 جانی ہیں اور شافعی اسکو حکم قتل کا کرتے ہیں نہ کفر کا اور امام اعظم کی نزدیک اس کے مجس دہی دا
 ہی یہاں تک کہ توہری و امداد علم انتہی اور غنی الطالب میں لکھا ہی کہ با حق نمازین فرض میں
 میں مرد و عورت مسلمان عاقل بالغ ہر کہ کسی وقت کسی حالت میں کسی سے حرکت نہ کرے

مجلس شورای ملی

فجر کی اور مرد عثیاسی نماز عصر کے اور حین قہرون سی نماز ظہر کے اور نبوت فرضیت نماز
کما سنت سی یعنی حدیث سی جو ی از انجلہ ایک یہ حدیث ی کہ فرمایا ربو بخذ اصلی اللہ علیہ وسلم
فی ان اللہ قرض علی کل مسلم ومسلمہ فی کل یوم ولیلۃ خسر صلوٰۃ یعنی ہا
شبہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیں ہر مسلمان مرد و عورت ہر روز اور رات میں پانچ نمازین اور یہ
حدیث منجلہ اول حدیثوں مشہورہ سی ہی کہ ثابت ہونی میں اولی احکام آور نبوت فرضیت
نماز کا اجتماع امت سی یون ی کہ تحقیق اجتماع رکعتی ہی امت حضرت کی زمانہ سی آمدن ہمارے
ہمک اور فرضیت پانچون نمازوں کی پس جب ثابت ہوئی فرضیت نمازوں کی ان دلیلوں
قطعیہ سی تو ہمیں جائز ہی ترک کرنا اور بلاشبہ وارد ہوئی ہیں وعیدات شدیدہ اور
بشددیات غلیظہ نماز کی تارک کے لہٰذا منجلہ اول کی یہ روایت سی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فی من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر جہاراً یعنی جس نے جہوداً نماز کو قطعاً پس جسے جہوداً
تحقیق کافر ہو گیا اور حدیث میں آیا ی کہ فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تأتوا الصلوٰۃ
متعمداً فمن کفرت کفر جہاراً یعنی جہوداً نماز کو قطعاً پس جسے جہوداً
اوسکو پس تحقیق کفر کیا لہٰذا اسلام آور اور حدیث میں آیا ی کہ فرمایا علیہ السلام
الصلوٰۃ عماد الدین فمن اقامها فقد اقام الدین ومن ترکها فقد هکک الدین
یعنی نماز ستون دین کا ی پس جس نے برادر نماز کو پس بلاشبہ برادر کما دین کو اور جس نے
جہوداً نماز کو پس تحقیق کفر دیا دین کو اور پس وارد ہوئی ایسی وعیدوں کی اختلاف
کیا ہی علمانی چہ کفر تارک نماز کی قصد بلا عذر پس لے ہی ایک جماعت صحابہ وغیرہ کے طرف کفر
اوسکی پس صحابہ میں سے تو یہ ہیں عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور
ابو جابر بن عبد اللہؓ اور ابوالدرداءؓ اور ابوہریرہؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اور غیر صحابہ میں سی یہ ہیں احمد بن حنبلؓ اور اسحق بن راہویہؓ اور عبداللہ ابن المبارکؓ اور حکم بن
عمرؓ اور ابویوسفؓ بخاریؓ اور ابو داؤد طبرانیؓ اور ابوبکر بن شیبہؓ وغیرہم اور کئی ہیں اور طرف
اسکی کہ کافر نہیں ہوتا اور عمل کی ادھون فی اول حدیثوں کو کہ دلالت کرتی ہیں اور کفر تارک
اوسکی اور ترک کرنی اوسکے ازراہ انکار کی یا عمل کیا ی اور کفر تارک وعید پر معنی اس کے کہ مکرر
نہیں ترک کرنا ہی نماز کو اور بعض دلیلوں اوکیسی اور عدم کفر اوسکی یہ قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
خسر صلوٰۃ افتقر ضامن اللہ تعالیٰ امن کسر وضوعہ و صلیہ لوقہہ و اقترک عمیت
وسیعہ و خسر عمرہ کان لہ علم اللہ عیمہ ان یغفر لہ ومن لم یغفر لہ کان لہ عار اللہ

افزونی در میان

۱۵۷۸

[illegible]

کیا کہ ہو گا ورنہ خون او سکی ہی ساتھ نفلوں او سکی کی یعنی جی رہی نماز فرض و واقع ہو اس پر
نقصان تو کامل گیا ہو گا یہ نقصان ساتھ نفل کی اگر ہو گی نفل مقبول لیکن جب فرض اچھی نہیں ہو تو
تو او سکی نفل کیوں کر اچھی ہو گی بلکہ وہ اور بھی زیادہ ناقص ہو گی طبعی سخت نفل کی تو کوئی ترک کرے
نہ پر داکر فی اولیائے نفل میں اس کی نہ دیکھی جاتی میں اکثر اذن کو کو نہیں ہنی کہ گمان کسی جاتی میں چارم
نفل میں بلکہ فرض میں ہی تعدیل ارکان کو ترک کرتی میں اور ہوتی بارتی میں مرغ کیسی یعنی
اچھی طرح نہیں کرتی پس حیاتیوں کا یہ حال ہو ہو گیا حال ہو گا عوام کا انہوام کا کہ جو دین اسلام کو
جائی ہی نہیں پس تعدیل ارکان نزدیک ابو یوسف اور شافعی کی فرض ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز او سکی
ترک کرنی ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی نجسہ روایت کی واجب کہ نماز باطل ہے
ہوتی او سکی ترک ہی لیکن نافع نہایت ہوتی ہی پس اگر تعدیل کو ترک کر ہی سہو تو لازم آتی ہے
سہو کا اور اگر قصد ترک کری تو لازم آتی ہے کہ اور واجب ہو مای پس نماز کا جب کہ
حکم ہی نماز میں کہ ادا کیا و ساتھ کہ اہل تخریج کی اور بعض روایت میں تعدیل ارکان کی سنت
پس اس روایت کی بوجہ سہو کا نہیں لازم آتی کہ او سکی ترک کر دینی راہ سہو کی اور نہ واجب ہو گا سہو
کا او سکی ترک کر یعنی ضد الہکے تحت ہے اوس نماز کا بہتر اور سستی ہو مای تھا سکا اور حران شفاعت کا
جکے ہوا ایسا تو بروی ہی نفل بے تعدیل ارکان کی تو بوجہ وایت و جوب کے ہو کا کہ نہ مستحق
عذاب و وزحکا اور واجب ہو کا او بہرہ نماز او سکا اور اگر نہ بہرہ کیا او سکو تو لازم آتی کہ گناہ و سزا
مثل پہلی کے اور اگر مانا یعنی کہ سفت ہو تعدیل ارکان کے تو ہو کا سستی عذاب کا اور حران شفاعت
کا پس حکم ہو حال ہے تو کیونکہ کامل کر لگی ایسی نفل فرض کی نقصان کہ افسوس بعد افسوس بلکہ اگر
تر عتابہ نفل تو نہ سستی نہ عذاب کا اور نہ عذاب کا اور نہ ضروری شفاعت کا اور روایت کیا گیا
کہ انھیں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑھتی محال میں کہ وہ پورا نہیں کرتا
رکوع اپنا اور ہو گئیں ہر بنا سے اپنی سجد میں پس فرمایا حضرت فی الوصاۃ لہذا علی حالہ
عداۃ مآت علی غایہ قیہد یعنی اگر مر گیا یہ اپنی حالت پر تو مر گیا اور غرض میں حمد کے اور
تحقیق ضرور ہوتی میں بحدیہ غافل ساتھ کلمہ جانے کہ واقع ہی الامون کی مثل ہوں میں او سکی
حق ہن کہ ترک کیا قومہ اہل طہانیت ان دونوں میں اور نہیں معلوم کیا جو کہہ کہ ترک کیا گیا
اصول فقہ میں کہ جواز عبادات میں سستی سقوط فرضیت قصا کی ہی تہیہ کہ وہ طلال سے اور نہیں
حاصل ہوتا گندنا و میں نہ کیونکہ ہوا اس مال میں کہ تصریح کی ہو قصا فی ساتھ کو اہت ترک قاطر و طہ
اور طہانیت کی اور نہیں اور کہا قریطی اپنی تہ کہ وہ میں نفل کر شکر اپنی شیعہ ہی کہ نہیں اعتبار ہی او سکی

نفل کیوں کر اچھی ہو گی بلکہ وہ اور بھی زیادہ ناقص ہو گی
طبعی سخت نفل کی تو کوئی ترک کرے نہ پر داکر فی اولیائے نفل میں اس کی نہ دیکھی جاتی میں اکثر اذن کو کو نہیں ہنی کہ گمان کسی جاتی میں چارم
نفل میں بلکہ فرض میں ہی تعدیل ارکان کو ترک کرتی میں اور ہوتی بارتی میں مرغ کیسی یعنی اچھی طرح نہیں کرتی پس حیاتیوں کا یہ حال ہو ہو گیا حال ہو گا عوام کا انہوام کا کہ جو دین اسلام کو جائی ہی نہیں پس تعدیل ارکان نزدیک ابو یوسف اور شافعی کی فرض ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز او سکی ترک کرنی ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی نجسہ روایت کی واجب کہ نماز باطل ہے ہوتی او سکی ترک ہی لیکن نافع نہایت ہوتی ہی پس اگر تعدیل کو ترک کر ہی سہو تو لازم آتی ہے سہو کا اور اگر قصد ترک کری تو لازم آتی ہے کہ اور واجب ہو مای پس نماز کا جب کہ حکم ہی نماز میں کہ ادا کیا و ساتھ کہ اہل تخریج کی اور بعض روایت میں تعدیل ارکان کی سنت پس اس روایت کی بوجہ سہو کا نہیں لازم آتی کہ او سکی ترک کر دینی راہ سہو کی اور نہ واجب ہو گا سہو کا او سکی ترک کر یعنی ضد الہکے تحت ہے اوس نماز کا بہتر اور سستی ہو مای تھا سکا اور حران شفاعت کا جکے ہوا ایسا تو بروی ہی نفل بے تعدیل ارکان کی تو بوجہ وایت و جوب کے ہو کا کہ نہ مستحق عذاب و وزحکا اور واجب ہو کا او بہرہ نماز او سکا اور اگر نہ بہرہ کیا او سکو تو لازم آتی کہ گناہ و سزا مثل پہلی کے اور اگر مانا یعنی کہ سفت ہو تعدیل ارکان کے تو ہو کا سستی عذاب کا اور حران شفاعت کا پس حکم ہو حال ہے تو کیونکہ کامل کر لگی ایسی نفل فرض کی نقصان کہ افسوس بعد افسوس بلکہ اگر تر عتابہ نفل تو نہ سستی نہ عذاب کا اور نہ عذاب کا اور نہ ضروری شفاعت کا اور روایت کیا گیا کہ انھیں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑھتی محال میں کہ وہ پورا نہیں کرتا رکوع اپنا اور ہو گئیں ہر بنا سے اپنی سجد میں پس فرمایا حضرت فی الوصاۃ لہذا علی حالہ عداۃ مآت علی غایہ قیہد یعنی اگر مر گیا یہ اپنی حالت پر تو مر گیا اور غرض میں حمد کے اور تحقیق ضرور ہوتی میں بحدیہ غافل ساتھ کلمہ جانے کہ واقع ہی الامون کی مثل ہوں میں او سکی حق ہن کہ ترک کیا قومہ اہل طہانیت ان دونوں میں اور نہیں معلوم کیا جو کہہ کہ ترک کیا گیا اصول فقہ میں کہ جواز عبادات میں سستی سقوط فرضیت قصا کی ہی تہیہ کہ وہ طلال سے اور نہیں حاصل ہوتا گندنا و میں نہ کیونکہ ہوا اس مال میں کہ تصریح کی ہو قصا فی ساتھ کو اہت ترک قاطر و طہ اور طہانیت کی اور نہیں اور کہا قریطی اپنی تہ کہ وہ میں نفل کر شکر اپنی شیعہ ہی کہ نہیں اعتبار ہی او سکی

طبعی و طبیعی پاس میں خبر کی اور کو یعنی میں حضرت کی کچھ جواب دیا مشطہ حکم الہی کے ہی بعد از ان دوس
 شخص نے ان کا زبیر ہی نہیں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ آیت و اجمع الصلوٰۃ طرہ النہار وذلغافن
 اللیل ان الحسنات بذہین الشیطان یعنی اور ظاہر کہہ نماز کو جو دو تون طرفوں کی اور سند سنا
 مدت کی تحقیق نیکیاں ثنائی میں بر لیاں یعنی کناہ صیف و لبس کہا اوستی بار رسول اللہ آیا داسطی سے
 ہی یہ بات خاص فرمایا داسطی غلام امت مکر کی سیکے اور ایک روایت میں جواب یوں ہے کہ یہ بات و
 ہوس شخص کے ہی کہ عمل کیا سنا آیت کی امت میری یعنی جو بعد برائی کی پہلای کر یکا یہ بات
 اوسکی ہی حاصل ہوگی و اما اوس شخص نے سنی والی کا ابو الیقین ترمذی فی اوس روایت کی
 ہی کہ اوستی کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کچھ مول یعنی کو پس کہا یعنی اوسکو کہ میرے گھر میں کچھ
 اس کے زیادہ بھی میں جس سے کہ گھر میں ای میں پس دینا کیا یعنی اوسکو پس کہا اوستی فر
 اللہ سے پس نرسندہ ہوا اور آیا آخرت پاس جس کے بیان مذکور ہی اور دو طرفوں دوس کے مراد ہے
 اول روز اور آخر روز اول روز میں نماز میں کچھ ہی اور آخر روز میں کچھ اور عرصہ اور قائم کہ نماز چند
 ساعات رات میں یعنی نماز مغرب اور شام کی یہ عرصہ اور روایت ہی ان سے ہو کہ کہا پوچھا سنی ہی
 صلے بعد علیہ وسلم ہی کو کونسا کام سے بہت اچھا تر دیکھ لیا تھا کہ اوستی فرمایا نماز جو وقت اوستی کے یعنی
 وقت کرو وہ میں نہو کہا یعنی ہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنے ان سے پہلے کہا یعنی ہر کونسا فرمایا
 جواد خدائی راہ میں کہا عبد اللہ نے بیان کیسے نبی حضرت فی یہ حدیثیں اور اگر میں زیادہ پوچھا
 اتنے زیادہ بتلائی مجھ کو کہ بتلایا ہی کہ حدیثیں پنج بیان افضل اعمال کے مختلف ان میں بیان
 ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعض حدیثوں میں آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے کہا ناگہانا اور حرج
 کرنا اسلام کا اور نماز پڑھنی رات میں جو وقت کہ لوگ صوفی ہو دین اور بعضی میں آہامی کہ افضل اعمال
 وہ میں کہ لوگ ہاتھ اور زبان نزل ہی سلامت رہیں اور کسی میں آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اس طرح
 اور اعمال کو فرمایا ہے پس جب تبلیغ ان حدیثوں کی پہلے پہل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
 ہی ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اور سیکھی یا جواب دیا ہی موافق اوس خبر کی کہ سچا نا حال اور سکا او
 ایں اوسکی مال کیے جلتا پس یہ ایسا ہی جیسے کہ کسی میں کہ یہ بہتر بہترین چیزوں کی ہی اور اپنی دلیل
 اما وہ اوسکی نزدیکی کا حسبہ ہر ان پر ہر وقت میں بہترین کہہتی بلکہ ارادہ یہ کہہتی میں کہ یہ بہترین
 چیزوں کی یہ ہے ایک وقت میں نہ اور وقتوں میں یا شکار جان سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتی میں کہ سکوت
 کی برابر کوئی چیز افضل نہیں غرض کہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلاً چارو کو ابتدا اسلام
 میں فاصل ترین حال کا قرار دیا کہ اوس وقت کہ لوگوں کی حال کی مناسب ہے افضل ہوتا ہے

13

متاح دیکھا اذکی لپی صدقہ پر رغبت دلائی اور اسکو افضل فرمایا اس طرح نماز کو باعتبار قربت
کی افضل فرمایا جس وجہ اور حیثیات مختلف ہیں ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کی اپنی جائی فاضلتر
وہ ہے اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بئین العبد و
بئین الکفر ترک الصلوۃ یعنی در میان بندگی اور در میان کفر کی چھوڑ دینا نماز کا ہی
متعلق نظیر میں کا یہاں مخدوف ہی تقدیر اس عبارت کی یوں ہے ترک الصلوۃ وصلۃ میں العبد
المسلم و میں الکفر یعنی نماز در میان میں بندگی اور کفر کی خبر نہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب کفر
مک نہیں پہنچ سکتا جب چھوڑ دے تو گویا دیوار در میان میں سی اٹھ گئی اور یہ ترک نماز وصلۃ کو
یعنی سبب لیا فی کی ہوئی ہو سکتی سبب بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جائی بہ تعلیل اور تشدید ہی پر ترک
اور شہارہ اسیر کہ ناسک نماز قرب ہے کہ کافر ہو جاوی اور نزدیک اصحاب و اہل ہر کی ناسک صلوۃ کافر
ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک و شافعی رحم وغیرہا کی وجہ ہے محض تارک الصلوۃ کا اگرچہ کافر ہو
اور نزدیک ابو حنیفہ رحم کی ہارنا اور قید کرنا و اسکا واجب ہے ملک کہ نماز نہ بھی رحم اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی باجم نماز میں کہ فرض کیا او علیہ السلام فی حسی لہا کا وضو و نماز
یعنی ساتھ رعایت فرایض اور ستون کی کیا اور پڑھا و کونکر دیوار کا شروع انکا شروع انکا
یعنی حضور و قلب پر ہی ہی واسطی اوسکی پر عہد یعنی عہدہ یہ کہ تجسیدی واسطی اوسکی یعنی لپٹا
صغیر اوسکی اور جو کوئی بہ نکر ہی یعنی نماز اور طرح مذکور کی نہ پڑھی یا مطلق نہ پڑھی پس نہیں واسطی
اللہ پر عہد ملائم اگر چاہی ہی واسطی اگر چاہی عذاب کری اوسکو کہ حدیث میں دلیل ہی اسیر تارک نماز
کا کافر نہیں اور ترک کب کبہ کیلئے واجب نہیں ہے عذاب و سزا اور ہمیشہ و در زمین نہیں ہی سبب
کاپی ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پڑھو اپنی نماز میں یا رخ اور روزی کہ ہو ہی انی پڑھو
میں نماز کی اور روز کوۃ مال انی کی اور تابعداری کرو صاحب کلم انی کی اپنی اگر خلاف شرع حکم کر و
جاو کی بہت سب انی کی یعنی درجات اوسکے ملین گی و صاحب کلم سی بادشاہ اور میر میں ہر روز
علم و باعام میں کہ جو کار ساز تہناری کہی کلم کی ہوں صح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
امر کوئی اولاد کو ساتھ ناسک کی جب ہوں سات برس اور بار و اونکو نماز چھوڑنی پر جب ہوں دس
و بعد اگر و اونکو پنج خواب گاموں کی و اگر کون کو سات برس کی عمر سی حکم کرنا شروع کر سی عادت
نماز کی پڑھی اور دس برس کے میں فرمایا پنج سو تک کی سختی میں پس تاکید اگر چاہی ہو حکم نماز کاپی کری و اگر
میں اور جو کہ مطلق میں نماز کی شرائط وغیرہ اوسکی وہ بھی سکھلاوی اور جدا کر و انکا ہونے یعنی مثلاً
برہان ایک بستر میں نہ سو وین اس طرح اور ناتی دار یا خیمہ مرد و عورت الہی الہی سو وین

2019

2

11

مجلسه اول

۵۲
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر سال ہمارے درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے مابین
 پہلے جیسے چھوڑ دیں تو حق کافر ہو جاتا ہے یعنی اگر منافقوں کو اس درگاہ سے کہ قتل نہیں کرنا
 اور احکام اسلام کی اور جاری نہ ہوتی ہیں جب تک کہ یہ نہ ہو کہ بہت بہت رکھتی ہیں بہت
 مسلمانوں کی نسبت بیزاری کی اور جہالت میں حاضر ہوئی اور تابعداری کر کے اور احکام اسلام
 کے سب سے بیزاری کہ وہ ہمہ سب عبادتوں کی ہیں اور کافر برائیوں سے فتنہ کفر الی یہ
 میں کہ اوستی کفر کو ظاہر کر دیا ہے اور آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاؤ گی کی موسم میں
 اوس حال میں کہ پتہ پتہ نبی میں حضرت فی و شامین رخت میں سی کہا راوی نے بین
 او میں سی جہر فی لئی یعنی نہ بادہ کرنی لئی طبی کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلائی سی بہت جہر فی میں کہا پتہ
 فرمایا حضرت فی ابافکہ یعنی حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان اللہ ربی ہے
 نازارادہ کرتا ہی ساتھ اسکی خاض اللہ تعالیٰ کو پس کرنی میں اوس سی گناہ اسکی جیسی جہر پتہ
 یہی اس درخت سے ہٹ ارادہ کرتا ہی خاض اللہ تعالیٰ کو پتہ اسکی پتہ میں میں خیال لئی کہ پتہ
 شانی کلیا غرض دینی یا دنیوی کا نہیں کہتا ہی بلکہ محض اسکی ملک رضا اور فرمان بردار کا ہے
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کبھی میں کعبت نماز کی یہ ہو کیا او میں میں غافل ہو
 مخصوص لئی میں میں گناہ اسکی وہ گناہ کہ سب کی پتہ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 من حافظ علیہا کانت لہ ثلثا و بڑھانا و کما توفیقہ اللہ و من لم یحافظ علیہا کانت
 لہ ثلثا و بڑھانا و کما توفیقہ اللہ مع قارون و فرعون و هامان و ابی بن حنیفہ
 و احمق و الداعی و البیہقی و شجب الایمان نبی جو کوئی محافظت کرتا ہی نازر ہو
 واسطی اسکی نسبت کی یعنی نوریان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل نبی دلیل واضح ہوتی ہی اور
 ایمان اسکی اور سب حضرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا او سب
 وہ واسطی اسکی نور اور دلیل اور نہ نشین اور معذب ہو گا وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور
 فرعون اور ہامان اور ابی بن حنیفہ و شجب الایمان نبی جو کوئی محافظت کرتا ہی نازر ہو
 نازر کی یہ ہی ہمیشہ بڑا اسکو کہنی ناخون کرے اور فرمایا فی وجبات اور سنہین اور سب اسکی
 جب نہ اسطر حشر شای تو محافظت نماز کا حاصل ہوئی تو اب مذکور بات ہی اور انکی سرگ
 مستحق عذاب نہ ہو گا ہوتا ہی خیال کرو ای ہائوں اگر نہ تا کہ یہی محافظت نماز کی ہین
 کہی نکلا اور دیکھا جا ہی کہ جب اسکی محافظت نہ کرنی یہ جہر یا ابیسی کافر دن گناہ عذاب
 لئی جائیگا جو کوئی اسکو یا کل جہر دیکھا اسکا کیا حال ہو گا اور قارون اور فرعون کا تو مشہور

مانی من گاه او سکی اگر چه چون مانند چاک وریا کی روایت کی یہ طبرانی فی مع اور حضرت
 اسے رحمہ اللہ فی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہی کہ چہ اور میں سوای سنتوں ہو کہ وہی ہیں و اللہ اعلم
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو بیسی بعد صبح کی جس رکعتیں سبائی الی اللہ او سکی فی گھر
 بہت میں **ف** حدیث میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس میں ایک حدیث ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس نماز کی میں رکعت اور نہ رہائی کہ بعد نماز او اس میں
 ہی پس نے نبی یہ حضرت کی گئی او سکی اور تھی سلف صالح پڑھتی او سکو لگ جماعت نما
 کی فی کہ روایت کی گئی میں اس نماز کی چہ رکعتیں ہی اور چار رکعتیں ہی اور دو ہی پس اس کے
 دو رکعت ہیں اور اگر کتر ہیں اور روایت کی گئی میں اس میں چہ نہیں ہی **ح** اور کہا ہے
 رضی اللہ عنہ فی ماصلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط ما دخل علی آکا
 صلی اللہ علیہ وسلم رکعت رکعت یعنی نہیں نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز عشاء کی
 پڑائی ہوں نزدیک میری مگر نماز پڑھتی چار رکعتیں یا چہ رکعتیں **ف** چار رکعتیں ہی دو رکعتیں ہو کہ
 اور دو سبب اور اس کے کلمات ہیں لفظ او کا احتمال یہ کہ کسی کی ہی یا شوبیع کی ہی اور
 روایتوں بعد عشاء کی دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی روایتوں میں چار ہی آئی ہیں اور چہ رکعتیں ہو
 اس حدیث کے نہیں آئی ہیں و اللہ اعلم اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی پہلی عشا
 کی چار رکعتیں چاہی گو یا کہ تہجد پڑھی اوس رات اور جو کوئی پڑھائی چار رکعت بعد عشاء کی
 ہوتا ہے گو یا کہ پڑھیں چار رکعتیں لیلہ القدر میں و اہ سعید بن منصور فی سننہ **ح** و بران شرح
 مواہب الرحمن اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کو کہ فرمائی
 چار رکعتیں پہلی تہجد کی چہ دو پہر کی یعنی باقی الزوال اس میں چار رکعتیں جاتی ہیں اور اگر بارہ رکعتیں
 میں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتھ چار رکعت کی کہ نماز تہجد میں پڑھی چاروں یعنی تہجد کی چار رکعت
 کا سا ثواب ہو آئی او کا اور نہیں کوئی خبر مگر وہ صحیح کرتی ہی اللہ کو اس وقت ہر پڑھی یہ آیت یقینی
 طیلہ کہ ذکر العباد للہ تعالیٰ یجد اللہ قہم کل شیء فی ہی میں سار ہر چیز کی دینی طرفی اور
 طرفی چہ کہتی ہوئی و اصل اللہ کی اور وہ ذلیل میں **ف** حضرت نے اس طے غیبتی کی اس نماز اور بطور
 دلیل کی دعویٰ پڑا و یہ آیت مذکور ہے اور اہ تہجد ہی تا بعد از ہی خواہ بالطبع ہو خواہ یا اختیار کہ بہ
 تا بعد از او سکی حکم کی میں اس بات میں کہ بیدار کیا جلی لئی **ح** اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ پوچھا میری
 النبی بالکسب حال نقل کا بھی عصر کی پس کہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھی او سکی یا توں کو کہ نہت انہما
 نماز میں سے کرتی تھی لو کو کو بعد عصر کی نماز پڑھتی تھی اور تھی ہم پڑھتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں

اور حضرت
 و اللہ اعلم

اور حضرت

اور حضرت

دور کھنچ جی غروب ہونی آفتاب کے پہلی نماز مغرب کے پس کہا میں نے اس کو کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ان دو نور کھنچوں کو کہا کہ تھی دیکھتی ہو گویا نماز پر مبنی پس نہ حکم فرمائی ہو بلکہ اور منع کرتی ہو خوف نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس سے قصر پر حضرت سی ثابت کی یعنی حضرت فی زوارہ اور خلفائے راشدین ان دو نور کھنچوں کی قابل نہیں تھی پس اقتدا و نمکا کافی ہے اور اکثر فقہاء ہی منع کرتے ہیں اسلئے کہ لازم آتی ہے اسکی برائی میں تاخیر مغرب کی اور آیایں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عند الاشہل کی میں کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس یہاں اوس میں نماز مغرب کی یعنی فرض و سنت پس شب پڑھ چکی یعنی بعضی قوم ایسی نماز فرض دیکھا اور کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہرین پر مبنی کی میں روایت کی ہے ابو داؤد اور صحیح روایت ترمذی اور تسانی کی یوں ہے کہ گہری ہوئی لوگ نفل پر مبنی نماز گہرین پر غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے ہو گویا ہر نماز اس نماز کا گہرین میں وقت نوافل نماز گہرین کی ہے پڑھنا انکا گہرین میں اس لئے کہ دور تر ہے ریاسی اور قریب تر ہے طرفہ اصلاص کے اور گہرین میں برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم اوسکی لئے ہے کہ ادا وہ کرنا ہی بہر نیکیا طرقت گہرین کی بجائے اعتکاف کرنا والی کی مسجد میں کہ پڑھی مسجد ہی میں اور بہنیں کہ امیہ سی بالاتفاق جانا چاہی کہ افضل یہ ہے کہ نماز نفل سوای فرضوں کی گہرین ادا کری اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت مغرب کے کہ اکثر گہری میں پڑھتی اور بعضی علماء نے کہا ہے کہ اگر شبن مغرب کی مسجد میں ادا کری تو سنت سی واقع نہیں ہوتیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہیکار ہوتا ہے اور جمہور اشہر میں کہ گتہ کار نہیں ہوتا اور امر استحباب کی لئے ہی اور حاشہ دہان کہ میں جامع صغیری لکھا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں ادا کری اگر ڈرتا ہے کہ بعد پڑھنی کی گہرین شغل میں اوگیا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنی ہی تو صحن مسجد میں ادا کری اور اگر یہ دور نہیں ہے تو افضل یہ ہے کہ گہرین جاکر پڑھی اور کہا ابن عباسؓ کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کرتی قرات کو یعنی حجی و کعبہ میں پہنچے مغرب کے یہاں تک کہ متصرف ہوئی اہل مسجد اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شبن مغرب کی حضرت مسجد میں پڑھتی تھی پس محمول کی سبب اور عذر سے کہ گہرین جانی سی مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر یہ ہے کہ حل کیا جاویں بیان چوازی میں اسلئے پڑھیں کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز یوں ہی یا اعتکاف میں پڑھیں اور احتمال ہے کہ گہرین پڑھیں ہوں اور گہر میں مسجد کی تھا کہ دروازہ طرف مسجد کی تھا ابن عباسؓ حضرت کو سامنے ہی پڑھتی دیکھا ہوا اور بیان اوکا کیا ہوا اور ظاہر یہ ہے کہ دراز کی لذات کی بھی کہی ہوئی ہو اور ان کے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نور کھنچوں میں اگر نفل یا اور نفل ہوا اللہ پر مبنی ہے

وہاں لکھا ہوا ہے

جیو انصاری

[illegible]

اور ایسا کیا گیا۔ فی الحدیث اور اگر بعد رکعت اول ہونے میں بھی یہی حکم فرمایا ہے کہ آخر رکعت
 اور سب کو گناہت کر دینا اور اسکو نماز اشراق کہتی ہیں اسٹی مانا چاہی کہ تہجد کی نماز متحقق کے ترک
 سنت ہو کہ یہی جیسا کہ قاضی صاحب لکھا اور علامہ علی قاری رحمانی بھی ایسی لکھا ہے اور تار
 مولانا محیٰ حسن رحمانی بھی فرماتی تھی کہ حدیثوں کے سنت ہو کہ یہی ہونا اسکا معلوم ہو گا اور علامہ
 فی مستب لکھا ہے اور سب کو اور ختم مذکور کو فی بدعت کہا تو اشارہ ہی ف سی سورہ فاتحہ اور یہی سورہ
 اور یہی سورہ بقرہ اور یہی سورہ بنی اسرائیل اور شی ی سورہ بقرہ اور وہی سورہ الصافات
 اور ق سی سورہ ق اور رسول قاضی صاحب مرحوم کا بھی یہی تھا کہ اسی طرح پہنچتی تھی تہجد میں
 اور اکثر بزرگان دین بھی سہول تھا اور کہا مائتہ رضی اللہ عنہا کہ تہجد صلی اللہ علیہ وسلم نماز
 یہی اکثر درمیان اسکی کہ فلان نبی نماز عشاء کی فجر تک گیارہ رکعتیں سلام نہیں کرتی ہر دو رکعت پر اور
 وتر کرتی ساتھ ایک رکعت کی ہر کرتی بعد اس رکعت میں بقدر ادس ہجرت کی کہ پڑھتی ایک شخص کا اس
 پہلی اس ہی کہ اذان کی سرانجام جو وقت کہ جب ہوتا مؤذن اذان دیتی نماز فجر کی سی اور علامہ ہوتی
 واسطی او کی فجر میں روشنی ہوتی کھڑی ہوتی پس پڑھتی دو رکعتیں ملکی یعنی شین فجر کی ہر پڑھتی اپنی
 دانی کر دینا بیان تک کہ آنا انھیں کی پاس اذان دینی والا واسطی بکیر کی اپنی اذان چاہتا واسطی
 بکیر کی پس نکلتی آپ نماز کی ہی ف وتر کرتی ساتھ ایک رکعت کی یعنی وہ رکعت ملی ہوتی تھی
 اسی اور کی دو گانہ سی یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سی یہ معلوم کہ اقل
 وتر کی ایک رکعت علیحدہ اور سلام پہنچائی ہر دو گانہ پر اور یہی ہر سب کے بیٹوں امون کا اور ہر سجدہ
 کرتی اسخ غفار اور ادب یہ کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بعد رکوع کی کرتی یا یہ ہر دو کہ ایک سجدہ وتر
 کی سجدہ میں یا سب سجدہ او کی اس حدیث کی اور یہ بعض شہود میں آید کہ دو سجدہ کرتی ہیں ہر سجدہ کی ایک رکعت کی اور
 از اہل شیعہ فقہ کثیر فی فضیلت او کی واقع ہوئی کہ اصل او کی حدیثوں کے ثابت نہیں اور ہندوں وار دوسو بیست و اٹھ
 فقہ فقہاء اور عمل نہیں اور ہر جن شریعت میں بھی کہ تمام شہود کے ہیں اور ایک حدیث اس میں حدیث کی گئی ہے
 کہا گیا ہے تہد وضعی ہوئی او نیکی اور ہندوں کی کوئی امام مذاہب میں طرف سنت ہوئی او کی اور سب کو
 او کی اور اکثر شیعہ و اہل عرب کے جاتی ہیں کہ او کو اور بیستوں نفل کی ہی کہ است او کی اور شین فجر کی پر ہی کہ او کو
 مل اور قیل ہوا کہ یہی اور لینی سنتوں کی بعد اسکی کہ بیست و اٹھ رات کی کہ رنج اور ہوائی تھی اس کے اشاعت ہو
 اور موضع نشا ادا ہوں پس مختار یہی کہ یہ لیس سب سے شہد اور کہا مائتہ نے کہ تہجد صلی اللہ علیہ وسلم جو
 کہ ترک کی دو رکعتیں فجر کی ایک سو بیس تا کی تو بات کرتی مجھے اور اگر من ہوتی ہوتی تو لیس رتے ف کیا ابن
 ملک نے کہ اس میں اصل سب کے فرق کرنا درمیان سنون صبر کی اور وضو کے جائز ہی اور دلیل اس کے صحیح

و
 و
 و

کہی اس طرح و خرائی یعنی علامت ہی کشا کی دم انکی جگہ کے اوصاف ہی قواچی سما کی اور علامت کور
 اگر مشایخ کی عمل میں ہی اور پڑنا اسکا بعد تہجد کی ہی آگاہی اور او سکودعا و طویل کہتی ہیں شیخ امام
 شہاب الدین بہروردی عوارف میں لکھا ہے کہ نہ دیکھنا مینی کیسکو کہ موافقت کری ہو اس دعا
 مکرکہ نزدیک او سکی ایک رکعت ہوتی ہی اور یہ دعا درازی او سکی آخر میں یہ کلمات ہیں جو کہ اس وقت
 میں مذکور ہوئی **سبح** اور **روایت** ہی ابن عباس کہ نبوی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پس جا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سواک کے اور وضو کیا اور وہ پڑھتی تھی یہاں تک کہ
 خلق السموات والارض یہاں تک کہ ختم کی سورہ پھر پھر ہی ہوی پڑھنا پڑھی دو رکعت دراز کیا ج اور
 کثرت رہتا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھر ہی اور سواک تک کہ خرائی لیتی پھر کیا یہ یعنی جو مذکور
 ہوا تین بار چہرہ رکعتوں میں برابر او تین بار میں سے سواک ہے کرتے اور وضو ہی کرتے اور پھر
 یہاں تین پڑھتی تین رکعتیں **ف** یہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ تین رکعتیں میں جناحہ ضرب
 امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور تین محافل میں اس میں شافعی ہی اس لئی کہ مکر وہی او سکی نزدیک اختصار
 کرنا ایک رکعت پڑھ کر اور روایت ہی زید بن خالد جہنی ہی کہ او سواک محافل میں دیکھتا رہو نکالیں نماز رکوع
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیو اچکی رات پس میں حضرت علی دو رکعتیں ملکی پھر پڑھیں دو رکعتیں یعنی ہی لیتی پھر پڑھیں
 دو رکعتیں اور یہ دو رکعتیں تین اولی دو رکعتوں کے پہلی او سکی تین پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو رکعتیں
 تین او تین دو رکعتوں ہی کہ پہلی انہی تین پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو رکعتیں تین او تین دو رکعتوں
 سنی کہ پہلی انہی تین پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو رکعتیں تین او تین دو رکعتوں کے پہلی انہی تین پڑھیں دو رکعتیں
 پڑھیں پس یہ تیرہ رکعتیں ہو میں **ف** پس یہ تیرہ رکعتیں ہو میں اگر دو رکعتیں خفیف داخل اس
 نماز میں نہ کہیں تو دو تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل کہیں ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تراویح ہی
 ہی **سبح** اور روایت ہی حضرت عائشہ کے کہ گاہت ہی ہوی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے
 ہوا بدن مبارک بسبب بڑائی کی تھی اکثر نماز تفل حضرت کی بیٹی ہوی روایت ہی خدیجہ ہی یہ کہ
 او سنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی رات کو پس کہتی یعنی عیدیت قلبی کے اللہ آگاہ یعنی اللہ
 بہت بڑائی میں بار اور کہتی ذوالملکوت والجلال والاکبرایہ والعلیہ یعنی خداوند ملک کا او
 علیہ کا اور بڑائی کا اور بڑائی کا ہر سبحان ذلک اللہم پڑھتی پڑھتی سورہ فاطر ہر رکوع کیا رکعت
 اندازہ رکوع او علیک مانتہ یعنی قر قیام او کی پس کہتی انی رکوع میں سبحان ربی العظیم یعنی ایک سو مرتبہ
 پڑھا داتا ہر نماز رکوع سے پس گھر رہا او کا یعنی تومہ قر قیام او علیک کہتی تھی جس جہرہ کی لڑی
 لکھتے تھے رب کی لئی ہے ایت پڑھ کر کیا پس تھے مقدار سجد او علیکی قر قیام او علیکی پس کہتی سجد پڑھ کر

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

اور اس دعا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي بَاكٍ بِرَبِّ مِيرَا لَمْ يَدْرِ بِهَرِ اَوْ هَبَا بِسِرِّ اِنْسَانِيَّةٍ سِي اَوْ رَجَعْتُمْ فِي مِيرَا
 دونوں مسجدوں کی قریب مسجد ہے ای کی اور یہ ہے کہ مٹی یعنی طبع میں کہ انھیں نے انھیں نے
 ای رب میرے بخش واسطی میری ای رب میری بخش واسطی میری پس بڑی جاہ رکھتین بڑی میں
 بقر اور ال عمران اور بار او مانده با انعام سنگ کیا شہید ہے کہ راوی حدیث کا ہی وقت تھا
 رکوع رب قیام کی یہی بدی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسی رکوع ہی مقدار معمولی سی دراز کیا یہ کہ
 حقیقہ مقدار رکوع کی قریب قیام کی تھی اور کہی و نو بر یہی ہوتی تھی جبکہ سنائی فی حدیث عوف
 من مالک کسی روایت کیا ہی اور لفظ رب غیری جو دوبار کہا احتمال ہی کہ دوبار کہی ہوں وہ احتمال
 یہہ ہی ہی کہ مراد بیت کہنا اور نکاح و حرم اور نماز داخل حد اصلی امد علیہ وسلم فی جو کوئی قیام کی
 ساتھ دس ایاتوں کی نہیں لکھا جاتا فلہذا سے یہی نہیں لکھا جاتا امام اوسکا صحیفہ عافین میں اور
 جو کوئی قیام کری ساتھ سواتیوں کی لکھا جاتا ہی قرآن برداری کر نبی الوون سے اور جو کوئی
 قیام کری ساتھ سواتیوں کی لکھا جاتا ہی بیت تو اب یہی دالون سی قیام کری ساتھ
 دس ایاتوں کی یہی بڑی دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور ہنر ہنر کر اور کہا ابن حجر کی بڑی او کو
 دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہی کہ سوای نور فاختہ
 کی دس آیتیں ہوں اپنی اور ظاہر تر یہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتھ بڑی فاختہ کی کہ سات
 آیتیں میں اور میں آیتیں اور کہ اولی در یہہ قرات باز کی میں اور ظاہر کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
 حدیث مطلق سی مقید نہیں ساتھ نماز کی اور نہ ساتھ رات کی یہی جب بڑی کا یہی ثواب پاویکا اور
 ذکر کیا بنوی فی اس حدیث کو چ محل کال ترکی یعنی باب صلوة ایشل میں یعنی رات کو بڑی سکا نتیجہ
 میں تو بہت سا ثواب پاویکا اور شہید ہی لکھا ہی کہ قیام کرنا گناہی اس سے کہ یاد کری اذان ایاتوں کو او
 سے کرے اور بڑی مٹی او کی کی اور فکر کری او کی معنوں میں اور عمل کری موافق او کی و اعظم
 سچ اور روایت ہی ابو پر یہی کہ کہا تھا پر مٹانی صلی علیہ وسلم کلمات کو خلعت کہنی بند اور کہی
 بست یعنی جسا خنسا رب مال اور وقت کی چاہی ویسا بڑی لکھا ہی عالمی کہ اگر منہا ہوتی
 لہد او ازی بڑی اور اگر کوی وان ہوتا ہوتا تو بست آوازی بڑی سچ اور روایت ہی ابن عباس
 سی کہ کہا تھا پر مٹانی صلی علیہ وسلم کا مقدار اوس خبر کی کہ سننا او سکو وہ شخص کہ ہوتا سچ میں
 اور حضرت ہونی جس سے میں ف یہی نہ بلکہ آوازی بڑی اور نہ چکی بڑی کہ کوئی سنی نہیں بلکہ
 اس طرح بڑی جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قرات کا ہی اور جب مسجد میں بڑی بست اسکی
 زیادہ بکار کر بڑی سچ اور آیائی کہ رسول خدا صلی علیہ وسلم نکلی اگات بنی گاہاں لکھا کہ رخصتہ عہ

اور یہہ
 اور یہہ

اور یہہ
 اور یہہ

اور یہہ
 اور یہہ

اور یہہ
 اور یہہ

برہ مار چہ پی ہی اوس حال میں کہ وہ رستہ کرتی تھی آواز اپنی اور کبڑی عمر رضیہ اور وہ چہ رستہ
 نماز در حالیکہ بندہ کر نیوالی تھی آواز اپنی کما تھا وہ فی بس حکیم مع خوی البوکر کذا اور پھر رضہ تزدیک نی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا ہی حضرت فی ای البوکر کذا تھا میں بچہ اور تو نماز پڑھتا تھا بہت کم آواز
 اپنی کہا البوکر فی تحقیق سنا تھا میں اوسکو کہ مناجات کرتا تھا میں اوس سے یا رسول اللہ یعنی مناجات
 کرتا تھا رب اپنی سی وہ سنتا ہی نہیں محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت و اسلی عمر کی
 کہ کذا تھا میں بچہ اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کی ہوئی آواز اپنی بس کہا عمر رضیہ کہ ای رسول اللہ ایجا
 تھا میں سوتی ہوؤں کو کہ وقت عبادت کی سبب کرانی نیک کی جاگتی نہیں اور جانتی ہیں کہ جاگین اور انکس
 میں شیطان کو بس فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم فی ای البوکر بلند کر آواز اپنی کہہ اور فرمایا حضرت عمر
 کہ بہت کر آواز اپنی چہ و نون کو رنہا کی طرف اعتدال کی اور کہا ابو ذؤن کہ قیام کر سوتی
 صلی اللہ علیہ وسلم فی صبح تک ساتھ ایک آیت کی اور آیت یہ تھی ان تَعَذُّبَهُمْ فَأَتَتْهُمْ
 تیری ہیں اور اگر بخشی واسطی اوکی بس تحقیق تو غالب حکمت والای **ف** آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 روز قیامت کی اپنی امت کی حق میں جناب باری تعالیٰ میں عرض کریں گی اور حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم فی وقت تہجد کی کو یا حسب حال اپنی امت کی بڑی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور شش ما
 وقت قیام ہی صبح تک برابر ہی بڑی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلواتہ اور فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ بڑہ چکی ایک ہمارا دو کشتیں سنت فجر کی بس چاہی کہ لیت ہی دانی کروٹ اپنی
ف یعنی تاراجت پاوی رنج شب بیداری ہی اور نماز بڑی ساتھ خوشی خاطر کی یہ کہای بعض علماء
 اور کہا ابن ملک کہ یہ امر استحباب کی لپی ہی اوس شخص کے حق میں کہ تہجد بڑی رات کو انتی ہی لپی
 ہی کہ پوشیدہ کری یہ قبل یعنی کہہ میں کری مسجد میں مہر و لو کون کی اور جاوی اپنی کو نیند ہی آیا ہو
 کہ سو جاوی اور فرض بخیر طہارت کی بڑی یہ کہای سید ذریانی کہ مناسخ ہماری ہی میں علم حدیث میں
 روایت ہی سروق ہی کہ کہا ابو جہامینی حضرت عائشہ رضیہ کہ کہ نساعل تہابیت محبوب طرف رسول خدا
 اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا نہ کہہا میں بس کس وقت نہ کری ہوتی تھی رات کو نماز تہجد کی فرمایا حضرت عائشہ
 تھی کہہ تھی ہوتی جب سنتی اواز مرئی **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری دوسرے کو الا اوسکا او
 بعضی روایت میں آیا ہی اگر یہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب میں عادت ہوئی مرغی بعد اذی رات کی ہی
ع اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہ نہیں ہم کہ جابن کہ دیکھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں مناس
 بڑی کر کہ دیکھیں او کو اور نہ جابن یہ کہ دیکھیں او کو ہوتی کر کہ دیکھتی او کو سوتی **ف** یعنی سر رات میں

روایت عائشہ

روایت ابو ذؤن

روایت ابو جہامینی

روایت انس

خضر سوئی تھی اور ناز تہجد کے بھی پر تھے اپنی نہ قائم رات بیدار رہا اور نہ تمام رات ٹوٹی رہے پس کہ
 بھی دیکھتی تھی اور جاگتی بھی سحر اور روایت ہے حمید ابن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کیا تحقیق ایک شخص
 نے اصحاب انحضرت کیسی کہا کہ کہا میں نے اپنی اولیٰ بن یا یحییٰ یارون اپنی سے اوس حال میں کہ میں
 سفر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہذا کے البتہ دیکھو نکاح میں پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی جب تہجد کے لٹی اور میں یاد دیکھو غفلت خضر کا یعنی ہر میں بلکہ
 اویسی طرح کیا کہ اوں پس جب تہجد کی نماز عشاء کے اور اوسکو عتہ شکستے میں لیٹ رہے تھے
 آرام کیا دیر تک رہیں پھر اٹھے پس نگاہ کے آسمان میں پھر پڑی یہ بات دیکھا مَلَخَلَتْ لَهَا
 بِالْأَلْبَانِ یعنی ای رہی ہر میں ہر کیا تو فی یہ یعنی آسمان یا آسمان وزمین برفانہ بیان تک کہ پہنچے آخر
 ایسی کہ وہ یہ ہے مَلَخَلَتْ الْمَلِیْعَادَ یعنی تحقیق تو نہیں خلافت کر تا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچے اپنی کے پس نکالی اوس میں سے سواک ہر ڈالا پانی یا لہ میں جہاں
 میں سے کہ نزدیک لگی تھے یعنی سواک ترک کرنے کے لٹی یا وضو کی لٹی پس سواک کے پھر کھڑی ہوئی
 پس نماز پڑھے یعنی ساتھ تھے وضو یا لہ وضو کی پیراں تک کہا میں نے اپنے انی گمان میں کہ کھڑا

بہار

بہار

پڑھی موافق انداز سے اوس چیز کے کہ سوی پھر لیٹ رہے یعنی سوی پیراں تک کہ کہا میں نے تحقیق
 موافق انداز سے اوس چیز کی کہ نماز پڑھی پھر جاگی پھر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی سواک وغیرہ اور کہا ماند
 اوس چیز کی کہ کہا میں نے آئندہ کورہ کے پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ میں بار پہلی فجر کی
 احتمال ہی کہ خضر فی اس بات میں آئندہ مذکورہ انک تَخَلَّفَ الْمَلِیْعَادَ کہ پڑھی سواک اور یہ بھی احتمال میں کہ کسی نے
 نے اسکی قابل دان فی خلق السموات والارض کی اس میں پس اس سے تطبیق ہو جاوے گی اس حدیث میں
 اور او میں جو کہ اربع عباس سے منقول ہوئی کہ خضر فی ان فی خلق السموات والارض سورۃ تک پڑھا اور
 روایت علی بن ملک سے یہ کہ اویسی پہنچا ام سلمہ سے کہ میں نے خضر صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنی ہی حکم سے اور نماز کو
 سی اپنی تہجد سی پس ام سلمہ نے کہا جی اسطی تہجد سی تہ نماز کو کیسی نہی کیا حاصل ہوگا تمہیں تہ بیان کرتی تھو
 اور نماز کو کیسی تم کہان نماز کرتی تھو کہ اونی منی کر سکو تہی خضر نماز پڑھتی تھو سورۃ موافق اندازہ ہو سیکر کہ نماز کو
 جگہ پھر نماز پڑھتی تھو نماز اوس کی کہ نماز کو جگہ پھر نماز پڑھتی تھو نماز اوس کی کہ سوی پھر سواک اور سحر کی کہ نماز پڑھتی
 بیان تک کہ خضر سوئی پھر بیان کی ام سلمہ نے خضر تہ خضر کی پس کہا میں وہ بیان کرتی تھو ان کو خوب واضح صرح فرمایا
 فصل بیان میں اوں نماز کا کہ پڑھتی تھو خضر پڑھتی تھو نماز پڑھتی تھو ایس میں ہی کہا میں نے ام سلمہ سے
 جوستہ پڑھتی سوئی رات کو کہ تہجد میں پڑھتی یہ دعا اَللّٰهُمَّ لَکَ الشُّکْرُ اَنْتَ قَدِّمَ السُّمُوٰی وَالْاَرْضَ وَفَنَ

بہار

بہار

بہار

بوالبریتہ اور ظاہری تو حکم کرے گا ورمیان بندہ دل پہی کی اوس چیز میں اختلاف کر لے میں معنی احمد بن
 میں جو ایام و زمانین اختلاف کر لے میں قوی فیصلہ افکار و تدقیقات کی کرے گا کہ اہل حق کہ حکم ثواب کا کرے
 اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کرے تو محکوم طرف او بجز کی کہ اختلاف کیا کیا اوس میں حق ہی معنی ابن
 حق میں جو لوگ اختلاف کر لے میں بھی اوسکی طرف ہدایت کر معنی ثابت رہے اوس پر اور زیادہ کر دیتا ہے
 توفیق انہی کی تحقیق توفیق کرتا ہی جسکو چاہی طرف راہ سیدی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جو شخص کہ باکی بندی بہر اٹکو کہی لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يَقْبَلُّ الصُّلٰتِ وَكَانَ اللّٰهُ
 عَلَيْهِ اَكْبَرًا فَاُولٰٓئِكَ لَا يَصْعَدُ الْوُجُوْهُ عَلَيْهِمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنی نہیں کوئی شریک اسلی
 اوسکی اوس کی الٹی ہی بادشاہی اور اوس کی الٹی ہی سبغ رعیت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اور
 اور سب شریف ہی اسکی الٹی اور نہیں کوئی معبود سوا ہی اس کے اور اسد بہت بڑا ہی اور میں بہت
 کثرت ہی اور میں قوت عبادت پر کمر ساتھ عدو اسد ہر کسی رتے اختصرتی معنی ای رب میری بخشش میری
 فرمایا ہر جا کہی معنی راوی کو شک ہو ای کہ حضرت فی خاص عار ب اخضر فی تربی کو فرمایا یہ فرمایا کہ
 جو دعا جابی سو کری قبول کیا وی عباد اسلی اوسکی بہر اگر وضو کری اور نماز پڑھی قبول کیا وی نماز کو
 ف معنی تمہاری حدیث میں کہ جب کا ترجمہ بیان جاکی بندی کیا اکثر ان کی نزدیک تھی میں اور
 فی کہا کہ کر دے لی اور ان کہ فی کہا کہ باکی ساتھ آواز کی جب کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگتی ہی
 آواز نکلتی ہی میں دوست رکھا حضرت فی یہ کہ وہ آواز ساتھ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علما فی لکھا
 کہ اس عل کو کہ اس وقت میں کئی میں درمیں الکفر کئی میں معنی حبیبی فی کسی میں درمیں رکھتا ہی درجہ تباہی ہی
 لیکن ای ایسی ہی واجب وقت مذکور میں کرنا ہی قبول ہوتی ہی شجر اسد کہ حضرت عائشہ فی کہ تھی سر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی راٹکو کہی لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَعِيزُكَ الْيَوْمَ
 اَسْتَغْنِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ اَتُوكِيْكَ الْيَوْمَ
 الْوَحْشَ اب یعنی نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الہی تبارک کر تاسوں میں ساتھ تعریف تیری کی بخشش جانتا ہوں
 تجھ ہی اسلی کہ تاسوں انہی کی اور انکا سوچتیں تجھ ہی رحمت تیری یا ان زیادہ کہ محکوم علم اور بیج کر دل میں اس معنی حق
 طرف باطل کی بعد اسکی کہ راہ دکھائی تو ہی جھکو اور تجھ ہی سر الٹی نزدیک انہی ہی رحمت تیری توفیق اور تابی ایمان اور
 پر تحقیق تو بہت بخشنی والہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی مسلمان کہ سودی راٹکو اور ذکر کرے
 او مسلمان کہ پاک ہو معنی باو معبود یا تیمم کی ہو بہر جا کی راٹکو اور انکی اندھ بھائی کر کہ دیتا ہی او کو اس
 دینی میں آخرتہ میں روایت ہے سر ہی ہونے ہی کہ کہا کہ ان حضرت عائشہ کی باس میں چہا معنی اونسی کہ ساتھ

بوالبریتہ

بوالبریتہ

بوالبریتہ

بوالبریتہ

کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی تھی جبکہ اوہی رات کو پس نماز کا حصہ تھا غایتہ سب سے
 پوچھی تو نبی بھی ایک چیز کہ نہیں پوچھی جس سے وہ چیز کی پوچھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھی
 کہتی کہ سر در ستار بار اور الحمد مدد ستار اور کہتی سبحان اللہ سبحانہ و سبار اور کہتی سبحان الملک الملک
 و سبار اور استغفار کرتی و سبار اور لا الہ الا اللہ کہتی و سبار بے رحم کہتی و سبار اب اللہم انی اعوذ بک
 من ضیق الدنیا و ضیقہ یعنی من ضیق دنیاہ مالک تاون ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں
 کی سی اور تنگی دن قیامت کی سی پھر شروع کرتی نماز تہجد و محدثین کی نزدیک اسکو معتمد
 کہتی میں مقابل سب بات عذر کی یعنی جیسی شہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ان میں کہ و سبار چہرین سات سات
 برقی ہیں ان حدیث میں سات چہرین و سبار میں بار پڑتی قرآن میں فصل بیان میں و سبار
 کی قیام رات پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحت الناس فی صغیر و لیحدیوم اللیقا
 للہ یعنی صبح کی جاوین کی لوک ایک میں پر روز قیامت کی پھر کیا رکھا کیا رکھا ابس کہ کیا ابس الذین
 کانت تتکافى جنوبهم عن المضاجع یعنی کہاں میں وہ لوک کہ الگ ہوتی تھی پہلو اولیٰ لیسر تھی
 یعنی تہجد گزار پس اوہیں کی وہ اور وہ تھوڑی ہوئی پس داخل ہوئی بہت میں بغیر حساب کی پھر حکم
 کیا جاوے گا تمام لوگوں کو جائنکا طرف حساب کیہ حدیث شکوہ کی باب الحساب القصاص میں سی اور فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ کرہ کفانا ہی شیطان اوپر گدی سہر ایک ہتھار کی جسوقت کہ وہ ہوتا
 ہی میں کرہیں ہاتھ ہی سر کرہ یعنی الباقی رخ دل سو نہوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس چہر
 اگر جائنکا وہ شخص ہر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے پاز زبان سے کہل جاتی ہی ایک کہ یعنی کہ غفلت کیا پھر اگر
 وضو کیا کہلاتی ہی دوسری کرہ یعنی کرہ نجاست پھر اگر نماز پڑھی کہلاتی ہی تیسری کرہ یعنی کرہ کسالت اوپر طاعت
 کی پس صبح کرہ ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاکا اور نہ ذکر کیا اور نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی صبح کرہ
 پید نفس کامل کہ ان لکے کہ مراد کرہ ہی کہ کس کے ہی یعنی باعث ہونای او سکوکسل پر اور کہامیہ
 فی کہ اختلاف کیا ہی اس کہ میں بعضوں نے تو کہامی کہ یہہ مجھول سے حقیقت پر کہ حقیقتہ کرہ انہامی
 جبکہ سادہ وقت صبح کی کسی پر کہ لکائی میں اور یہی اسکی کہایت کہ فرما تین کوئی بر بعضوں نے کہا کہ یہہ مجھول
 مجاز پڑی کو یا شہادت دی شیطان کی منع کر لیکو ذکر و صلوٰۃ سی سو نہوالی کی تین ساتھ فعل باعری سحر کہ منع کرنا
 ہی مراد او سکی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد اس کرہ دلی اور مصمم کرنا ہی او سکا ایک ہنر یعنی وہ یہہ دوسرہ لکائی
 کہ رات بہت پڑی ہی سو یاہ پس بار ہتھای قیام ہی اولیٰ نفس یعنی نمکین اور متفکر اور متحیر امرانی میں او
 کسلان یعنی نہیں سکتا امورانی جو ارادہ کرنا ہی اسلامی کہ مفید ہونای ساتھ قید شیطان کی اور یہی
 ہونای قرب رحمت سے اور ایامی کہ قیام کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی را کو بیان تک کہ سو یہہ

قد جاک از کئی پس کہا گیا واسطی او کی کس واسطی کہے ہیں اب یہ حال انکے سمجھنی گئی واسطی اب کے کو
 اکی کہ پہلی ہو اور وہ گناہ کہ بھی ہوں فرمایا کیا ہوں میں بندہ شکر کر نیوالا ف یعنی اللہ تعالیٰ
 جو میرے گناہ بخشد ہی میں تو پس میں کیا مسقت عبادت کے چھوڑ دوں اور بندہ شکر کر دینا ہوتا بلکہ یہ
 نصحت مسقت کی اور او تمہیں کہ مجھے عطا ہوئیں میں اسکی شکرانی میں بھی بہت عبادت کرنی چاہی
 میں بندہ شکر دار ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم فی عبادت کی واسطی
 عبادت کی اور آردی حضرت و قوایک پس عبادت سے داکرون کے ہی اور ایک قوم تسلط عبادت سے واسطی
 مرنے کی یعنی دوزخ و عذاب کسی پس یہ عبادت غلاموں کی ہی اور ایک قسم فی عبادت کی واسطی شکر کی پس
 عبادت احرار یعنی آزادوں کی ہی کیا خوب کہا ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ فی شعر تو کار بہر کہ ایان بہر
 مرد گن چہ کہ خواہ خود روش بندہ پرورد اندر سر اور تابی کہ ذکر کیا گیا نزدیک ہے صل اللہ علیہ وسلم کے
 حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوار تباہی صبح تک نہیں شاطرف نازیک
 فرمایا یہ شخص ہے کہ ثناب کربا ہی سلطان او کی کان میں یا فرمایا کسی دونوں کا فونین ف نہیں ہوتا
 طرف نازکی یعنی نماز تہجد کی لئی یا نماز صبح کے لئی نہیں ہوتا اور سلطان کا ثناب کرنا بقول کہا کہ
 حقیقتہ تو تباہی چنانچہ بعض صاحبین کے منقول ہے کہ وہ سورے نماز نہیں پڑھے یعنی تہجد یا فرض او نہ ہوتا
 جواب میں دیکھا کہ کو یا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ اور او تباہا او سے پادشہ اپنا ہر ثناب کیا او کی
 کان میں اور حسن ظہری ہم سے منقول ہے کہ اگر وہ لگاتی تباہہ اپنا کان کو تو تابی او سکوتر اور بعضی کسی پر
 کہ بہر گناہ ہی اس کے کہ سلطان او سکوتر حقیر جانتا ہی واسطی کہ عبادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کہے
 جبر کو تو ثناب کر دیتا ہی او پر رحم اور تابی ہے کہ جاگے بنو خدا اگر لیت کہ ہری ہوئی قرمانی ہی بنجا
 اللہ کس قر و اوری گئی میں آج کے رات میں خزانہ اور کس را واری گئی میں خزانہ کون شخص ہے کہ جگا
 حجری والیوں کو ارادہ کہتی ہے آپ اس سے جو مان آج تاکہ نماز میں یعنی تاکہ مار پڑے کہ با دین رحمت او
 خلاص ہوں عذاب اور مشغول ہی اگر پہنی و البان کہی دنیا میں تنگی ہوئی آخرت میں ف یعنی جو
 خزانہ مالکی امت اخضر کہ پہنی مقدر ہی اس رات او تو ناو نکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح جو فنی جو
 مقدر ہے امت میں وہ حضرت کو پہلی سے معلوم ہوئی اور آخرت کی یہ معنی ہیں کہ اگر عورتیں طرح کی گزری
 مسکے اور خرمین علون خالی ہوئی یا کہ یہ پہنی ہوئی کہی نیند کی یعنی نیند کی یاد خدائی غافل ہوں کی اور
 آخرت میں درجن او پر کرکوشی حالی ہوئی یا کہ یہ بناظر ظاہر کی اور کہنی کی کہی پہنی ہوئی خلی دنیا میں اور حضرت میں
 اور حکم آخرت میں تنگی ہوئی جیسی بہنا بہت مہین گزرا یا جا لیدار کا مولانا رحم اور ملا علی قاری فی لکھنا تاکہ اگر
 خزانہ کی رحمت ہی اور مشغول ہے عذاب اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ زول فرمایا ہی ہمارا

اللہ اعلم

اللہ اعلم

ہی اور بلند ہر رات میں طرف اٹھن دنیا یعنی نیکی کی اور سو وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پہلی فرما
 کون ہی کہ دعا کری مجھ سے قبول کروں میں اسطیٰ اوسکی کون کہ سوال کری مجھ سے پس وہاں پہلو
 کون ہی کہ بخشش چاہی مجھ سے پس بخشوں میں اوسکو نہ عبادت کی یہی علم اور بخاری فی اوسلم کی ایک روایت
 میں یہ ہے کہ ہر کہو تہا یہ اللہ تعالیٰ دو نو پانہ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنے اظہار کر رہی فرمائی کون
 ہی کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کر نہوالای عین تک سے فرما تہا رہائی فخر و زول فرمائی
 رب ہمارا تاویل انکی ابن حجر اور امام مالک رحمہ اللہ فرمائی یہ لکھی ہے کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی
 یا ملا کہ اوسکی اور تہی میں اور مودے اسکی ایک حدیث صحیحہ کہ مرقاۃ میں مذکور ہے یا تہہ شہادت ہی کہ علم
 اسکا آئندہ کو ہے اور معنی دعا کی میں بکار تاجیہ کہ کھی بندہ یا رب اسکی مقابلہ میں اجابت اور قبول ہے
 جیسا کہ کہی پروردگار تعالیٰ لیکر عید اور سوال کی معنی میں طلب کیا اور اس کے مقابلہ میں دنیا و ظلمت
 کا اور کھد دعا اور سوال ہر ایک کی دوسرے کی یہی واقع ہوتی ہیں اور یہ روایت سنائی نہیں دے گئے
 کہ وارد ہوئی کہ فخر و زول فرمائی اللہ تعالیٰ کہ نہ رات ہی تہائی رات اول اور ایک روایت میں ہی کہ جب کورے
 ہی آدمی رات یا دو تہائی رات اسطیٰ کہ احتمال ہے یہ کہ ہو زول بعضہ راتوں میں اوس طرح اور بعضہ
 میں اس طرح کہ اقالہ ابن جہان اور قرض ہی یعنی دیوی عبادت دینہ یا مالہ بطریق قرض کے اور لہی عیو
 کی یا معنی ہی کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجری عطار ہی اور نہ ظلم کر نہوالای کہ وقای عہد نگری یا ناقص جی تو اب
 یعنی کون کہ عمل کری دنیا میں نظر امید نواب ملنی کی آخرت میں واسطیٰ غنی کی کہ نہیں عاجری ادا حق
 اوس کے ہی اور واسطیٰ عادل کے کہ نہیں ظلم کر تا قرض دینی و مالی یہاں تہہ ناقص کرے اوس جزئی کہ کی
 بلکہ کسی حصہ اور بہت نواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا آیات پاک اپنے کو ساتھ یعنی ان دو صفوں کے اس
 کہ مانع قرض دینی ہی اگر تہہ دو صف میں ہوتی ہیں فقیر نوا یا طالم ہونا اور وہ ان دونوں کا ہے
 پس معنی یہ ہوئی کہ جو کوئی کرے پہلا دنیا میں باو بکا جہرا کامل سیر یا س عقی میں عہد کہا ابن جہان
 کہ سنائیستی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مالی سہتے تحقیق رات میں ایک ساعت کہ نہیں پاتا اوسکو مرد
 اوس حاملین کہ نامی اوس میں اللہ پہلا ہے اور دنیا کی یہی ہے اور آخرت کی یہی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہ
 ہر شب میں ہی شب دیتا ہی حقیقتہ یا حکما اور یہ ساعت معنی یہاں یہم بعضی کہتی ہیں کہ یہم مثل
 لیلۃ القدر اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہیں کہ وہ ساعت او یہ رات کی ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازوں میں طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی
 اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کے روز داؤد کی ہیں وہ ہوتی آدمی رات اور قیام کرتے تہائی
 رات اور پورے جہی حصہ رات کہیں اور روزہ رکھتی ایک دن اور افطار کرتے ایک دن واسطیٰ

۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ یاد کرتی ہیں بعد کو اس وقت میں پس پہنچی کوشش کر اسکی کہ ہودی تو او میں کھنکھتے نزدیک
 ہونا رب کا یعنی رضا اوسے لیکھا اور درمیان رات چھلی کی کہ نہ ہذا اوسکی ملت اخیر ہوتی ہی
 اور وہ وقت اوشیکا ہونا ہی تھوہ کی لئی اور عمر بن عبدقرب حضرت کی اور جذوب رکاہ کرا
 کی ہیں ابتدا اظہار نبوت میں کہ آنحضرت کہ میں تھی وہ اپنی وطن میں تھی اوکی دلیمن نکلیک
 نور توحید کا اور کرامت بت پستی اور کس کی پڑی پس سنا کہ کہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگو کو لو
 کی طرف بلانای اور حق کی عبادت سے منع کرنا ہی وہ کہ میں آ اور خبر آنحضرت کی پوچھی آنحضرت
 دلوغین حکم ابد تعالیٰ کی نظر اعدا دین کی ہی پوشیدہ تھی ام ہوں فی قرین ہی پوچھا کہ تم میں
 کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ روشن نہایت کیجے مگر اور دین کی طرف بلانای تو کوں نے کہا ان ایک ہوا ہے
 کہ طر قیاب دادی کا چور دیا اور رسم ہی نکالی ہی ضرور دیوانہ کنی ہر دو جہاں سختی دیوانہ تو مرد و چھان
 راجہ کند او ہوں لی کہا کہ ہر وہ کہاں میں کہ لوگوں نے کہا کہ وہ ہی رات کو نکلا ہے اور کردار
 خانہ کعبہ کی بہر نامی عمر بن عبدقرب آدمی مرا کہ نکلی اور کسب کی بر دین جس سے ناکہاں ایک شخص
 دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی کہ سب آدمی خاک استانہ اوسکے کی ہیں پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی
 اور کرد کہ کے بہر نامی عمر بن عبدقرب نکلی اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین
 تیرا کیا ہی حضرت فی فرما میں رسول خدا کا ہوں اور دین میرا لا الہ الا اللہ عمر بن عبدقرب
 میں ہی اس دین کو دوست رکھتا ہوں پس امان لاءہ قیسے یا جو تھی میں دین میں پس حضرت
 فی رحمت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری مجھ ہی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا تو میری
 پاس آنا پس ہجرت کی عمر بن عبدقرب میں ہی اور حضرت کی صحبت میں حاضر ہی اور کمال کو پہنچی
 حضرت و ابابکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوتہا رات
 بہر ناز ہی اور حکا با اپنی عورت کو پس ناز ہی اوس عورت فی ہی بہر اگر عورت نہا کی یعنی لب لب
 کی اور کثرت کسل کے چھٹی ہی اوسکی اوسکی موہنہ ربانی کی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس عورت کو کہ اوتہ
 رات سے جس ناز ہی اور حکا با انا خدا ہی کو لبس ٹر سے غانہ خاوند اوسکی فی ہی بہر اگر حکا خاوند
 دی اوسکی موہنہ ربانی کی فتنہ پس ناز ہی یعنی تھوہ کی اور اگر رضا اوسکی فتنہ ہو تو او ہی ہے
 اوسکا پڑنا اور چھٹی ہی ہی مراد یہ ہے کہ سعی کری اوسکی اوٹھانی میں رس کے طاعت کی لئی جس
 طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ انہیں مدد کار ہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور ہی
 رفیق کو ہی پس چاہی اور یہ حدیث دلائل کرتی ہی اس پر کہ جبر نکلی کو نیز چاہی ہی ایک یہ ہے اور
 ہی الی الامس کہ کہا کہا کیا ہی رسول خدا کی کہ فی وقت بہت قبول ہوتی ہی فرمایا اور میان رات چھلی کی

و ابابکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوتہا رات
 بہر ناز ہی اور حکا با اپنی عورت کو پس ناز ہی اوس عورت فی ہی بہر اگر عورت نہا کی یعنی لب لب
 کی اور کثرت کسل کے چھٹی ہی اوسکی اوسکی موہنہ ربانی کی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس عورت کو کہ اوتہ
 رات سے جس ناز ہی اور حکا با انا خدا ہی کو لبس ٹر سے غانہ خاوند اوسکی فی ہی بہر اگر حکا خاوند
 دی اوسکی موہنہ ربانی کی فتنہ پس ناز ہی یعنی تھوہ کی اور اگر رضا اوسکی فتنہ ہو تو او ہی ہے
 اوسکا پڑنا اور چھٹی ہی ہی مراد یہ ہے کہ سعی کری اوسکی اوٹھانی میں رس کے طاعت کی لئی جس
 طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ انہیں مدد کار ہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور ہی
 رفیق کو ہی پس چاہی اور یہ حدیث دلائل کرتی ہی اس پر کہ جبر نکلی کو نیز چاہی ہی ایک یہ ہے اور
 ہی الی الامس کہ کہا کہا کیا ہی رسول خدا کی کہ فی وقت بہت قبول ہوتی ہی فرمایا اور میان رات چھلی کی

و ابابکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوتہا رات
 بہر ناز ہی اور حکا با اپنی عورت کو پس ناز ہی اوس عورت فی ہی بہر اگر عورت نہا کی یعنی لب لب
 کی اور کثرت کسل کے چھٹی ہی اوسکی اوسکی موہنہ ربانی کی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس عورت کو کہ اوتہ
 رات سے جس ناز ہی اور حکا با انا خدا ہی کو لبس ٹر سے غانہ خاوند اوسکی فی ہی بہر اگر حکا خاوند
 دی اوسکی موہنہ ربانی کی فتنہ پس ناز ہی یعنی تھوہ کی اور اگر رضا اوسکی فتنہ ہو تو او ہی ہے
 اوسکا پڑنا اور چھٹی ہی ہی مراد یہ ہے کہ سعی کری اوسکی اوٹھانی میں رس کے طاعت کی لئی جس
 طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ انہیں مدد کار ہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور ہی
 رفیق کو ہی پس چاہی اور یہ حدیث دلائل کرتی ہی اس پر کہ جبر نکلی کو نیز چاہی ہی ایک یہ ہے اور
 ہی الی الامس کہ کہا کہا کیا ہی رسول خدا کی کہ فی وقت بہت قبول ہوتی ہی فرمایا اور میان رات چھلی کی

و ابابکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوتہا رات
 بہر ناز ہی اور حکا با اپنی عورت کو پس ناز ہی اوس عورت فی ہی بہر اگر عورت نہا کی یعنی لب لب
 کی اور کثرت کسل کے چھٹی ہی اوسکی اوسکی موہنہ ربانی کی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس عورت کو کہ اوتہ
 رات سے جس ناز ہی اور حکا با انا خدا ہی کو لبس ٹر سے غانہ خاوند اوسکی فی ہی بہر اگر حکا خاوند
 دی اوسکی موہنہ ربانی کی فتنہ پس ناز ہی یعنی تھوہ کی اور اگر رضا اوسکی فتنہ ہو تو او ہی ہے
 اوسکا پڑنا اور چھٹی ہی ہی مراد یہ ہے کہ سعی کری اوسکی اوٹھانی میں رس کے طاعت کی لئی جس
 طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ انہیں مدد کار ہے ایک دوسرے کا طاعت پر اور ہی
 رفیق کو ہی پس چاہی اور یہ حدیث دلائل کرتی ہی اس پر کہ جبر نکلی کو نیز چاہی ہی ایک یہ ہے اور
 ہی الی الامس کہ کہا کہا کیا ہی رسول خدا کی کہ فی وقت بہت قبول ہوتی ہی فرمایا اور میان رات چھلی کی

معارف و سقاقت میں کہتا تھا میں اور فنا ہو گئی ہمارے کہ بیان کرتا تھا میں اور فائدہ دنیا جھوٹا چھوڑ
 کر کہتوں کی کہ در میان شب کی پڑتا تھا میں رغبت دلائی ملاہوں کو اسکے کہ اہتمام و کوشش عبادت و
 ریاضت میں خوب کرد اور اعتقاد و کمالات تصوف پر ہمیت کارکن کار بکر از کفایت کا ندین مداح فاروق
 کا دوسرا حصہ لکھا کہ اہل البیروہی کہ آیا ایک شخص ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق تھا
 شخص نماز پختہ رات کو ہر صبح کرتا ہی تو سوری کرتا ہے فرمایا ہے کہ سنا ہے کہ باز رکھی کی نماز
 اوسکی او بجزی کہ تو کہتا ہے یعنی اوسکی عزت و اوسکی اہمیت تو فہم کی نصیب کیا اور جب
 سیرت کرے نماز نیت اور رکعت اوسکے باز رہی اس میں ہر صبح کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے اِنَّ
 الصَّلٰوةَ تَمْنٰی اَحَدَ الْفَحْشٰی وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز بارگاہی ہے چچا اور رکعت بات سے صبح فرمایا اور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کہ بجاوی آدمی اہل انبی کورات کو پس نماز میں دونوں یا فرمایا نماز سے ہر رکعت دو
 رکعتیں کہی جاتی ہیں بیچ مردوں ذکر کثرت و انون اور عورتوں ذکر کثرت و انونکی ف اہل انبی ہر دو
 رکعتیں اور اولاد اور اقرار غلام اور نوکر و بھائی اوسکی اور را کو شک ہو کہ کہ حضرت نے لفظ فصیلا کا فرمایا
 یعنی مردنی اور اوسکی اہل فی دو رکعتیں نماز کی ہر میں کہی یا لفظ فصیل کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتیں نماز
 کی ہر میں کہی ساری دونوں لفظوں کا ایک سے ہی پس کہی جاتی ہیں دونوں ذکر و انون اللہ کثیرات
 الذاکر ات میں کہ جنکی فضیلت کلام اللہ میں مذکور ہے والذاکر ات اللہ کثیرات الذاکرات احل اللہ
 طہ معترفہ و کثیرا عظیمای یعنی اور بہت یاد کر موالی اللہ کے جدا اور عورتیں طیار کر کہی ہے اللہ اوسکی
 لئی معفرت اور ثواب بڑا صبح فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استشف یعنی بزرگ قدر امت میر کی
 اور ثانیوالی قسراں کی اور صاحب رات کہیں ف اہل انبی دوائے قرآن یعنی جو قرآن یاد کریں اور غل
 کریں اور ام و نوای اوسکے پر وہ سیرت میں بزرگ قدر میں جیسے کہ اور روایہ میں آیا ہے کہ جسکی حفظ کیا
 قرآن پس تحقیق داخل کے گئے نودہ در میان دونوں پہلووں اوسکے کہ یہ کہ نہیں وحی کجائی طرف
 اوسکی یعنی وحی علی پس تحقیق وحی کجائی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب نے وحی علی کا اور کہا طہی نے
 کہ مراد غلط سی ہے کہ یاد کرے اوسکو اور علی کرے موافق اوسکی والا ہوا ہے صح زمرہ اون لوگوں
 کی کہ جنکی حق میں فرمایا ہے اللہ نے کثرت لفظی اسفل یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہوو
 اور پھر اوپر عمل کیا تو وہ ایسی ہیں جیسی کہ ہر کتاب میں لادین سمجھنے کو فائدہ نہیں اوٹکواس سے
 اور صاحب الکتبی یعنی جو مداومت کرتے ہیں شب بیدار رہے اور نماز و قرآن پڑھنی ہر رات میں صبح اور پڑھا
 ہی بن عمری یہ کہ باب اولی حضرت عمر بن الخطاب سے نماز پڑھتی را کہو جبکہ عاتقا اللہ میان تک کہ جب
 سوتی چھٹی رات بجاتی اپنی اہل کو یعنی لی لی وغیرہ کو نماز کی لئی نہ راتے اوٹکواس سے نماز پڑھتے ہر رات

رواہ احمد

رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ

رواہ النبی

و انما احلک بالصلی و الصلوات علیک لا تسئلک فی شئ من شئ و لا یسئلک فی شئ من شئ
یعنی اور حکم کر اہل یعنی لوگوں اپنی کو سناہتے نماز کی اور صبر کر اور صبر نہیں مانگی ہم تجھی روزی نہیں روزی
دیتی ہیں تمکو اور آخرت و واسطی بر صبر کا دوس کی ہی ہے اور صبر کر اور صبر یعنی بہت صبر کر اور اور
مستحقون نماز کی اور مستحقون نماز اہل ای کی بسبب نماز کی پس چہ ہو ثوابتہ اولی اسد تعالیٰ کی نماز
بر اور مدد دہندہ سلبہ لوسی اور غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور نہ فکر کر امر رزق اپنی کی اور مدد کر کہش اپنا
واسطی امر آخرت کی اسلئے کہ ہم ثواب نہیں بندوں کی مدد دیتی ہیں بر تجھی رزق نہیں مانگی ہم کہ کسے حاج
کرتی رزق اور وہ بہشت اپنی کی اور اور رزق کی سہی کری اور سخت او نہاوی الہی کہ باز دلی
نمازی ہم رزق دیتی ہیں تمکو جیسے کہ رزق دیتی ہیں غیر تمکو اور عاقبت محمود یعنی انجام کا خیر خواہ
دینا اور آخرت میں واسطی متفقہ کی ہے **فصل ثانی** میں میانہ روی کر سکی
عمل میں یعنی عمل فصل میں میانہ روی کری یعنی کئی زیادتی نہ کرے کہا اس نے
کہ نئی رسوخ اصلائی اسد علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینہ میں یعنی اکثر ایام یہاں تک کہ کمان
کرتی ہم یہ کہ نہیں روزہ رکھتی کی پہلی سب سے کچھ اور روزی ترکہتی یعنی اکثر ایام اوس مہینہ میں ہے
یا اور مہینہ میں سے یہاں تک کہ کمان کرتی ہم یہ کہ نہ افطار کر سکی اس سے کہہ اور تھی کہ کچھ تو یہ
کہ دیکھ اور کرات میں نماز پڑھتی ہو کر کہ دیکھی تو او کو اور نہ چاہی تو کہ دیکھی او کو سوتی ہو کر
کہ دیکھی تو او کو **فصل** یعنی تہمتی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار ہوں تا آخر ازل یعنی زیادتی لازم او سے
اور ہمیشہ افطار کرتی تھی تا تقریب یعنی کمی لازم او کی بلکہ ہر مہینہ میں روزی برکتی اور کبھی افطار کر
اوسطی طرح رات کو نماز پڑھتی اور سوتی ہی تمام شب نماز پڑھتی اور تمام شب سوتی رہتا تھا
حضرت کا متوسط زیادہ نہ کم نہ اور فرمایا رسوخ اصلائی علیہ وسلم کی کہ بہت محبوب عملوں کا یہ
اکثر بہت کرنا عملوں کا ہی اگرچہ کم ہوں **فصل** منظر کی کہ مذکور اس حدیث کی برابر جاتی
ہیں اہل انصوف ترک اور او کو جیسے کہ بر جانی ہیں ترک ورائض کو انشی اور طہر ترہینہ ہی کہہ
ترک اولیٰ اور دوسری یہ کہ جب بھی فی ترک کما عادت بہ ضرورت کی پس اسنی کو یا کہ اگر کس عبادت کی
پس حق ہو احکام کا خلاف نہ اوست کہ سوالی کی کہ وہ سختی ہو ایسا کہ جیو نہ ہو اور اگرچہ کہ چون حاصل کیا
فصل تہمہ راوت زواہر کے بہتری کثیر سیانہ ترک عیادت اور محافل کے اور فرمایا رسوخ اصلائی علیہ وسلم
کہ لو کہ لو کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کسے اسلئے کہ تحقیق اسد شہیدین قبول ہوایاں کے قبول ہو تم
یعنی لازم کرو نفس اپنی پر بہت عبادت کہ نہ حد نہ رکھو ہمیشہ کرنی او سکی بلکہ قدر را خبر کر کہ میرے کو سکو
بول نہیں کرنا یعنی ترک نہیں کرنا دینا ثواب کا یہاں کہ قبول ہو تم یعنی جو روزہ عبادت حاصل ہے اور تعالیٰ تو عبادت

و انما احلک بالصلی و الصلوات علیک لا تسئلک فی شئ من شئ و لا یسئلک فی شئ من شئ

و انما احلک بالصلی و الصلوات علیک لا تسئلک فی شئ من شئ و لا یسئلک فی شئ من شئ

بردی جانای ترک نہیں کرنا کر جب تک کہ چہرہ دیکھ تو اللہ تعالیٰ بھی تواب دینا چہرہ دیکھا عبادت
 متوسلہ کرونا عینہ نبی **ح** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہی کہ بڑی نماز ایک مہرارا
 وقت خوشی تک اور جو وقت کہ سست ہو پس چاہی کہ بیٹہ جاوی **ف** حاصل ہر کہ جلتی والی راہ
 آخرت کو چاہی کہ کوشش کری عبادت میں بقدر طاقت کے اور اختیار کری سیاحت و وطاعت میں اور
 احتراز کری ملول ہو کر عبادت نہ کی اور سب سبت ہوا اور بیٹہ را عبادت کے اور متول ہو اگسی سالہ تیرہ
 قسم کلام اور نیند وغیرہ ہی اور بقصد حاصل نہونی خوشی کی عبادت میں تو وہ بھی کتنا جانای طلعت ابدی
 کہا کیا ہی کہ فیذ عالم کی عبادت ہی اور جانا چاہی کہ سب ترک کرنی چاہی کہ وقت کسالت اور ملالت کی تھک
 بہت واقع ہونی میں اس کے کہ کو ان ہونا میں کا نفس تر آخر کو سب سے کہ عمل اور نقصان دیکھا ہوتا ہی کہ چاہی
 کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتھ شغف اور ریاضت کی خو کر ہو کہ مکتد کامل
 و بخود و ن اور آرام طلبی کے ہو جاوی کہ تھوڑی سی عمل میں فی احوال تھک جاتی ہیں اور چہرہ دیتی میں اکثر
 ہوتا ہی کہ جب کو پہلی دور کعبہ تار کی اور دیکھ سیارہ قرآن کا ٹہر بنا کر ان معلوم ہوتا تھا اور ملول ہونی نہیں
 اوتی ابو کو بہت عمل کے ملو ڈالنی ہے سور کعبہ خانہ کی اور دس سپار قرآن کی پڑھنی آسان معلوم ہوتی ہیں
ح اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہیکلہ او کہنی ایک تیار اور اس میں میں کہ ناٹھنا ہو
 میں چاہی کہ سو رہی یہاں تک کہ جاتی ہی اوس کعبہ پر تحقیق ایک تیار ارجب پڑھنا ہی ہا و کئی تہہ
 نہیں جانتا وہ جنہ کہ کتابی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب حضرت کا پس بدعا کری نفس
 اپنی کو فتنی مثلا ارادہ کری کہ کہی اللہ صمد الخضر ہے بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہ **اللهم احسن**
 ساتھ حین مہلہ اور فتن کی کہ معنی اوسکی میں یا اللہ خاک اللہ و بکر مہلہ پس **ح** بدعا ہو نفس بر اسکی کہ
 کئی یہی فلت اور تھواری ہی **ح** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق و ن آسان ہی اور نہیں
 مستحق کرنا میں میں کوئی مگر غالب آئی ہی دین اور سپر سانیہ روی کر اور قریب طاقت کی نوعی اور خوشی ہو
 یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اس الی کہ وہاں ہی اللہ تعالیٰ بہت سلو اور تھواری
 علم اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھ اخراجات کی **ح** و ن آسان ہے
 یعنی احکام میں کی اللہ تعالیٰ سے آسان مقرر کی ہیں پس سخت نہ پڑو او کہ اپنی نفسوں پر بطور مہمانانہ
 کی اور نہیں سختی کرنا دین میں کوئی مگر غالب آئی ہی دین اور سپر سانیہ روی کر اور قریب طاقت کی نوعی اور خوشی ہو
 واجب کرنا ہی اور شکل طرح عبادت کرنی اختیار کرنا ہی تو دین اور سپر غالب آئی ہی دین اور سپر سانیہ روی کر اور قریب طاقت کی نوعی اور خوشی ہو
 وہ عاجز ہوتا ہی پس میں غالب ہوا اور وہ مغلوب اور معنی حدیث کی یہ میں کہ بہت زیادہ کرو عبادت
 کہ ہر عبادت کرتی رہو کہ غنہ کیو عبادت ان میں و تھوین اول روز میں اور آخر روز میں کہ نہ تھوین

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہی کہ بڑی نماز ایک مہرارا
 وقت خوشی تک اور جو وقت کہ سست ہو پس چاہی کہ بیٹہ جاوی

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق و ن آسان ہی اور نہیں

یہ اشارہ ہے نجد کی مار کا سحر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ سورہ بقرہ پڑھنی تکلف
انہی کی بعض غلطیہ کی نہ پڑھا اور سکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکھا جائی وہ اس کی کو ایک ہزار
اوسکرات کو ف یعنی ایک شخص کی کچھ غلطیہ مقرر کیا تھا قسم کا نام اللہ کی اور اور کار و نمازی کہ شب کو
پڑتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پھر اوسنی بائیں نماز فجر ظہر کی یعنی پہلی پہلی اڑ وال کے پڑھ لیا تو اس کی لئی خواب
رات کی پڑھنی کا سا لکھا جاتا ہے اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ فیکو فوت ہو گیا اور رات کو
پڑھ لیا تو ذکی پڑھنی کا سا ثواب لکھا جاتا ہے روز کو سب انسان غلطیہ ایک دوسر کی میں اور اس میں
خاص بات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلی کہ یہ اکثر واقع ہوتی ہیں یعنی نماز تہجد کی اور اور اسبب غلطیہ تنید کی رہ
جاتی ہیں اس لئے اس حدیث کو جس فضل میں لائی سحر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ
کھڑی ہو کر بس اگر نہ ہو سکی یہ پڑھ کہ پھر اگر یہ ہو سکی تو پڑھ کہ روت برف یعنی کر وٹ ہی ہے
قبلہ طرف منہ کر اور اگر قبلہ کی طرف نہ کر سکی اور نہ کوئی قبلہ کی طرف منہ پھر نیوالا ہر پہنچی تو طرف
بجایز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہے کہ چپ لیٹ کر اور تکیہ موڈ ٹون کے نیچے رکھ کر سر اوچھا
کر لی اور اشاروں سے نماز پڑھی چنانچہ دارقطنی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ اوس سے سختی نماز
پڑھنی ثابت ہوتی ہے اور یہ حدیث حضرت فی عمر ان ہی فرمائی تھی او کو بوایسرتی وہ جتنے لیٹ سکتی ہے
بس اور دن کی لٹی خیمت نہیں ہو سکتی اس لٹی کہ وہ معذور تھی اور یہ حکم حضرت فی فرض نماز کا فرمایا
ہے بس غفلتوں میں یہ بطریق اولی جائز ہو گا سحر اور ایسی کہ یوہما عمر ان ہی صلی اللہ علیہ وسلم
سی حال نماز آدمی کا بیٹھی ہوئی یعنی غفلت کا باوجود قدر کی قیام پر فرمایا اگر یہی کھڑی ہو کر تو وہ
بہتر ہے اور جو کوی بڑی یعنی نفل غیر عذر کے بیٹھی ہوئی تو واسطی او سکی آداب ثواب کھر کا ہی اور جو بے
بڑی لٹی ہوئی یعنی غیر عذر کی بس واسطی او سکی آداب ثواب بیٹھی کا ہی یہ حدیث معمول سے نماز
نفل پر اس کے نماز فرض میں کہ پڑھنی اگر بے عذر ہو دست نہیں اور اگر عذر ہو قیام سا قیام ہی بس کھر
ہو کر پڑھنی افضل بیٹھ کر پڑھنی ہے ہوگی اور بیٹھ کر نہ بیٹھنی الی کو آداب ثواب کھر ہے کا ہو گا بلکہ
پورا باوی کا اور کھا چلی ہے کہ آیا جایز ہے یہ کہ نماز نفل لیٹ کر بیٹھ باوجود قدرت قیام یا قعود
کے با نہیں بس گئی ہیں بعضی طرف اسکے کہ نہیں جایز اور گئی ہے ایک قوم طرف جواد اسکے
اور طرف اسکی کہ ثواب او سکو برابر آوی ثواب بیٹھ کر پڑھنی والی کی ہوتا ہی اجنا پچہ قول
حسن اجیری کا ہے یہی ہے اور یہی ہے صحیح تہ اور او لے ہے واسطی ہوئے
اسکے حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ یہ جایز نہیں بس کہا گیا
کہ یہ حدیث صحیح حق فرض پڑھنے واسلے ہمارے ہی ایسا ہمارے حکم ہو او کو کھر ہو کر فرمایا کھر

[illegible]

و حق کی اور وضو کرتی اور نماز پڑھتی اور کھینچنے بیٹھتے اور نین کر اٹھتیں رکعت میں پس یاد کرتے
 اند کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس کے یعنی الحیات پڑھتی کہ التحات میں ذکر اور
 اور دعا ہی پر گہری ہوتی اور سلام نہ پڑھتے پس بیٹھتی نین رکعت پر مہربانی پس یاد کرتی اند کو اور کھینچ
 کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس کے یعنی دعا مشافہ پڑھتی پھر پھر سلام کہ سنانی ہو کہ بتی بلکہ سلام
 پھر کہ ہم بستے پھر بیٹھتی و رکعت بعد سلام کی بیٹھتے ہوتی پس نیم پون کبارہ رکعتیں ای بی
 میری پس کہ پڑھی عمر کو پہنچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم او پہل گیا گوشت پڑھتی تھی و ترسات کھینچ
 اوپر کرتے و رکعتوں میں نائند کرتی او کیسی پہلی صورت میں یعنی ونی طرح مہربانی پس نیم
 پون نور کھینچ ای بی میری اور تہانی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتی کوئی ساز و دست کرتی
 یہ کہ چھینکی کرین اوپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی نیند او کو یا بیاری یعنی مانع ہوتی قیام کرنی رات کے
 سے پڑھتی اول روز میں بارہ رکعتیں اور نہیں جانتی عن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھا پورا ن
 سارا ایک رات میں اور نہیں جانتی یہ کہ نماز پڑھتی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اولی ہی آخر تک
 اور نہیں جانتی عن کہ روزی رکھی ہوں ساری مہینہ سوا رمضان کی ف جب نماز پڑھتی تھی
 اور راستی طرح آخر دعا پڑھتے کہ فی تو چھینکی کرتی او پھر اور رک کرنا او کا ہوتا سبب غلڑی کے یا
 بیان جواز کی اور روزی رکھی ہوں ساری مہینہ اور حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت سار
 شعبان میں روزی رکھتی تھی تو اوسکو واضح کر دیا ہے ایک اور روایت ہے کہ اونہیں ہے
 کہ اکثر شعبان میں روزی رکھتی پس رفع ہو انصارض اور پڑھا دو رکعتوں کا بعد وتر کی اکثر حدیثوں
 میں آیہ لیکن غلام میں یہ حدیثیں معارض معلوم ہوتی ہیں اس حدیث کی اجعلوا آخر صلواتکم باللیل
 و ترا پس رفع اس تضارض کا مشکل پڑا ہی بہت ظاہر ہیں امام مالک متکرم ہوتی ہیں حدیث و رکعتوں بعد
 و ترکیبی اور کہانی صحیح نہیں یہ حدیث اور امام احمد فی کہا ہی کہ میں نہ پڑھا ہوں ان دو رکعتوں کو
 اور نہ منع کرتا ہوں کیسکو انسی اور جمہور علما قائل ہیں انکی تیب و ارج ہوتی حدیثوں صحیح کی انہیں
 پس تطبیق ان میں دو طرحی دی ہے ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلواتکم باللیل و ترا پس رفع ہوا اور ا
 میں سوای ان دو رکعتوں کی اور نوافل بعد و ترا کہ پڑا کرو اور دوسرے یہ کہ کہنی نیم و رکعت پڑا کرے اور
 کہے فقط و ترا پڑا کرے تاکہ عل و نون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلواتکم و ترا مجموعی آیہ انجبات
 نہ وجوب پر پر اختلاف ہے اس میں آوا کرنا دو رکعتوں کا بعد وتر کی اول شب میں تھا یا آخر شب میں پس
 ابوالکامہ مطلق واقع ہوتی ہے کہ او میں اس قدر آیہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں بعد وتر کی پڑھا
 کر پڑھتی تھی اور یہ نہیں کہا کہ اول شب پڑھتی تھے یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہے

و حق کی اور وضو کرتی اور نماز پڑھتی اور کھینچنے بیٹھتے اور نین کر اٹھتیں رکعت میں پس یاد کرتے

در کتب معتبره

در کتب معتبره

در کتب معتبره

در کتب معتبره

در کتب معتبره

بر تفسیر او اگر فی دور سی اول شب من اور حدیث من بخاری اسلم اور مولا ابی اسلم کر لی من کبر بعد فرمایا
 کی تباہی تخیل پرستی تولد و ترون کی یہ بھی تری صیغہ ہے اور بعضوں نے کہا ہی بعد در کتب معتبر
 الحق و تری من اور قیام مقام سنون و تری کے من حج و مولا اور روایت ہی الی پر یہ کہ کہتے
 کی بجو دوست تری یعنی سید علی المد علیہ وسلم کی ساتھ تین باتوں کی دور رکھتی من دن کی پر
 من اور تری دور کتب من صحن کے اور یہ کہ من من تری بیلی اس کے سو دن من قہ و تری من
 دن کی یعنی ایام من تری اور چودھویں اور پندرہویں تاریخ اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک ذرہ اول
 تہنی من اور ایک رسان تہنی من اور ایک آخر تہنی من اور بعضوں نے کہا ہر روز ہر خوشی اول
 من اور بعضوں نے کہا مطلق تہنی ساری تہنی من جب حاجی را کہہ لے اور دور کتب من کی بعضوں نے
 بعد افکار بند ہونی کے تری ہے جانے من یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دور کتب ادنی درجہ او
 ہی اور اکثر اشراق کی چہرہ رکعت من اور چاشت کی باران اور در ایو پر رہ کو اول شب من تری اس
 فرمایا کہ وہ اول شب من مشغول رہتے تھی حضرت کی تہن کی یا کو کہنے من اور تکرار کر لے او تہن
 پس اس بات بہت جاتی تھی آخر بات من اور بنا شکل تھا اور سبب مشغولی علم کے صحن کی بھی دو
 رکعت تری تہنی کو فرمایا اس ہی معلوم ہو کہ مشغول رہنا علم من من افضل اور عبادتوں ہی سحر
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق المد و تری دوست رکھتا ہی و تری کو پس تری ہوایے
 اہل قرآن کی ف المد و تری یعنی یکای ذات و صفات من پس کو ہی مثل اسکی اور یکای اپنے
 افعال من پس تہن کو مشرک اسکا اور تہن دو کار دوست رکھتا ہی و تری کو یعنی نواہ تہن ہی او سہر اور
 تری او سکو حاصل یہ کہ المد یکا اس نہایت دوست رکھتا ہی و طاق کو پس تری طاق ہی
 او سکو دوست رکھتا ہی اور فوب و تہن ہی او سہر او آنحضرت کعبت اس کی اکثر افعال من کو
 تہی اور اس میں اشارہ اس پر ہی کہ دوست رکھتا ہی انقطاع کرنیوالی یا سوائی اور اہل قرآن یعنی جو کہ مالک
 لای قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہو ہی اس میں غیبی او پر لازم کرنی قیام رات کی اور تہن
 قرآن کی اس میں سحر اور کہا غایت من خدا فی کہ تکلی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ
 تحقیق اللہ تعالیٰ فی زیادہ کی ہی تھکو نماز پنجگانہ ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سحر او ٹوٹنی دور
 مقرر کیا او سکو اللہ تعالیٰ فی واسطی تمہار در میان نماز عشا کی تکلی فرمایا یعنی وقت او سکا اسکی با من
 جب بر پٹ سحر او ٹوٹن کو اہل عرب یہ عزیز رکھتی من اور بہت عہد جا من تمام ہوا ل من او
 رغبت دلائی ملی حضرت فی یہ بات فرمائی من مراد یہ ہی کہ یہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا ہی او یہ
 دلائل کرتی ہی سہر کہ و تری جب من اور سلی عشا ہی تہن او کا جائز نہیں سحر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوی غافل ہو کر تو برا ہی سی پس جانی کہ پیری جس وقت کہ صبح ہو
 جب صبح ہو تو پہنی فرض خجری قضاء و ترکی پڑی اگر صاحب تہ تیغ ہے اور مکمل ہے پڑنا او سکا ہے
 وقت ہے کہ وقت پڑ سکتا ہی اور مکمل ہو پڑنا او سکا تو بعد نماز فجر پڑی اور اگر صاحب
 ترتیب تو اختیار کہتا ہی چاہی اول پڑی چاہی بعد حکم اور کھا عبد العزیزین صرح فی کہ بوجہ معنی حضرت
 عائشہ کے کہ کوئی سورہ پڑھنی تھی درمیں رسول خدا اصلی المد علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نے کہ پڑھتی تے
 پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاکبر اور دوسرے میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسرے میں قل یا ایہا الذین
 معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وایت کی یہ تہندی اور انودا و فی دور روایت کی یہ
 فسائی فی عبد الرحمن بن ابی نعیم اور روایت کے یہ احمد فی ابی بن کعب نے اور داری فی فضل کی ابن عباس
 سی اور نہیں ذکر کیا احمد اور داری فی لفظ معوذتین کا یعنی خطا قل ہو اللہ اکبر تیسری رکعت میں پڑتی روایت کی ہی
 ف کہ ابن ہمام کے معنیوں نے اخیر روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت میں فقط قل ہو اللہ اکبر پڑھا
 میں چنانچہ حضرت عائشہ سے ہی ایک روایت ہے کہ حضرت تیسری رکعت میں قل ہو اللہ اکبر پڑھتی تھی اور
 یہاں جو حضرت عائشہ کے روایت منقول ہوئی اوپر عمل سلکی نہیں کرتے ہیں کہ اسکے سندن
 کچھ تھلے ہے اور دوسرے یہ کہ یہ پڑھ کر کیا لطاف عادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی ہی کہ اخیر کی رکعت
 تو اور کے رکعتوں کے درمیان کرنی تھی اور بہت ہی دلیلیں ملتی قاری فی لکھی میں جو چاہی عرفات میں ذکر ہے
 اور یہ حدیث شرح دلالت کرتی ہی اس پر کہ ذکر کی تینوں رکعتوں کے سلام ہی پڑھتی تھی **عمر** اور
 لکھا حضرت حسن بن علی سے کہ سبھا یہ جھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گنتی ایک
 کلمہ کے کہ پڑھوں میں او نکو بیج قنوت و تر کے وہ یہ میں **اللہ اکبر** فہم کہ حدیث و عاف فی
فہم عافیت و لو کنتی فہم لکنتی و بارک فی فہم اعطیت و فہم
شک ما قصصک فانک تقصی و لا یقضی علیک انہ لا یذل من
والکنت بارکک ربنا و تعالیک یعنی یا الہی ہدایت کر مجھ کو بیج زمرہ اون لوکوں کے
 کہ ہدایت کیا تو فی اونکو یعنی انبیا اور اولیاء اور عافیت میں رکھ مجھ کو اقوام دنیا ہی اور آخرت
 کی سی بیج ضمن اون لوکوں کی کہ عافیت میں رکھا تو فی اونکو اور کار ساری کہ میرے بیج جملہ اون
 لوکوں کی کہ کار سازی کی تو نے اونکی اور رکعت دی میرے لئے لکھوس پیر میں کہ دی ہے
 تو فی سنی عمر و مال اور علوم اور اعمال اور سچا جھکو ہدای او س جنر کی سے کہ تھڑکے تو نے
 بس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہیں حکم کیا جاتا تجھ پر نہیں دلیل ہوا وہ شخص کہ دوست کہا
 تو فی او سکو بارک ہے تو ای رب ہمارے یعنی کثرت سی خیر تری و دین میں اور زندگی قدر تری

اور یہ حدیث شرح دلالت کرتی ہی اس پر کہ ذکر کی تینوں رکعتوں کے سلام ہی پڑھتی تھی

وہاں سے لے کر اب تک
میں نے اس کتاب کو
بہت سی بار پڑھا ہے
اور اس میں بہت سی
نئی باتیں ملتی ہیں
جو میرے علم سے
بہرہ مند ہو سکیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ اس کتاب کو
میرے دل سے
محبت سے پڑھا جاوے
اور اس میں
جو باتیں
میں نے
پڑھی ہیں
وہ سب
میرے دل
میں
محبت سے
رہیں
اور میں
ان سے
بہت سی
نئی باتیں
سیکھ سکوں
اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے

فرمعون بن حوتہ در بیان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہی کہ تمام سال میں پڑھا
مراوی جیسی نہ مذہب ہمارا ہی اور نہ ماضی مقید کرتی ہیں قنوت کبچ و تر نصف اخیر رمضان کی اور
ہدایت اگر یعنی ثابت رکہ ہدایت ہر زیادہ کو محکم اسباب ہدایت الیٰ یعنی پختی کی اعلیٰ مراتب کو اور
نہیں دلیل مویابی آخرت میں یا مطلق اگر یہ باعث سار ظاہر کے مقابلہ کے بلابین مویا کوئی دلیل
ذیل کری اور غور جانی بسکن حقیقت میں اللہ کی نزدیک فی غرت ہونہا ہی جیسے کہ حضرت ذکر یاد
علائے سلام کو ارہ سی چاہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو فوج کیا پس یہہ اشخاصات اللہ تعالیٰ کی مزی
غرض کہ لوگوں کی دلیل کرنی سہی اولیاد الیہ ذیل نہیں مویا اللہ کی نزدیک و نہوت والی ہی میں اور
بعضی روایت میں لاغزل الیٰ کی بعد و لا غیر من عادیہ ہی ایسی اور بعضی روایت میں بعد و نہایت
الستغفرک و توبت ایک اور بعضی میں بعد اسکی و علیہ اللہ علیہ سلم زیادہ ہے اور قنوت شامیہ
ہی کہ وتر میں اور نماز فجر میں پڑھنی میں اور ہماری نزدیک اللہ لا شکیفک آخرت ہے اور لکھا ہی حکمانی کہ
کہ دونوں پڑھا اور کہا میں تمام فی کہ یہاں مختلف فیہ میں تاہن میں ایک نویمہ کہ قنوت وتر میں پہلی اسکی پڑھ
یا بعد اسکی اور دویمہ یہ کہ قنوت وتر و نہیں تمام سال پڑھا نصف اخیر رمضان میں اور دوسرے یہ کہ قنوت سوا
وتر کی اور نماز میں پڑھے یا نہیں پس امام شافعی تو کہتی ہیں کہ قنوت بعد کچھ کے پڑھے اور الوضیفہ کہتی ہیں
کہ پہلی رکوع کے اور دونوں سند پڑھتی ہیں حدیثوں سے لیکن دلیل الوضیفہ کی قوی ہے کہ کہانی بن کعب
کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے سلام پڑھتے وتر میں کہتی مستحبات الملک القدوس نے پاک ہے
بادشاہ نہایت پاک روایت یہہ ابو داؤد اور کسی سے اور زیادہ کیا نہایتی کہ کہتی ہے حضرت یہہ عمر بن
عبدالکریم نے آواز تیس بار میں اور چ ایک روایت نہایتی کی عبدالرحمن بن ابیسی کہ اسنے نقل کیا اپنی
باب کے کہ کہتے کہتی حضرت جبریل سلام پڑھتی تھان الملک القدوس میں بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیس بار
میں ف دارقطنی کے روایت میں رب الملک والروح ہے آیہ یعنی توح سبحان الملک القدوس ^{اللہ}
والروح ^{سبح} کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتی تھیں رکعت پڑھتی اور نہیں
فوسر میں مفصل سے رکعت میں تین تین سو تین یا آخر اسکی مویا قل و اللہ احد ^{سبح} روایتوں
میں بعضی اس محل کے اس طرح ہے کہ پڑھتی تھی حضرت پہلی رکعت میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
اور اَدَا اَنْتَ اَلَا تُفَضِّلُ اور دوسرے رکعت میں وَالْعَصْرُ اور اَفْجَاہُ اور اِنَّا اَعِیْطْنَا اور سِرِّ رکعت میں تِلْکَ
اور تَبَّ اور تِلْکَ مَوَاسِدُہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق یہہ سیدہ رات کی شکل اور ہمارے
ہی پس یہ وتر پڑھی ایک تہا را یعنی پہلی سوئی کی یا تو بخلاف فضل کی یا واسطے عمارت
ساتھ جانکی کی آخر رات کو پڑھنی کہ پڑھنی دور کھنن پس اگر او نہا رات کو نماز تہجد کی پڑھنی تو بہت

وہاں سے لے کر اب تک
میں نے اس کتاب کو
بہت سی بار پڑھا ہے
اور اس میں بہت سی
نئی باتیں ملتی ہیں
جو میرے علم سے
بہرہ مند ہو سکیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ اس کتاب کو
میرے دل سے
محبت سے پڑھا جاوے
اور اس میں
جو باتیں
میں نے
پڑھی ہیں
وہ سب
میرے دل
میں
محبت سے
رہیں
اور میں
ان سے
بہت سی
نئی باتیں
سیکھ سکوں
اللہ تعالیٰ
سے دعا ہے

روزِ پنجشنبہ

نہ اونہا تو ہوئی بہ دور کہین کافی لوسکی لئی یعنی اصل نواب نماز تہجد کا اوسکی لئی حاصل ہو جاوے اور
فصل سابعین قیام لڑنی لئی رمضان لئی عہدہ میں وقت قیام سی سواوی جاکو
 رہنمات کو عبادت کی لئی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کی لئی ع کہار بدین ثابت لئی کہ تحقیق
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بنایا حجر مسجدین بوری کا پس نماز پڑھی اوہیں یعنی نوافل سواوی تراویح کی
 لئی واقعہ یعنی رمضان میں یہاں تک کہ جمع ہوئی حضرت کی پس لوگ یعنی پس نبی حضرت نکلتی حجر سی اور
 نماز پڑھی جماعت سی فرائض و تراویح یہاں تک کہ جمع ہوئی یعنی بہت ہوئی لوگ پہرہ پای اواری یعنی آ
 حضرت کی ایک رات یعنی بسبب کی کہ داخل ہوئی حجر میں لعبت شہدہ قرضوں کی اور نہ نکلتی طرف
 اونکی بعد بوری دیر کی حبس کا عادت اونکی نبی اور کمان کیا لوگوں کی کہ تحقیق حضرت سورہ ہر
 شروع کیا بعضہ اونکی فی کھکار ناگہ گلین حضرت طرف و مکی یعنی نماز تراویح کی لئی حبس نہ نکلتی تو
 راتوں گذشتہ میں پس فرمایا حضرت فی منی حجر میں سی یا نکلی اور فرمایا کہ عشتہ وہی ساتہہ عبادہ ص
 کہ پیکر لئی کار عبادی سی یعنی شدت سے کہ اور پڑھنی نماز تراویح کی حاجت سے یہاں تک کہ خوف گناہ
 بہ کہ فرض کیجئے پھر یعنی اگر میں ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجئے پڑاؤ اگر فرض کیجا پھر
 قونہ برہ مکتی اوسکو پس نماز ای قویون اپنی کہ وہیں اسلئے کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی
 سی مگر اوسکیں سواوی فرض کیے کہ وہ مسجد میں افضل سی حضرت نے مسجد نبی میں حجرہ
 بوری کا اعتکاف کی لئی بنایا تھا اس سی معلوم ہوا کہ جائز سی بنایا حجرہ کا مسجد میں کور کا یا نماز اونکی کا
 لیکن شرط یہ ہے کہ نہ کوئی جگہ نہ یادہ حاجت پانی سی والا حرام سی اس لئی کہ زیادہ روکمی میں نہ کی جو کہ
 مصیبتوں پر لیکن وہ حکم ایسی ہو کہ احتیاج رکھتی ہوں اوسکے لوگ اگر وہ کہی کہی ہو اور جو جانا
 ہی قیصر سی کہ اگر لوگ تہجد ہے ہوں کی مسجد میں تو نہیں محتاج ہونگی اوس جگہ کے کہ کہہ
 ہی اسنی تو نہیں حرام اور یہ تفصیل خرب ہے دلالت کرتی سی اس پر کہ حرام نہ کی گئے لوگوں
 حج مسجد حرام کی ایام حج اور اس میں بیان ہی حضرت کی مہربانی کا اہمیت پڑاؤ دلیل ای اس پر کہ تراویح
 جماعت سی سنت ہی اور پس نماز جو کہ ہوں میں کہ یہہ عید ہے ریاضی بہ امر استحباب کی لئی اور
 اس لئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی الخ یہہ حکم عام ہے سب نوافل اور مستحب لئی کردہ نوافل وغیرہ
 کہ شہد اسلام سی میں مانند کوفت اور تہجد اور عید کے کہ مسجد میں افضل میں اور ظاہر یہہ ہی کہ
 مسجد حرام اور مسجد نبوی مستثنیٰ میں واسطی مساقر وں کی اسنی کہ اونکو یہہ کہاں میسر میں نہ نہایت
 نماز اوہیں قیاس کیا مینی اوسکو اس پر کہ کہا ہی آئمہ ہدایت کی کہ طواف سائر وں کو افضل ہی نماز افضل ہے
 والہد اسلام صر اور کہا پور یہہ کہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلانے حج قیام رمضان

روزِ پنجشنبہ

یعنی تراویح کی ہر اون کو سکی کہ حکم کریں صحابہ کو قیام رمضان میں سادہ تاکہ کے پس فرامی ہو
 لا قیام کری رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطی طلبے آپ کے یعنی نہ واسطی دکھانی سنا
 کی بخشی بجاتی میں واسطی او سکی وہ کناہ منصرف کہ پہلی گئی میں پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اور اس طرح رہتا تھا خلافت الیہ کر کی اور شاہراہ امداد خلافت حضرت کبیرین صلیح یعنی بہر او ہون
 حکم جماعت کا کیا فہم جو شخص قیام کری یعنی شبہ پاری کری رمضان میں سادہ عبادت کے یا مروت
 ہی کہ تراویح بڑی ساتھ اعتقاد صحیح ہے یعنی اسہ کتا جزیان کہتا ہوا اور سچ باننا سو کہ قیام رمضان
 باعث اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کی سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق کہ بڑی اکتیہ الیہ میں
 پس جائی کہ شبہ پاری کہرائی کی الیہ منشا نہ انی بی ستنی او مختلف ملک قضایہ گہرین بڑی پس تحقیق
 کہ وہ انی ہی سچ کہہ او سکی کی شبہ پاری او سکی کی پہلای فہم بہلای یعنی توفیق نیک تینا ہی کہہ والوں کو
 اور رکت اونارای او کی نہ خون میں اور عمر و نین اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہا اتفاق اس کی کہتا
 ہوا ہی نہ بنا او کا شخص صلی اللہ علیہ وسلم سچ مسجد میں احمد جامع ہوا ہی صحابہ کا او سیر اور اس حدیث کو کہ
 فضل میں ہوا ہی کو یا اشارہ آپ کہہ رمضان میں ہی کہہ منشا نہ گہرین بڑی چاٹی سحر کہہ او نورنی کہہ
 رکھی یعنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان میں پس قیام کیا ساتھ ہاری کہہ نہیں ہے
 یعنی راتوں کو ہارے ساتھ منشا نہ بڑے سوای قرض کے یہاں تک باقی رہن ساتھ راتیں پس قیام
 کیا ساتھ ہارے یعنی تیسویں رات میں یہاں تک کہ کئی تہای رات لچکے باقی رہن جبہ راتیں یعنی پچیس
 رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہارے پس جبکہ رہن پچیس راتیں یعنی پچیسویں رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہارے
 یہاں تک کہ کئی آدھی رات پس کیا پچیسویں رات کا شکی زیادہ کرتے ہارے الی قیام ہست کا یعنی
 اگر قیام آدھی رات زیادہ کرتے تو بہتر نہا پس نہا یا تحقیق آدھے جو وقت کہ بڑہا ہی نماز یعنی
 فسرض ساتھ امام کے یہاں تک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے او سکی لے
 قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی او سکی لئے ثواب قیام رات کا بسبب بڑے
 عشا اور فجر کے جماعت سے پس پچیسوا فیصل کا جیتے تک خوب ہی کہ جب
 تک شل چاہے پس جبکہ رہن چار راتیں یعنی چیسویں رات ہوئے نہ قیام کیا
 ساتھ ہارے یہاں تک کہ باقی رہے ہارے رات پس جبکہ رہن تین راتیں یعنی
 تیسویں رات ہوئی جمع کیا حضرت نے اہل اسنے کو اور عمرو نون اسنے کو
 اور لوگوں کو پس قیام کیا ساتھ ہارے یہاں تک کہ دوسرے ہم یہ کہ فوت ہو فلاح
 کہہ رلوی نے کہہا یعنی کیا ہی فلاح کہا او نور نے کہا اسحر کا بہر نہ قیام کیا ساتھ ہارے باقی رہن

میں جو کہ جائز تھا اس کی طرف سے کہہا کہ تراویح میں سادہ عبادت کے یا مروت

سچ

اٹھائیں اور انہیں من شب ف بیان ملک کہ باقی ہیں شامہ راتیں اور کہ رگین راتیں کہا جاتی ہے
 کہ اس میں حساب اعتبار میں کسی بھی اور تیس دن کا سمجھنا چاہیے اور سب حساب کیا ہی اور سب کو
 پہلی کہا کہ اس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سب کام کاسی اور تفاوت قیام کا ان دنوں
 میں باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنی بعض دنوں کی فضیلت کم سے کم قیام کیا اور بعض کی فضیلت
 زیادہ تھی اور قیام ہوا اور اس کی زیادہ کیا حتیٰ کہ سنا میں شب تمام قیام کیا کہ اگر دن کے نزدیک
 لیتا اور وہی ہی اسی کو گون کو بھی جمع کیا ہے اور کیا تو سنا اصل اعلیٰ سلم فی نماز آدمی کے
 بیچ گہرا دیکھی بہتر نماز اور سب سے اس مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں موقوف کہ وہ مسجد میں بیٹا
 بہتر میں مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہے پس کہ میں نماز میں بیٹا
 نماز نبوی و ان کی نماز میں ہی بہتر میں پہلی کہ بعد میں رہا اسی یہ حضرت نبی اور سب قیام کیا کہ بعد
 قیام رمضان میں کر کر تک کیا اور عذر بیان کیا اور سب قیام کیا کہ جاؤ اور اپنی گہروں میں نماز کرو اور
 مسجد مبارکی ہی ساتھ اسکی امام مالک سے اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ فی کما مضل نماز شروع
 میں یہ کہ اپنی گہروں میں نہیں پڑھیں اور حضرت نبی جو میں مسجد میں بیان جواز کی لئی رہی اور مکلف
 تھی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جہور علماء انکی اور بعض مالکیہ وغیرہ اس میں کہ افضل ہے پڑھنا اور سب
 مسجد میں جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اوصحابہ نے بعد انکی مقرر کیا اور عشاء اعلیٰ
 مسلمان کا اسلی کہ وہ ہفتار میں بھی اور شامہ نماز عید کی بھی اور غنیمت یہ کہ اگر ایک آدمی بیٹا ہو
 کہ اسکی مسجد کثرت جماعت میں ہو تو اسکو چاہی کہ مسجد میں بیٹا ہو اور اگر ایسا نہیں ہو تو وہ
 ہی کہ گھر میں اور اگر کدافی کرت الفقمہ اور کہا عبد الرحمن بن عبد القاسم فی کہ کمال میں
 ساتھ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی رمضان میں طرقت مسجد سیکے پس ناگہان کو
 متفرق اور جدا جدا تھی یعنی وہ فصل پڑھتی تھے اور میں بعد عشاء کے متفرق جیسا کہ
 بیان اوس اجال کا کیا پڑتا تھا ایک کو ایک نماز پڑتا تھا ایک میں پڑھتی تھی ساتھ نماز
 اور سب کی ایک قوم یعنی بعض اکیلی پڑھتے تھی اور بعض جماعت ہی پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق
 میں اگر جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پڑھتا ہے اور سب پڑھتے ہیں اور سب جمع کہا کہ لوگوں کو اپنی
 بن گشت یعنی انکو امام صبح کا کیا کہا عبد الرحمن بن عبد القاسم حضرت عمر کی ساتھ ایک
 رات اور لوگوں پڑھتی تھی ساتھ نماز امام اپنی سیکے یعنی اس میں کہ سب سیکے کہا عمر نے
 اچھے پرعت ہے یہ اور وہ نماز کے سورتے ہو اور غفلت کو سہنے ہو اور اس سے بہتر
 ہے اور اس نماز سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے تھے آخر رات کا اپنی اس قیام میں ملاوٹی ہوتی

سنا میں
 بیٹا

سنا میں
 بیٹا

بروزہ رکھو دن اوسکی کا یعنی بند وین کا اس واسطی کہ اس دعا نزول فرمائی اوس رات میں
جبنی آفتاب کے طرف آسمان بھی کے پس سہ ماہی خیر دار ہو گوئی پس مالکینی والای پس خوشن اوسکو
خیر دار ہو گوئی رزق مالکینی والای پس رزق دوغین اوسکو خیر دار ہو گوئی گرفتار بلا پس
دوغین اوسکو اکاہ ہو گیا اور ایسا فرمایا رب تعالیٰ اوسکو یہاں تک کہ نمودار ہو فقر
الدعا نزول فرمائی یعنی متوجہ ہو مائی بہت رحمت عام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح حکم
حاجتہ دل کے چنانچہ ہی گوئی کچھ مالکینی والای پس وین اوسکو اور ہی گوئی غم پس خوشن و کر و کر
اوسکو اسی طرح اور سمجھ ہی اور اگر صرف کے مانند عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہ کی بقول
کہ وہ بڑی ہی بہت دعا اس آیت من اللہ ان کنت کتبتنا ان کنت کتبتنا فاشقنا فاشقنا واکتبتنا
فان کنت کتبتنا سعدا فاقبشنا فانک فتحق ما نسئنا و تثلث و غلبک
ام الکتاب پڑھا اس دعا کا بندہ ہوں شب شعبان کی میں خیر میں آیا ہی لیکن خیر قوی میں
فی التفسیر السید معین الدین صفوی آواز اس دعا میں پہلی کتاب کے مراد کتابتہ معلقہ ہی اس آیت کی حکم
پہلی نہیں باقی او کتاب لالی میں مذکور ہی کہ اس رات میں سو گھنٹیں یا تہہ دس میں قبل کے کہ وہ پہلی وغیرہ
روایت کی میں وہ روایت موصوع ہے اور بعضی رسالوں میں لکھا ہی کہ کہا علی بن ابی طالب کہ جو
کی گئی ہی بندہ ہوں شب شعبان کی میں نماز الفیہ کہ سو گھنٹیں میں اور ہر رکعت میں پڑھتی ہی تہہ دس
فل اور اوسکو جائے پڑھتی میں اور اتمام اوسکا جہوں اور عیدوں کی زیادہ کرتی میں پہل
اوس میں گوئی خیر اور نہ اثر کر ضعیف یا موصوع اور نہ خیر کیا ہی گوئی ساتھ ذکر کر دینے صحت تو القی
کی اور ایسا وغیرہ مائی اور عوام بسبب اس نازکی بڑی فتنی میں یہ ہے میں بیان تک کہ لازم کی ہی بسبب
اسکی کثرت چراغان کی اور مرتب ہوتی میں اس پر بہت سی فتنی بیان تک کہ ڈری میں اور یہ اس وقت
سی اور یہاں کی میں اوس کے طرف جنگوں کے اور اول حد و اس ناز کا بیت المقدس میں سمجھا جا رہا
میں ہوا ہی اور کہا کہ نہیں مائی اوسکو اور صلوات الرغائب اور ماتہ الملک جو ابل اماموں میں جی کی ہے
جال واسطی جمع کرنی عوام کے اور طلب کدہ نے ریاست اور نمود کی اور حاصل کرنی فائدہ کی ہر کام کے
الدعا تعالیٰ نے ائمہ ہدای کے کوشش کے انہوں نے اوسکی باطل کر نہیں پس حاکم امام اوسکا او باطل باطل
پچ شہر مصر اور شام کی حج اوایل سنہ آہہ سو کی انتہا کہتا ہوں یعنی طاعلی رح کہتی میں کہ جائز
ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمانی جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لایق ہونی منکر اس کے انکار کیا
حاصل یہ کہ اگر تنہا بیعتوں مذکور کی پڑھی جائز ہی اور کہا ہی بعضوں نے کہ اول حدیث چراغان کا
قوم برا کہ ہی ہوا کہ وہ پہلے آتش پرست تھے پس جبکہ مسلمان ہوئی داخل کیا انہوں نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اسلام میں ایسی چیز کو کہ وہ ہم میں ڈالی کہ یہ سنت اور پیار میں ہی ہی جی جہان جلائے فنی اور کسی ہمارے
 کی وقت اور مقصود اور کو عبادت کہنا کہ کاتھا اس اسطی کہ رکوع کرنے اور مسجد کرتے ساتھ کسی مسجد
 مسلمانوں کی طرف اور اس کے اور زمین یا یا سر زمین سے زیادتی چرخان کا حاجت سے کسی مسجد اور
 یہ کہ سب سے میں ہوا مباحی کہ چرخان وغیرہ جہاں ہیں جبل عرفات اور مشرق حرام اور زمین میں پس ہی اس
 قبیل کی ہی اور براہان ہے طرطوی کی جمع ہونا سب ختم میں ہی تراویح اور نصب کرتا مسنون کا اور اس
 کیا ہی کہ یہ دعوت ہے کہتا ہوں میں یعنی ملاطفتی ہم کہتے ہیں کہ رحمت کری اللہ طرطوی سے کہ کہ اور
 کیا اور سب سے حالانکہ تحقیق بقول ہوتی ہیں بابتہ اسکی بل جہ میں شریعت کے ہی بیان تک کہ راتوں ختم
 کے میں حاصل ہوتا ہی اجتماع مردوں کا اور عورتوں کا اور لڑکوں کا اور غلاموں کا اس قدر کہ نہیں تو
 جہ میں اور کسوف میں اور عید میں اور مرتب ہوتی ہیں اور خیر و بہت اور شکر کرتے ہی اور ہر ہر
 میں چرخان کی طرف اور مہرہ کرتی ہیں بیت اللہ کے طرف اور کوثری ہوتی ہیں اور بیت الشیخ ہوتی
 سج عین مطاف کی بیان تک کہ ہوتا ہی طواف کرنا چرخان اور ٹولش میں والی میں اور کو اور
 ذکر کرنا والوں کو اور قارئین قرآن کہلو آتے قلنا لعلہ العقیقۃ الکافیۃ والعتقۃ والعتقۃ
 واللہ المستعان سے فضل بیان میں نماز صبح کی صبح صبح اور صبح کی معنی میں چرخان کا
 پس اس وقت کی نماز کو صبح کہتی ہیں اور صبح کی دو نماز میں ایک کو نماز اشراق کہتی ہیں اور
 نماز چاشت یعنی عید بند ہوتی آفتاب کی ایک دینہ کہ وقت نماز کا ہی اس وقت نماز پڑھتی تاکہ
 پہر کی ایک تو یہ وقت صبح کا ہی اور سکوت میں اشراق کہتی ہیں اور دوسرا وقت یہ کہ خوب
 گرمی ہو اور دھوپ زمین پر پھیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دو ہر تک اس وقت کو ہے
 صبح کہتی ہیں اور عربی میں صبحہ صبحی اور صبحہ کہتی ہیں چنانچہ سنائی میں ایک حدیث
 ای ہی حاصل اسکا یہ کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
 ہوتا ہی تو حضرت علی علیہ السلام دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا فجر
 وقت مغرب کے جانب ہوتا ہی پس چار رکعت پڑھتے تھے پس اس کے مسلم ہوا کہ صبح کے دو نماز میں
 اور ادنی درجہ اشراق دور کہیں ہیں اور اکثرانہ اور مختار تر وہ کہ نماز کا چار رکعت میں اسلئے
 کہ حدیث میں اسکی صبح تراویح اور اخبار و آثار او میں اکثر میں اور حدیث میں اور انہی صبح فضیلت صبح
 کی بہت آئی میں اور اکثر علما اور سب احباب اسکی کی ہیں مختار قول ہی ہی اور شیخ ولی الدین بن
 عراقی کہی کہ صبح حدیث میں مشہور ہے باب صلوٰۃ صبح کے بہت آئی میں بیان تک کہ کہ یہ
 مسجد میں جبر طرطوی نے کہ اخبار اس باب میں درجہ متواتر معنوی کو سمجھنے میں اور قاضی ابوالکریم

چرخان

چرخان

چرخان

۱۲ اور ادنی درجہ اشراق

بہ نماز ایک گناہ ہے اور سو لوگ بھی اور سبوحی لایا ہی دلی ہی کہ اوسنی قتل کی حدیت جو ہر
 کہ صلوٰۃ صغی اگر صلوٰۃ داد کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز صغی ایسی نماز ہے کہ
 محافظت کرنے سے اوسپر اوم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوٰۃ اہل علم جمع ہو لا
 اور کہا ام ہانی کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ای اوتلی کہہ میں وقت حج کہ کی نہیں کہنا ہی
 نماز پر ہی یا بہ رعین میں نہیں دیکھی مینی کوئی نماز کہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز لیکن اور اگر کسی
 سے رکوع اور سجود اور کہا ام ہانی کی اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی تھی و ام ہانی کہ
 اسے اور نام او کا فاجہ ہے اور آتہ رکعت میں نہایت دو سلاموں کی یا چار سلاموں کی ہر میں اور
 سکتے ہوت دراز اور سبجات وغیرہ بہت میں ہر میں ہر اور کہا معاذہ فی کہ جو چاہے
 حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتیں ہر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صغی کی کہا چار رکعتیں اور یاد
 ہر تھی یہ حدیث اللہ تعالیٰ و جعفر چاہتا اللہ اور یاد رکعت سی زیادہ یہ نماز کسی روایت میں
 آئی اور یہ حدیث وہ وقت کی نماز کو متعل ہی صغی کو ہی اور صغی کہ کو ہی یعنی اشراق اور چا
 لو اور چاہیں گناہی کہ لائق ہی یہ کہ ہر ی انین و اشمش اور دلیل اور الضحیٰ اور الم شمس و مولانا
 اور فرمایا ہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوس ہر ہی ایک تمہاری کی صدقہ
 ہر تھی یعنی سبحان اللہ صدقہ ہی اور ہر محمد یعنی الحمد اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تھلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا
 صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا سائہ مینی ہی صدقہ ہی اور منع کرنا فی
 صدقہ ہی اور کفایت کرنا میں ان رب سی دور تحسین کہ ہر ی او تلو وقت صغی کی و یعنی جو
 کو ہر ہر سائہ ہوتی افرونی اور لائق ہوتی کار و یار کی تو اوسر اور او شکر اللہ کی صدقہ و بنا عوض ہر ایک کی لازم
 ہوتا ہی ہر کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی میں او شکر اللہ او کلا ہو چاہی اور کافی ہوتی میں ان سب کو رکھیں
 صغی کی یعنی ہر شکر اللہ ہو چاہی حاجت او کی نہیں رہے اسلی کہ نماز عمل تمام عضای بدن کا پس قائم
 ہوتا ہی ہر عضو سائہ شکر اللہ اپنی کی پس لقی ہی کہ مد او مت کری سپر اور یہ حدیث ہے حمل دو تہ نمازون
 بر یعنی شری چاشت پر لیکن ناہر امر دامن شری و مولانا اور ایامی کہ زید بن ارقم فی دیکھا ایک
 کہ نماز پر ہی ہر وقت صغی کی پس کہا تحقیق جاتی میں یہ لوگئے احادیث اور اخبار سی کہ تحقیق نماز
 و غیر میں بہتر سی۔ ثواب او کا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اولیائیت رجوع
 رکبتہ و او کی طرف اللہ کی او وقت ی کہ گرم ہون کی او ہون کی یعنی یا نون او کی و جاتی میں لوگ یعنی زید
 انکار لیا او یہ کہ اول وقت نماز چاشت ہر تھی اور صبر کیا وقت چہار گناہی کیونکہ نماز پر ہر میں باوجود علم انی کی سب
 اسے کہ نماز غیر اس وقت میں فضل ہی اور گرم ہون کی او ہون کی یعنی جو وقت شدت گرمی میں گرم ہو چلا و کہ

حدیث اللہ تعالیٰ

حدیث اللہ تعالیٰ

حدیث اللہ تعالیٰ

حدیث اللہ تعالیٰ

یہم تو اب جیہ ہوتا ہی کہ مازی کی جبکہ مہربان ہے اور اگر اوہمہ کہ حکومت میں جا کر حیات میں نہ تو
 یہم تو اب نہیں پانچا اور سچ و بیستون شیخ کی مذکور ہے کہ اگر در پشانی کا ہوا یا بار بار ہوا
 تو غلوت میں جاو اور سٹول ہو ہی اور لکھائی عظامی کہ اس قدر قبلہ رو بننے کو مہمہ سی ندی اور اگر
 نیند اوی تو دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی فی لکھائی تو غل کہ جزای او سکی دنیا میں
 فی الحال سچ تو امنت باطن کی سوئی ہی یہ عمل ہی اور فرمایا ربہ ہذا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیستون
 کہ محافظت کری اور دو کا نہ منہی کے تو بستی جاتی میں جاو سکی ہی کنہا او سکی اگر چہ چون انہی جاکر
 کی اور باہمی کہ حالت پر پستی تہن نماز منہی کے آئندہ رکعتیں پر کہ میں کہ اگر زندہ کی جاو میں کی ان
 باپ میر تو نہ چہوڑوں میں اس نماز کو شیخ تہنیک بالمال ہے ساتھ ہمدیافہ کی کہ اس مازی لفظ
 بھی اسی حاصل ہے کہ اگر میری مان آپ زندہ ہوں باوجودیکہ او کا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت سچ
 ہوتی ہی او کی ملاقات کے تو یہی میں اس نماز کو نہ چہوڑوں اس میں رغبت دلا اس نماز کی محافظت اور
 مدد و تیر سچ اور ایابی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھی نماز منہی کی یہاں تک کہ تھی کہ چہوڑوں
 اسکو یعنی کہ بھی اور چہوڑوں او سکو منہی کہی یہاں تک کہ کہی ہم کہ پڑ میں کی اس نماز کو ف نہی
 عادت نہ نہی تو افسانہ کے او کرنے میں کہ ہمیشہ کرتی تھی واسطی اسوقت کی امت پر مانہ لازم ہوں
 جاو کہ اور حکم اسکی نہ نہی کا نہ نازل ہو اور یہ حکم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فعل کا تھا کہ اگر
 فعل الترام سے فرض ہو جاتا تھا اور اگر امت اب الزام کرن تو مستحب ہے کہ موقوف علیہ کی کہ
 یعنی واسطی ابن عمر کی نماز بیعتی ہو تم صحت کے کہا کہ نہیں کہا میں پس عمر ہی وہ ہی نہی ہی کہا
 نہیں کہا میں پس ابو بکر یعنی وہ بھی پڑ تھی کیا نہیں کہا میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہیں کہا
 کہ میں حضرت کو ہی ف ابن عمر ہی جو اس نماز کی فقی کی تو مایوں او سکی ہے کہ مراد او کی یہ تھی کہ
 میں نہ نہی ہی یا یہ کہ ان عمر کو فعل انحضرت کا نہ ہو چا ہو گا یا ہمیشہ پڑ منی کا انکار کیا کہ حضرت فی عیسیٰ شیخ
 اسبر واسطی خوف ہو جانی کی اور اصل میں یہ نماز ثابت ہی حضرت ہی بہت روایتوں ہی کہا لا
 حضرت نے کہ شک نہیں امین کہ اوہمہ کیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو چا پس ہوا یہ ہی کہ کہا جاو
 کہ مواظبت کرنے اس پر سچ ہے اور یہی مذرب اکثر علما اور شیخ کا ہے فصل بیان نمازوں
 متصرف کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نال کو وقت نماز کے ای ہال بیان کر رہو
 میر بہت امید رکھا گیا عمل کہ کیا تو فی اسلام میں یعنی کو نہ عمل پتیری پاس کہ اسکی تو اس کے بہت کہ
 تو اسکی کہ تحقیق سنی میں آواز پاوٹوں پیری کی اکی اپنی بہت میں عرض کیا ہال نے کہ نہیں کیا میں ہی عمل
 بہت امید رکھا گیا ہو نہ وہ پیری اس عمل ہے کہ تحقیق میں نہیں ہمارا کی کوئی ہمارا کی کوئی فقیر راگو

نماز صحیحہ اور مستحبہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

ادامہ

[illegible]

اس کو ہی خدا سے توفیق مل کر کئی لاکھ فرسنگ ادریس سو کر لی اور غسل افضل ہے ساتھ ساتھ دہائی کے
اکمل ہے اور ہر ماہی بینی دور کتب سے رگت میں دل با بری اور سر میں قل سوا اللہ اعظم
کو نماز تو کہتی ہیں اور ہر بخشش حاجے مراد بخش جانے کی یہ ہے کہ تو کہے ساتھ ندامت کے
اور اس گناہ کو چھوڑی اور قصد کرے کہ آئندہ کبھی نہ کرے اور تدارک کرے حقوق کا اگر اور
دوسرے کے حق میں اور بڑے حضرت فی بیہ انت بطور شد کے کہ اللہ تعالیٰ ہے اس طرح سر کا
اور بعد لفظ لذنوبہ کے یوں ہے وَمَنْ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ كَلَّمَ نَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا
وَمَنْ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ كَلَّمَ نَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا وَمَنْ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ كَلَّمَ نَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا
خَلِيفَتُهُ وَنَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا وَنَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا وَنَصْرًا عَلَى مَا كَانُوا
اوس چیز کو کہنے کا کہ اور وہ جانی میں دیکھنے کے نہیں کرتی بری فعلوں اپنی پر جاں بوجہ کہ
مجر و صا و ہوں گناہ کی توبہ کر دالی میں یہ گروہ ہے کہ خرا اہلی بخشش ہے برور کا راو کی کے طرٹ
سی اور باغ میں کہ چلتی میں او کی نیچی ہر میں ہمیشہ رہیں گی اور غنم لفظ والدین کہ پہلی آیہ میں ہی مبتدا
ہی اور لفظ اولیک کہ دوسرے آیہ میں ہی خبر اور مکمل ہی ہے والاسلطیہ کا سیمہ لکھا اور تفسیر
یہ اس مقام کو دیکھا چاہی کسی تفسیر میں دیکھی ہے کہ خدا تعالیٰ کہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ
پہنچی ان کو کوئی مصیبت نہ پہنچی تھی جیسے حضرت کو کوئی مصیبت نہ پیش آئی تو نماز پڑھتے
واسطی سے اور واسطی سے بجا لانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِظُوا
وَالصَّلَاةَ يَنْبَغِي أَيْ بَانَ وَالْوَدَّ جَابِو سَابِقَ صَبْرًا رَاكِي اور لکھا ہی علم کہ حکمت اس میں ہے کہ جب
مشغول ہو یا آدمی عباد میں ہو کہل جابای اور ہر عالم ربوب کا اور جب کہل کیا عالم ہویت لکھا تو
دنیا از خود ماکل حقیر ہو جاتی ہے پس انسان ہوتا ہی دل بہنوا دنیا کا اور ہونا اس کا پس خوش ہنر
ہوتا ہونی اس کی ہے اور خوش ہوتا ہے ہونے سے جب کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہی تو غم ہنر
تو غم نہیں صبر اور کہا ہے کہ صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پس لایا بلال کو یعنی کہ
صبح کی اس پر یا کہ صبح کے پہل کے تو نے مجھے طرفہ کے نہیں داخل سوا میں ہشت میں
کہہ کر کہ سے یعنی آواز پا پوس تیری کی اگی کہنے کہ بلال ہے یا رسول اللہ نہیں ادا نہ ہی بینی
کہے کہ کہ میں بینی دور کعتیں اور نہ میں پہنچا چکو ہو غم ہونا کہی کہ کہ وضو کیا بینی وقت اور اختیار
لکھا بینی یہ کہ اللہ کے لئی ہے دور کعتیں میں یعنی لازم کہن بینی اپنی پر دور کعتیں اور وضو نہ کے
اور نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد انہیں دو چیزوں کی پہنچا تو اس درجہ کہ کہ پہنچا
یعنی حضرت فی بلال کو اگی کہ دیکھا بطور خدا و من کے سبب اس کا بوجہ کہ کو فاعل تو سے کیا ہے

کہ اوسکی سبب سے ساتھ اس خدمت خاص کے متبرک ہوا پس اس کے جلی سے مراد وہ ہے اور ظاہری اسکی اپنی
 دست برداری اسکی کہ کسی نے کو بھی یہ رتبہ نہیں ہوگا کہ حضرت یہ بقیہ بجای چہ جاگونی استی اور سبب
 دو چیزوں کی یعنی ہمت و وضو کی اور نماز پرستی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہیں صبر اور فرما رہو
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ وہاں ہو سکے کسی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی نبی آدم کے لئے
 دینی یا دنیوی سے پس حاجی کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت ادا کرے ہر رتبہ کے دو
 ہر تعریف کری اللہ تعالیٰ پر اور درود بھیجے ہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسی لا الہ الا اللہ للہ
 التکرم سبحان اللہ رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين استغفارک مصححات
 رحمتک و عترتک و الغنیة من کل شیء والسلامة من کل الهم
 تادع عن ذنبنا الا فخرنا ولا لها الا فخرنا ولا حاکمہ ہی لك رضاء اذ قضیتنا
 یا ان حسم الذل کما حیث یعنی نہیں کوئی معبود مگر اللہ و یا بخشش کرنا لاماک سے اللہ و درود و گار عرش کرے
 اور ساتھ تعریف واسطی اللہ کے ہی کہ ہر درود کا کار نامہ ہوں گا ہی سوال کرنا ہوں جس عمل کے سبب سے
 رحمت تیری ہوں اور یا مکتا ہوں عمل کے حاصل اور لازم ہو سبب اپنی بخشش تری اور فائدہ مکتا ہوں
 نیز نیکی سے اور یا مکتا ہوں گناہ سے نہ پھر مرتے کی کوئی گناہ مگر کہ بخش دی تو اوسکو اور جو کوی
 مگر کہ کہو لا یغنیہ دور کردے اوسکو اور پھر کوی حاجت کہ ہو وہ ہے پس بند مگر کہ رو کر تو اوسکو
 بہت رحم کرنا الی حسب رسم کرنا الوسیف حاکم کے روائت میں بعد میں کل برکی ہمہ جملہ زیادہ آیا
 فی الغنیة من کل الهم یعنی اور یا مکتا ہوں تجھ سے سجاوہ گناہی اور افضل یہی کہ اس میں درود و
 النجات کا ہے اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتی ہیں اور کہا میں حجرتی کہ مستحب ہے قصد کرنا سستی کی
 صبح کو حاجت اپنی کی لینی ہر حاجت ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوی صبح کو حاجت کی دن
 صبح طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلعت کس میں میں ضامن ہوں واسطی رو اسوئے او سکی کی صبح اور حاجت
 مؤلفہ قرآن کی تو یہ نماز تیری کہ ترکیب اسکی حدیث شریف میں یوں آئی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی جو کوی حاجی یا در نماز قرآن کا پس جب ہو رات جمعہ کی تو اگر اوٹھ سکے تہائی رات اخیر
 میں تو اوٹھی اسکی کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ہے کہ حاضر ہونی میں اس میں فرشتے اور وہ دعا
 اس میں قبول کیجاتی ہے اور جو نہ کر سکے یہ یعنی اس وقت نہ اوٹھ سکے تو اوٹھی آدھی رات میں اور جو
 یہ نہ کر سکے تو اوٹھی آدھی رات میں ہر جو یہ نہ کر سکے پس اوٹھی اول رات میں اور ہر جاہ
 کہ میں نے پہلی رکعت الحمد اور سورہ یس اور سورہ النہر اور سورہ حم الدخان اور سورہ یس
 اور انم نزل کہ مراد سورہ مجیدہ ہی اور جو تہی من النہر اور سورہ النہر پس فراغت پادے

رواہ الزیلعی

الحمد لله رب العالمين
 والصلوة والسلام
 على سيدنا محمد وآله
 الطيبين الطاهرين

جسد میں دوین دس بار پڑھا اور کھڑکے سجید میں چوبیس دس بار پڑھا اور کھڑکے سیرت میں انتہی تکرار
 میں عباس سے منقول ہے کہ اس طے میں پیر سو مرتبہ بڑی اہم الکھڑکے اور العصر اور کل لہ اور کل ہوا
 پور بعضی روایت میں تو از لزلۃ الارض اور والعدایات اور آذایا اور سورہ انعام میں آئی میں اور
 یہ سب بات مجددین میں التجات پہلی شری بخلاف اور راکان کے اور جلال الدین سیوطی سرہی لکھی ہیں
 احمدی کہ بڑی صلوة التبیح میں پہلی سلام کے بعد دعا اللھم انی اسئلك تقوی اھل الفہم والحق والحق
 الذین و متابعی اھل الذی بکرم و شکر اھل التضرع بعد اھل التشیبہ و طلب اھل الغیثہ
 و تبعہ اھل الفجر و غفران اھل العلم حتی اسئلك اللھم انی اسئلك تخافہ شجرہ عن حمارہ
 حتی اسئلك بطاعتک عملاً انت حتی بلہ رضاك و حتی انا صیحاك بالتوبۃ عن فامینك و حتی اعلم
 انك اللطیف بخباء منك و حتی انك تمل علیك فی الامون یكفها و حسن الظن بك سیدنا
 خالق التوید بآنت حم لناؤد اق اعظم لنا انك علی كل شیء قادیون یمینك یا انك حم التوید
 اور عبد الغیزین داور رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنی یہ صلوة التبیح
 حتمان زاہدی لکھا ہے کہ غزلیہ میں کئی چیز منع سختی اور غم کی بھی مثل صلوة التبیح اور اکثر الامون
 اور زکریا اسیر علی لہی اور تیسرے بڑے اسکا حرمہ کو دو ہر دہلی اور اگر اس میں احتیاج ہو
 تو اون سجدوں میں سب بات بڑی کہ عین موسیٰ زیادہ ہو جاوین کی اور درجہ اعتدال کا ہو
 کی لہی یہی کہ بڑا کری اس نماز کو سرجہ میں جنانہ علی عبد اللہ بن عباس کا اسیر تھا کہ بڑی ہو
 سو مرتبہ جو غم کو سو مرتبہ حرمہ فتح اور گناہوں پر ہر نی کہ سناسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 کو کہ قرانی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاوے گا ساتھ اسکی ہندہ دن قیامت کی اعمال اور
 نماز اسکی ہے پس اگر درست ہو نماز یعنی صحیح اور اسکو یا مقبول ہو تو مخلص ہو
 ہو اور اگر فاسد ہو نماز یعنی صحیح اور اسکو یا مقبول ہو تو مخلص ہو اور نجات ہو اور
 ہو لہذا میں نے او کی غیر صحیح یا غیر مقبول تو تحقیق فاسد ہو یعنی ثواب ہے اور زیادہ
 یعنی واقع ہوئی خدا کے پس اگر ناقص ہو نماز فرض میں سی کچھ چیز یعنی کوی فرض نماز
 یا سنت ہو کہ وہ فرماوے گا اسد رکعت والا اور لہذا میں نے فرشتوں کو دیکھو کہ سی واسطی بندی میر
 کہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال میں پس بعد کیجاوے کی ساتھ اسکی وہ چیز کہ ناقص
 میں سے یعنی مقدار اسکی ہر سو کی باقی عمل اسکی اسی طور پر اور ایک بات میں ہر رکعت
 اس کے ہر ایک خدا کے اعمال ہے طور پر اور روایت میں آیا ہے کہ اول جو قیامت میں حکم کیا
 در میان بند و گنہگاروں کا وجہ تطہیر ہے ان دونوں مدتوں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقو

کر گرداننا ہے اللہ تعالیٰ حواس و اعضا و سکنی و صلیہ رضا اپنے کا بسین ہستہ
 جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہی او کو گویا کہ ہستہ ای ساتھ او سکی الخ اور بعد
 بے پیرہینے کہی کہی گرداننا ہی اللہ تعالیٰ بلطانی جب ہے کو غالب او سیر ہر ان ملک کہ نہیں دیکھتا کروہ
 چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اور نہیں ہستہ اوہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے
 اللہ بیانا او میں بدو کار اور کار ساز ہوتا ہے سب اور نصیر اور راہتہ اور بانوں او سکیلو او پھر
 کہ نہیں پسند کرتا او کو حاصل ہیم کہ بسبب ادای خود اقل کے بعد او کرے خواہیض کے نہایت قرب الہی
 حاصل ہوتا ہی او کتاب شرح الصدور میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی

برہی بعد خیر کی جہت کے شب عین و رکعت اور پڑھی ہر رکعت
 میں سورہ فاتحہ ایک ایک بار اور سورہ اذان رکعت
 بندران بار تو آسان کرتا ہے او سیر اللہ تعالیٰ جانے
 اور پناہ دیتا ہی اوی ہذا قبری اور آسان
 کرے او کو کدر قابل مراد ہے قیامت
 کو الیم بعد او لا و آخر اظہار
 و الحمد للہ صلی اللہ علی خیر
 خلقہ محمد الیہ صلا
 و سلم
 اجملین
 رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تم

ع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِفَضْلِ خَالِقِ دُجَاهَانِ وَأَمْرِ كَرْنِ فَخْجَانِ بَارِدِ دُومِ اَزْ تَضْفِيفَاتِ عَالِمِ بِعَمَلِ فُقَيْمِ بِنِ اِل



بِاِتْمَامِ رَحْمَتِ غَفُورِ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَطْبَعُ مَدْرَسَةِ خُدَايِ زَمَانِ جَنَابِ مُسْتَطَابِ مَعْلَى الْقَتَابِ

فہرست کتابت نظام عثمان الفروس

۴

صفحہ ۱ بیان معاصر متعلقہ نثر زبان و سبب ایک مقدمہ اور ۱۵ تفصیلیں ہیں

۱	۱۲	۱۲	۱۲
۲	۱۳	۱۳	۱۳
۳	۱۴	۱۴	۱۴
۴	۱۵	۱۵	۱۵
۵	۱۶	۱۶	۱۶
۶	۱۷	۱۷	۱۷
۷	۱۸	۱۸	۱۸
۸	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۲۰	۲۰	۲۰
۱۰	۲۱	۲۱	۲۱
۱۱	۲۲	۲۲	۲۲
۱۲	۲۳	۲۳	۲۳
۱۳	۲۴	۲۴	۲۴
۱۴	۲۵	۲۵	۲۵
۱۵	۲۶	۲۶	۲۶
۱۶	۲۷	۲۷	۲۷
۱۷	۲۸	۲۸	۲۸
۱۸	۲۹	۲۹	۲۹
۱۹	۳۰	۳۰	۳۰
۲۰	۳۱	۳۱	۳۱
۲۱	۳۲	۳۲	۳۲
۲۲	۳۳	۳۳	۳۳
۲۳	۳۴	۳۴	۳۴
۲۴	۳۵	۳۵	۳۵
۲۵	۳۶	۳۶	۳۶
۲۶	۳۷	۳۷	۳۷
۲۷	۳۸	۳۸	۳۸
۲۸	۳۹	۳۹	۳۹
۲۹	۴۰	۴۰	۴۰
۳۰	۴۱	۴۱	۴۱
۳۱	۴۲	۴۲	۴۲
۳۲	۴۳	۴۳	۴۳
۳۳	۴۴	۴۴	۴۴
۳۴	۴۵	۴۵	۴۵
۳۵	۴۶	۴۶	۴۶
۳۶	۴۷	۴۷	۴۷
۳۷	۴۸	۴۸	۴۸
۳۸	۴۹	۴۹	۴۹
۳۹	۵۰	۵۰	۵۰
۴۰	۵۱	۵۱	۵۱
۴۱	۵۲	۵۲	۵۲
۴۲	۵۳	۵۳	۵۳
۴۳	۵۴	۵۴	۵۴
۴۴	۵۵	۵۵	۵۵
۴۵	۵۶	۵۶	۵۶
۴۶	۵۷	۵۷	۵۷
۴۷	۵۸	۵۸	۵۸
۴۸	۵۹	۵۹	۵۹
۴۹	۶۰	۶۰	۶۰
۵۰	۶۱	۶۱	۶۱
۵۱	۶۲	۶۲	۶۲
۵۲	۶۳	۶۳	۶۳
۵۳	۶۴	۶۴	۶۴
۵۴	۶۵	۶۵	۶۵
۵۵	۶۶	۶۶	۶۶
۵۶	۶۷	۶۷	۶۷
۵۷	۶۸	۶۸	۶۸
۵۸	۶۹	۶۹	۶۹
۵۹	۷۰	۷۰	۷۰
۶۰	۷۱	۷۱	۷۱
۶۱	۷۲	۷۲	۷۲
۶۲	۷۳	۷۳	۷۳
۶۳	۷۴	۷۴	۷۴
۶۴	۷۵	۷۵	۷۵
۶۵	۷۶	۷۶	۷۶
۶۶	۷۷	۷۷	۷۷
۶۷	۷۸	۷۸	۷۸
۶۸	۷۹	۷۹	۷۹
۶۹	۸۰	۸۰	۸۰
۷۰	۸۱	۸۱	۸۱
۷۱	۸۲	۸۲	۸۲
۷۲	۸۳	۸۳	۸۳
۷۳	۸۴	۸۴	۸۴
۷۴	۸۵	۸۵	۸۵
۷۵	۸۶	۸۶	۸۶
۷۶	۸۷	۸۷	۸۷
۷۷	۸۸	۸۸	۸۸
۷۸	۸۹	۸۹	۸۹
۷۹	۹۰	۹۰	۹۰
۸۰	۹۱	۹۱	۹۱
۸۱	۹۲	۹۲	۹۲
۸۲	۹۳	۹۳	۹۳
۸۳	۹۴	۹۴	۹۴
۸۴	۹۵	۹۵	۹۵
۸۵	۹۶	۹۶	۹۶
۸۶	۹۷	۹۷	۹۷
۸۷	۹۸	۹۸	۹۸
۸۸	۹۹	۹۹	۹۹
۸۹	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

کلمات کفر کے بیان میں

۲۱ اوں گمانوں کے بیان میں جو مخصوص سے متعلق ہیں اور ان میں ۵ تفصیلیں ہیں

۱	۳۳	۳۳	۳۳
۲	۳۴	۳۴	۳۴
۳	۳۵	۳۵	۳۵
۴	۳۶	۳۶	۳۶
۵	۳۷	۳۷	۳۷
۶	۳۸	۳۸	۳۸
۷	۳۹	۳۹	۳۹
۸	۴۰	۴۰	۴۰
۹	۴۱	۴۱	۴۱
۱۰	۴۲	۴۲	۴۲
۱۱	۴۳	۴۳	۴۳
۱۲	۴۴	۴۴	۴۴
۱۳	۴۵	۴۵	۴۵
۱۴	۴۶	۴۶	۴۶
۱۵	۴۷	۴۷	۴۷
۱۶	۴۸	۴۸	۴۸
۱۷	۴۹	۴۹	۴۹
۱۸	۵۰	۵۰	۵۰
۱۹	۵۱	۵۱	۵۱
۲۰	۵۲	۵۲	۵۲
۲۱	۵۳	۵۳	۵۳
۲۲	۵۴	۵۴	۵۴
۲۳	۵۵	۵۵	۵۵
۲۴	۵۶	۵۶	۵۶
۲۵	۵۷	۵۷	۵۷
۲۶	۵۸	۵۸	۵۸
۲۷	۵۹	۵۹	۵۹
۲۸	۶۰	۶۰	۶۰
۲۹	۶۱	۶۱	۶۱
۳۰	۶۲	۶۲	۶۲
۳۱	۶۳	۶۳	۶۳
۳۲	۶۴	۶۴	۶۴
۳۳	۶۵	۶۵	۶۵
۳۴	۶۶	۶۶	۶۶
۳۵	۶۷	۶۷	۶۷
۳۶	۶۸	۶۸	۶۸
۳۷	۶۹	۶۹	۶۹
۳۸	۷۰	۷۰	۷۰
۳۹	۷۱	۷۱	۷۱
۴۰	۷۲	۷۲	۷۲
۴۱	۷۳	۷۳	۷۳
۴۲	۷۴	۷۴	۷۴
۴۳	۷۵	۷۵	۷۵
۴۴	۷۶	۷۶	۷۶
۴۵	۷۷	۷۷	۷۷
۴۶	۷۸	۷۸	۷۸
۴۷	۷۹	۷۹	۷۹
۴۸	۸۰	۸۰	۸۰
۴۹	۸۱	۸۱	۸۱
۵۰	۸۲	۸۲	۸۲
۵۱	۸۳	۸۳	۸۳
۵۲	۸۴	۸۴	۸۴
۵۳	۸۵	۸۵	۸۵
۵۴	۸۶	۸۶	۸۶
۵۵	۸۷	۸۷	۸۷
۵۶	۸۸	۸۸	۸۸
۵۷	۸۹	۸۹	۸۹
۵۸	۹۰	۹۰	۹۰
۵۹	۹۱	۹۱	۹۱
۶۰	۹۲	۹۲	۹۲
۶۱	۹۳	۹۳	۹۳
۶۲	۹۴	۹۴	۹۴
۶۳	۹۵	۹۵	۹۵
۶۴	۹۶	۹۶	۹۶
۶۵	۹۷	۹۷	۹۷
۶۶	۹۸	۹۸	۹۸
۶۷	۹۹	۹۹	۹۹
۶۸	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

تباہوں کے میں ان کی جزا و صل کو معاف نہ کیا ہاں ہی نبی اللہ کے آپ نے زبان اپنی پر کے فرمایا کہ اسکو روکے رہو اتنی اس حدیث سے نہت بڑا فائدہ خاموشی کا ثابت ہوا کہ سبب چپ رہنے کے اور روکے زبان کے ایسا نور آدمی کے قلب میں آجاتا ہی کہ اس کے سبب سے سب عبادات و ایمان کی باتیں بن پڑتی ہیں اور ترجمہ می نے روایت کی ہی کہ جناب ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی سب اعضا زبان کی تعظیم اور خوشامد کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا ہے ذرتی رہیو ہم سے معاملہ بن ہم پر سے ساتھ میں اگر تو سید ہی بیگی ہم ہی سید ہے رہینگے اور جو تو تیر تیری جا بگی ہم ہی تیر سے ہو جائینگے انتہی یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ زبان کے روکے رہنے سے سب اعمال درست ہو جاتے ہیں زبان کے روکنے سے سب خرابیاں لازم آتی ہیں یہی نے روایت کی ہی کہ جناب ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ آدمی کا سبب چپ رہنے کے بہتر ہی ساتھ برس کی عبادت سے یعنی بیشتر اوقات آدمی کے چپ رہنے میں ساتھ برس کی عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہی اور یہی نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ تم لازم پکڑو بہت چپ رہنے کو کہ بہت چپ رہنا شیطان کو دفع کرتا ہی اور ترجمہ میں مددگار ہوتا ہی اور یہی نے روایت کی ہی کہ جناب ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں بہت بہت ملکی ہیں اور ترزاوی اعمال میں بہت ہماری بہت چپ رہنا اور خوش قسمتی اس ذات پاک کی کہ میری جان و سکہ اختیار میں ہی خلائی نے ان دونوں کو عمل نہیں کیا ف پیہرے یہ مراد ہی کہ کرنے میں اس کے کچھ بوجہ نہیں پڑتا کرنا اور محاذ شہر نہیں نام احمد اور ترجمہ میں اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جناب ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع منی شیئاً من الخصال یا من غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اجیار العلوم میں لکھا ہی کہ کلام کی چار قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسمیں بالکل ضرری اور کچھ منفعت نہیں اور ایک جسمیں نہ ضرری نہ منفعت ہی اور ایک جسمیں کچھ ضرری اور کچھ منفعت اور ایک وہ جس میں بالکل منفعت ہی اور کچھ ضرر نہیں سو جس کلام میں بالکل ضرر ہو اور کچھ منفعت ہو اس کو تو بچا ہی چاہیے اور جس کلام میں کچھ منفعت اور کچھ ضرر ہو اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اس واسطے کہ وقع ضرر مقدم ہی حاصل کرنے منفعت پر ایک آدمی کو ایک جگہ پر کچھ روپیہ ملنے والا ہو اور کچھ معزنی

صح حنفی

صح حفاظ

صح حنفی

صح حنفی

صح حنفی

تفسیر جامعہ
راغب فی اللہ
در معنی
و تفسیر جامعہ
در معنی

بہائی کا گوشت کھانے خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس سے بچنے کی توفیق دے یہی ہے روایت کی ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زیادہ بُری ہے زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 کس طرح غیبت زیادہ بُری ہے زنا سے آپ نے فرمایا آدمی جو زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے خدا اسے بخش دیتا ہے
 اور غیبت کرنے والا بخشا نہیں جاتا جتنا کہ وہ شخص نہ بخشنے جسکی غیبت کی ہے یعنی غیبت حق العبد ہی اور حق
 گناہوں میں یہ بڑی شوری کی بات ہے کہ جب تک صاحب حق نہ بخشنے بخشنے نہیں جاتے اور ابو داؤد نے
 روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گزرا میں کچھ لوگوں پر کہ ناخون کے
 تانبے کے تھے اور وہ اپنے مونہوں کو اپنے ناخون سے کھسکے تھے تھیں جب پرل سے پوچھا کہ یہ لوگ
 لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کھاتے ہیں گوشت آدمیوں کا اوڑھتے ہیں انکی آبرو میں
 یعنی غیبت کرتے ہیں اور یہی پہنچنے نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایہ کی ہے
 کہ دو شخصوں نے نماز ظہر عصر کی پڑھی روزہ دونوں روزہ تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر
 آپ نے فرمایا کہ تم وضو پھر کرو اور نماز پڑھو اور یہ روزہ تو اپنا قائم رکھو اگر اسکے بدلے ایک روزہ اور دو چھو
 اون دونوں نے عرض کیا کہ کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تم نے فلا نے کی غیبت کی اتنی اس حدیث
 ہی بہت بڑی غیبت کی متحقق ہوتی ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب غیبت کرنے کے کفار
 وضو و نماز و روزہ کا حکم فرمایا اور اسی سبب فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ غیبت کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا
 اور روزہ بھی شد مکروہ ہو جاتا ہے اسی وضو مکروہ ہے چونکہ اون دونوں نے نماز پڑھی تھی اسی لیے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عادہ نماز کا بھی حکم فرمایا اور سفیان ثوری کہ مجتہدین میں سے ہیں اس بات کے قائل
 ہیں کہ غیبت سے روزہ بالکل ٹوٹ جاتا ہے صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 صحابہ سے پوچھا جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور رسول اس کا خو جائنا
 آپ نے فرمایا کہ غیبت اسے کہتے ہیں کہ اپنے مسلمان بہائی کے پیچھے ایسی بات بیان کرے کہ جو اسکے سامنے
 ذکر کرے تو وہ برا مانے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ بات سہیں ہو آپ نے فرمایا کہ وہ بات سہیں ہو
 تب ہی غیبت ہے اور جو نہ تو بہتان ہے یا اکثر آدمیوں کو گمان یہ ہوتا ہے کہ غیبت اسکو کہتے ہیں کہ

ح ح ف و

احادین

ح ح ف و

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

احادین

کسی مسلمان کے کچھ برائی اور کئی چھوٹی کرے سو یہ بات غلط ہے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت
 حقیقت غیبت کی اتنی ہی کچھ چھپے مسلمان نہاں کے کوئی وصف اور سکا ایسا بیان کرے کہ جو اسکے
 سامنے بیان کرے تو وہ بُرا مانے مثلاً اگر ایک شخص حقیقت میں کانا جو اگر کوئی شخص بر واد کے کانا
 کہے گا تو وہ بُرا مانے گا چنانچہ آدمی چھپے اوسے کانا کہے غیبت موعائے کی جھوٹ مونا اور وصف کا نظر
 ہی اگر چھوٹی بات کہے گا تو علاوہ اس بات کے کہ ایک مسلمان کے چھپے اور کئی برائی کی گنجائش اور بہتان
 کا بھی اوسکے فمے عائد ہو گا مسئلہ اگر کوئی شخص سبکی غیبت میں کہے کہ فلا نے کانا کھا تو ایسا ہی جیسا کہ
 یا مکان ایسا ہی جیسا یا خانہ یا بیٹا اوسکا بہت چلبے ادب ہی یا باپ اوسکا بہت منحوس تو یہ بھی
 غیبت ہو جائیگی ہوا سطر کہ غیبت جس طرح آدمی کی ذاتی اوصاف سے ہوتی ہے اوسکے لگاؤ کی چیز
 اوصاف سے بھی ہوتی ہے جب کوئی ایسا وصف بیان کرے کہ اگر اوسکے سامنے کہے وہ بُرا مانے بلکہ
 اس قسم میں کہی ایک غیبت میں دو عبتیں ہو جاتی ہیں مثلاً اگر زید کے باپ کی بُرائی کی یا بیٹے کی اور دونوں
 مسلمان میں اور لوگ اوس وقت متعین جان لیں تو یہ غیبت نیک ہی ہوتی اور اوسکے باپ یا بیٹے کی بُرائی
 مسئلہ جس طرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارے سے بھی ہوتے ہیں مثلاً اگر کسی کا نام لیکر ایک ایکہ نہ کر لی
 اس اشارے کے لئے کہ وہ کانا ہی یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اوسکے ٹھنگے ہونیکا یا مونے ہونے کا اثر
 اگر جو وہ مطلع ہو تو بُرا مانے یہ بھی غیبت ہو جائیگی ابن ابی الدنیا اور ابن دویہ نے روایت کی ہے حضرت عائشہ
 سے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت کے ٹھنگے ہونیکا ہاتھوں سے اشارہ
 کیا آپ نے فرمایا کَفَرًا عَتَبْتُهَا یعنی تم نے اوسکی غیبت کی مسئلہ غیبت قلم سے بھی لکنا جائز نہیں
 خط میں لکھے خواہ کتاب میں ہوا سطر کہ لَقَدْ كَذَبَ الْكَاذِبُ لَيْسَ بِمُحَمَّدٍ بِمَنْ هُوَ یعنی قلم ہی ایک زبان ہی مسئلہ غیبت
 کا سنا ہی جائز نہیں ہے والا بھی یک غیبت میں ہو جانا ہی سننے والے کو چاہیے کہ غیبت کرنے والے کو
 حاف منع کر دے کہ منع کرنا موجب ثواب ہے اور نہ روکنا موجب عذاب امام احمد اور طبرانی نے روایت
 کی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روک دے اللہ تعالیٰ پر حق ہے اوسکو
 دوزخ سے آزاد کرے ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان

بہت چھپے اور کئی برائی

۷۷
 مثلاً اگر کسی نے
 کہا اوسکا بیٹا

۷۸
 اگر کوئی شخص
 کسی شخص کی غیبت
 میں کہے کہ فلا نے

۷۹
 اگر کوئی شخص
 کسی شخص کی غیبت
 میں کہے کہ فلا نے

مسلمان کی مدد کرے گا ایسی جگہ جہاں اسکی حرمت کا ہتک ہو اور آبرو میں نقصان آوے تو نہایت
 اسکی مدد کرے گا ایسی جگہ جہاں اسکی مدد ضروری نہ تھی آخرت میں اور جو مسلمان کسی مسلمان
 مدد کرے ایسی جگہ جہاں اسکی بڑھکان نقصان ہو اور متبک حشر ہو تو خود تعلقہ عالی اسکی مدد کرے گا وہاں
 جہاں اسکی مدد ضروری مسئلہ چند صورتوں میں غیبت جائز ہے یا منظر بلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے
 واسطے دفع ظلم اسکی مثلاً اگر حاکم یا اہلکار نے کسی ظلم کیا یا کچھ مال جن میں لیا یا کچھ غرق کی تو اس شخص کو جائز
 کہ اسکی غیبت میں بادشاہ سے یا حاکم سے جاکر اسکی ظلم کا حال بیان کرے اور انصاف چاہے ۲ اگر ایک
 شخص کسی بری بات اور گناہ پر مطلع ہو اور ایسے شخص سے اسکی غیبت میں اس بات کا ذکر کرے کہ
 اسکی حکم سے یا سمجھانے سے وہ شخص اس گناہ سے باز آجیگا تو ایسی غیبت بھی نیت مٹا دے اس
 گناہ کے جائز ہے ہم بوقت پوچھنے مسئلہ کے حقیقت حال بیان کرنے کے لیے ہی غیبت جائز ہے میں
 ہی کہ ہند ابو سفیان کی جو روئے جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابو سفیان کو نہج لے ہی اتنا
 مجھ خرچ نہیں دیتا کہ مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو میں اسکی مال میں بغیر جاننے اسکی کچھ لے لو
 آپ نے فرمایا کہ لے لو جس قدر تمہیں اور تمہاری اولاد کو موافق دستوں کے کفایت کے اتنی سو ہر روز
 حال انکہ ابو سفیان کو بخیل اور ندینے والا خرچ بقدر کفایت کے اپنی عیال کو اسکی غیبت میں کہا لیکن
 جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منع کیا اور جہر کا نہیں ہی جہت سے کہ مسئلہ پوچھنے کے
 اونسے یہ بات بیان کی تھی ہم مشورہ بتانے میں بعض خیر خواہی مشورہ پوچھنے والے کی بھی بیان
 حال کے لیے غیبت جائز ہے صحیح مسلم میں ہی کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں
 عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم مجھے پیغام نکاح کا دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو لا اھی ہند ہے
 نہیں اتنا رہا ہی یعنی عورتوں کو ہیبت ناک کرتا ہی اور معاویہ غیلس بے مال ہی تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے
 انتہی سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض مشورہ بتانے کے پیچھے ابو جہم اور معاویہ کے اوکے حال
 بیان کیے اور اسی طرح جب مقصود ایک حال بیان کرنے سے خیر خواہی ایک مسلمان کی اور دفع ضرر ہو
 تو غیبت جائز ہے مثلاً ایک شخص ایک نوکر رکھنا چاہتا ہو اور وہ نوکر بد دیانت ہو تو اسے کہہ دینا کہ یہ

بیان صورتوں
جواز غیبت کا۱۔ صورتیں جو غیبت کی
مطابق حیا و العیو سے
کسی گناہ میں اور نہ ہو
اور ہی اثر سے۲۔ نفقات و
مال کی۳۔ غیبت کی
دفعہ ۱۱۴۔ غیبت کی
دفعہ ۱۲۵۔ غیبت کی
دفعہ ۱۳۶۔ غیبت کی
دفعہ ۱۴

اوسکی تعریف کے اور اوسکے لیے دعا خیر کے

فصل سوم جھوٹ کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا يَكْفُرُ الْكَافِرُ بِالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ترجمہ جھوٹ بات ہی لوگ بناتے ہیں جو ایمان نہیں رکھنے امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر خصلت مسلمان آدمی کی عادت ہو سکتی ہے سوای خیانت اور جھوٹ کے یعنی ایمان اور خیانت اور جھوٹ میں نہایت ضد ہی ایمان کے ساتھ جھوٹ اور خیانت جمع نہیں ہو سکتی صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم سچ کو بیشک سچ ہدایت کرتا ہی طرف نیکو کاری کے اور نیکو کاری پونچانی ہی جنت کو اور حشرہ آدمی سچ بولتا ہی اور وہ بیان کہتا ہی سچ کا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہی اور سچ رہو تم جھوٹے بیشک جھوٹ پونچاتا ہی طرف نیکو کاری کے اور برکاری پونچانی ہی طرف دوزخ کے اور حشرہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور قصد کرتا ہی جھوٹ یہاں تک کہ لکھ لیا جاتا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا اور صحیح ترمذی میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہی فحشرہ اس سے کوس بہر دور ہو جاتا ہی بسبب جھوٹ کے جو اوسکے منہ سے نکلتی ہی صحیح بخاری میں ہے ایک حدیث طویل میں جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ جب نبیل اور میکائیل کا لہجہ نا اچھا ہو خواب میں اور چند عجائبات کا دکھانا آپ نے دیکھا کہ ایک شخص شہابی اور ایک شخص کہڑا ہی اور اوسکے ہاتھ میں ایک لوت کا انگڑا ہی اور اس انگڑے کو اس بیٹے کے منہ میں ڈال کے ایک طرف کا کلمہ اوسکا چیرتا ہی پشت تک پہراوسے انگڑے کو نکال کے دوسرے کلچ میں ڈال کر اوسکو بھی پشت تک چیرتا ہی اور اتنی ہی زمین پہلا کلمہ اوسکا بہر جاتا ہی اور درست عجائبات ہی پھر انگڑا نکال کے اوس کے میں ڈالتا ہی اور پہراوسے طرح کرتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہی حضرت جبریل و حضرت میکائیل نے بوقت شرج جملہ عجائبات کے بیان کیا کہ یہ کذاب ہی کہ جھوٹ بات کہتا ہی اور اوسکی جھوٹی بات عالم میں مشہور ہو جاتی ہی تو اوسکو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوگا مسلمان چند صورتوں میں

۱۱۱ جھوٹ

۱۱۲ جھوٹ

۱۱۳ جھوٹ

۱۱۴ جھوٹ

۱۱۵ جھوٹ

جہوٹ بولنا جائز نہی کسی مسلمان کی جان یا مال یا آبرو بچانے کے لیے مثلاً ایک ظالم ایک مسلمان کے قتل کا یا عجزت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ مسلمان کسی کے گھر میں چھپ رہا ہو اور ظالم اس سے پوچھے تو اس شخص کو یہ کہنا چاہئے کہ میرے گھر میں نہیں ہی اور اسی طرح کسی مسلمان کا مال اس شخص کے پاس ہو اور کوئی ظالم اس مال کو غصب کیا جا رہا ہو تو شخص کہہ دے کہ وہ مال میرے پاس نہیں ہی بلکہ ایسی صورت میں جہوٹ بولنا واجب نہی اور سچ بولنا جائز نہی اور اپنی جان و مال و آبرو کے بچانے کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی مثلاً ایک ظالم سے خوف ہو اس بات کا کہ اگر وہ جان لیگا لاس سے اور زبرد سے دوستی ہی تو اسے قتل کرے گا یا بے عزت کرے گا اور اس سے بچنے کے لیے حقیقت میں زبرد سے اور اس سے دوستی ہو تو یہ اس کا کر کے اور کہہ دے کہ مجھے دوستی نہیں اور اسی طرح یہ بچانے کے لیے اگر ظالم میرے مال پر مطلع ہو گا تو چھین لیا تو اپنے مال کو نہ ہلا دے اور کہہ دے کہ میرے پاس نہیں ہی تم اپنے گناہ کے چھپانے کے لیے یہی جہوٹ بولنا جائز نہی بلکہ واجب نہی لہذا گناہ کا جائز نہیں ہی کسی شخص سے زنا واقع ہوا ہو اور کوئی شخص اس سے پوچھے تو یہ کہہ دے کہ میں نے نہیں کیا انکار گناہ کا دوسرا گناہ ہی حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے ترہوان ناپاک کاموں سے جن سے منع کیا ہی خلیہ تعالیٰ نے پہرہ کسی سے کوئی ایسا کام ہو جو تو چھپائے اسے خدا کے پردے سے تم دو مسلمانوں میں صلح کرنے کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی مثلاً ایک کے سامنے جا کے دوسرے کا حال بیان کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتے تھے اور اپنے قصو کا اقرار کرتے تھے اور ہر طرح کی باتیں کہ جس میں شخص نے غی بوجا دے دیکر کے سامنے بھی جا کے ایسی تقریریں کرے حال آنکہ دونوں نے ایسی باتیں نہی ہوں بلکہ ہر ایک نے دوسرے کو برا کہا ہو تو ایسا جہوٹ ہی جائز نہی بلکہ ثواب کی بات ہی دروغ معلوم ہے نیز یہ از راستی فقہہ انگیز سے ایسی ہی صورتیں مراد ہیں جو محققین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو دانا نہیں ہی جو دریاں آدمیوں کے صلح کے لیے اور کہہ بھلی بات اور نسبت کرے بھلی بات تم لڑائی میں شج کے واقعہ کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی محققین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے غی بوجا دے دیکر کے سامنے بھی جا کے

سج ع

جہوٹ بولنا جائز نہی کسی مسلمان کی جان یا مال یا آبرو بچانے کے لیے مثلاً ایک ظالم ایک مسلمان کے قتل کا یا عجزت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ مسلمان کسی کے گھر میں چھپ رہا ہو اور ظالم اس سے پوچھے تو اس شخص کو یہ کہنا چاہئے کہ میرے گھر میں نہیں ہی اور اسی طرح کسی مسلمان کا مال اس شخص کے پاس ہو اور کوئی ظالم اس مال کو غصب کیا جا رہا ہو تو شخص کہہ دے کہ وہ مال میرے پاس نہیں ہی بلکہ ایسی صورت میں جہوٹ بولنا واجب نہی اور سچ بولنا جائز نہی اور اپنی جان و مال و آبرو کے بچانے کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی مثلاً ایک ظالم سے خوف ہو اس بات کا کہ اگر وہ جان لیگا لاس سے اور زبرد سے دوستی ہی تو اسے قتل کرے گا یا بے عزت کرے گا اور اس سے بچنے کے لیے حقیقت میں زبرد سے اور اس سے دوستی ہو تو یہ اس کا کر کے اور کہہ دے کہ مجھے دوستی نہیں اور اسی طرح یہ بچانے کے لیے اگر ظالم میرے مال پر مطلع ہو گا تو چھین لیا تو اپنے مال کو نہ ہلا دے اور کہہ دے کہ میرے پاس نہیں ہی تم اپنے گناہ کے چھپانے کے لیے یہی جہوٹ بولنا جائز نہی بلکہ واجب نہی لہذا گناہ کا جائز نہیں ہی کسی شخص سے زنا واقع ہوا ہو اور کوئی شخص اس سے پوچھے تو یہ کہہ دے کہ میں نے نہیں کیا انکار گناہ کا دوسرا گناہ ہی حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے ترہوان ناپاک کاموں سے جن سے منع کیا ہی خلیہ تعالیٰ نے پہرہ کسی سے کوئی ایسا کام ہو جو تو چھپائے اسے خدا کے پردے سے تم دو مسلمانوں میں صلح کرنے کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی مثلاً ایک کے سامنے جا کے دوسرے کا حال بیان کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتے تھے اور اپنے قصو کا اقرار کرتے تھے اور ہر طرح کی باتیں کہ جس میں شخص نے غی بوجا دے دیکر کے سامنے بھی جا کے ایسی تقریریں کرے حال آنکہ دونوں نے ایسی باتیں نہی ہوں بلکہ ہر ایک نے دوسرے کو برا کہا ہو تو ایسا جہوٹ ہی جائز نہی بلکہ ثواب کی بات ہی دروغ معلوم ہے نیز یہ از راستی فقہہ انگیز سے ایسی ہی صورتیں مراد ہیں جو محققین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو دانا نہیں ہی جو دریاں آدمیوں کے صلح کے لیے اور کہہ بھلی بات اور نسبت کرے بھلی بات تم لڑائی میں شج کے واقعہ کے لیے جہوٹ بولنا جائز نہی محققین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے غی بوجا دے دیکر کے سامنے بھی جا کے

سج قاتل

صحیح بخاری

صحیح

بیان جہوٹی قسم

صحیح تفسیر

بیان جہوٹی قسم

صحیح مشارق

صحیح عقدا

بیان جہوٹی قسم

صحیح بخاری

صحیح بخاری

صحیح مشارق

صحیح مشارق

میں نہیں کہی وہ اپنا تمکا ناد و نزع میں سمجھ لے ف بہوٹے خواب کہنا ہی بڑا گناہ ہی صحیح بخاری
 میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے جہوٹوں میں یہ جہوٹ ہی کہ آدمی اپنی
 آنکھوں کا دیکھنا بیان کرے ایسی بات کہ جو نہیں دیکھی اور یہی صحیح بخاری میں ہی کہ جو شخص جہوٹے خواب
 او کو قیاس کے دن تکلیف میں لے گا اس بات کی کہ جو میں کہہ لگائے یعنی اس سے عذاب کرے اس کا
 کے لئے کہ جو میں کہہ لگائے اور جو میں کہہ لگائے نامحال ہی ف جہوٹا دعویٰ میں کرنا ہی بڑا گناہ ہی
 صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعویٰ کرے ایسی چیز کا کہ اس میں
 وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا مقام و نزع میں نہیں لے ف جہوٹ ظاہر کرنا نسب کا بھی بڑا گناہ ہی
 مثلاً شیخ سے سید بن جانا یا حوالا سے سے شیخ بن جانا صحیح بخاری میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جو شخص جان بوجہ کے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کرے اور چہرہ حرام ہی ف
 صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جہوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی
 کہ ہر سنی ہوتی بات کہہ دے پس آدمی کو جانتے کہ ہر خبر کو جسے تحقیق بیان کیے نہیں جہوٹوں میں داخل ہوگا

فصل تیسری جہوٹی قسم اور جہوٹی گواہی میں

صحیح بخاری میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑے گناہ میں سے کہ یہ
 کسی کو شریک کرنا اور باپ کی نافرمانی کرنا اور قتل ناحق اور جہوٹی قسم اتنی حدیث میں اس مقام پر
 غم میں رہی اس کے مراد یہ ہی کہ ایک بات نہوٹی ہو اور قسم کہا کہ یوں کہے کہ ہوئی ہی غم میں کہ معنی میں
 غوطہ دینے والا جہوٹی قسم آدمی کو گناہ میں غوطہ دیتی ہی اور جہنم میں غوطہ لگی اس سبب اس کا لقب میں
 غم میں ہی صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کا قیاس کے دن
 خدا تعالیٰ حکام کرے گا اور ان کے بنظر حجت دیکھے گا ایک وہ جو اپنے بے ہوش پر احسان سے کہ دوسرے
 وہ جو اپنے مال کو جہوٹی قسم سے رواج دے تیسرا یا جامہ کا لٹکانے والا یعنی بخون سے تلے اور جہوٹی
 ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہوٹی قسم مال کو کہو دیتی ہی اگر سب کی برکت کہو دیتی

فصل تیسری جوئی قسم اور گوی

ف اکثر و کاندروں کی عادت ہوتی ہے کہ سودا بیچنے کے وقت جوئی قسم کہاتے ہیں ان کو نو
 حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے اَلْیَمِیْنُ الْفَاسِقُ وَکَذَّابُ الدِّیَارِ بِلَا رَجْعٍ جُوئی
 قسم گہروں کو دیران کر دیتی ہے یعنی بسبب شامت و روباں جوئی قسم کے گہر کے گہر دیران ہو جائے
 میں صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوئی قسم کھا کے کسی مسلمان کا مال
 ناحق لے لیوے تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے جب وہ جائیگا خدا تعالیٰ اور غضبناک
 ہوگا اور آپ نے اپنے کلام کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ رَهْبًا لِلّٰهِ وَ
 اَعْلَانِهِمْ مِّنْکُمْ اُولٰٓئِکَ اَخْلَقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یُنْظَرُ لَیْسَ لَیْسَ الْفٰیضِ
 وَلَا یُکَلِّمُهُمْ وَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ جو لوگ اللہ کو درمیان لے کر اور جوئی قسمین کھا کر
 تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں ان لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا ان سے بات نہ کرے گا
 اور جنت سے ان کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن ان کو دیکھا ہوں سے پاں نہ کرے گا اور ان کو
 عذاب دردناک ہوگا مسلم اور مالک و نسائی نے روایت کی ہے کہ جو شخص جہین لے کر کسی مسلمان کا جوئی
 قسم کھا کے خدا تعالیٰ نے حرام کی اوپر جنت اور واجب کیا اس کے لیے دوزخ صحابہ نے عرض کیا اگرچہ پورے
 چیز کو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی بیلو کی ہو تو حقیقہ کے نزدیک جوئی قسم کا جسے عربی میں غوس کہتے ہیں
 کفار نہیں ہے اور جو کسی بندہ بات پر قسم کھاے مثلاً قسم کھا کے کہے کہ آج کمانا نہ کھاؤ گا یا فلا نے سے
 باتیں کر دو گا تو اسے یہی معتقد کہتے ہیں اور جو خلاف اس کے کرے تو کفارہ لازم آتا ہے دس مسکینوں کو دو رو
 پیے کے کھلاوے یا بقدر صدقہ فطر کے دیدے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنا دے جس سے اکثرین
 او مکار ہک جائے مثلاً ایک ایک نگہ ایک ایک پاچا نہ یا ایک ایک چادر ایک ایک بندہ ایک کو دیدے یا
 ایک غلام آزاد کرے اور جو یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے کھارے گناہ تو اسے یہی معتقد کہتا ہے اور جو
 اور تین غوس کا زیادہ گناہ ہی کفار سے اور اسے قابل نہیں لہذا اوپر مذکور خیر کا وعدہ ہی مسئلہ
 اگر کسی پہلی بات چوڑنے کے لیے قسم کھاے کہ اباب سے باتیں نہ کر دو گا یا علم نہ ہو گا اس کو چاہیے
 کہ قسم توڑ دے اور کفارہ دے یہ مضمون حدیث صحیح میں ہے اور یہی پیچیدہ سوانح کے کسی اور کی قسم کھانا

اس جہل حدیثی ہے

اس مشارق

اس تیسرے اصول

اس بیانی کی جامع
 جامع بیانی کی جامع
 جامع بیانی کی جامع
 جامع بیانی کی جامع
 جامع بیانی کی جامع

صحیح ایمان نہ ہوگا

صحیح ایمان نہ ہوگا

جائز نہیں ہوگا اور نشانہ سہنہ روایت کی بھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم
 مست کما تو اپنے باپوں کی اور نہ ماٹوں کی اور نہ ان کی جنگو خدا کا شریک نہ کرتے ہیں اور نہ قسم کھاؤ
 خدا کی مگر سچا اور سچائی نے روایت کی بھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منہ خلف
 ربحیر اللہ تعالیٰ ترجمہ جو کوئی قسم غیر خدا کی کھا جائے یا قسمی بیشک شرک کیا ان شرک کے معنی ہیں
 اگر قسمیں مشرکوں کا سا کام کیا کہ جن جگہ خدا کا نام لیتا ہے تو بغیر خدا کا نام لیا ف بعضے جابلون
 کو دیکھا ہی کہ خدا کی قسم جو بی گناہ سے اتنا نہیں بڑے جتنا کسی بزرگ کی قسم سے چنانچہ اکثر
 میواتیوں کا نسبت شاذ و نادر صاحب کے ایسا ہی حال تھا اور بعضے جابلون کا نسبت بڑے چھوٹا
 کے ایسا ہی حال دیکھا ہی سو جو غیر کی قسم اس طرح کھاوے کہ اس کی تعظیم مثل خدا کے مقصود ہوا پس کوئی
 نفع و ضرر کا سمجھے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اگر ہم اس کی چھوٹی قسم کھا دیں گے تو ہم کو تباہ کر دے گا وہ شخص
 بیشک مشرک اور کافر ہے اور جو ایسے اعتقاد سے قسم غیر خدا کی نکھاوے مثلاً باپ کی قسم کھاوے یا بیٹے
 کی کافر ہو گا مگر یہ بات بھی جائز نہیں بلحاظ غیر و شریح کتب حدیث میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہی ہوا
 امام احمد اور ترمذی نے روایت کی بھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بی گناہی
 شرک کے ساتھ برابر کی گئی ہے اور تین باریہ بات فرمائی ہے یہ آیت بڑی عجیبہ و الغریبہ من
 الاوثان و احدثوا قول الرب و حقاً للہ عذر مشرکین ہے ترجمہ سو جو تم ناپاکی سے یعنی بتوں کے
 اور بتوں کے جوڑے سے خدا کے لیے خالص کر نہ کر شرک کر نہ کر لاؤ گے ساتھ اور تحین میں ہی کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناویہ میں خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ما باپ کی
 نافرمانی اور خون ناحق اور جو بی گناہی دینا

صحیح قضیت

صحیح کبارت

صحیح کبارت

فصل چوتھی وعدہ خلافی اور عہد شکنی کے بیان میں

صحیح تحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشانی منافق کی تین ہیں جب بات کے
 جوڑے ہوئے جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس کچھ امانت کہی ہو اسے خیانت کرے

نہیملہ سکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کی بات و سر کرنے کے سامنے ایسی بیان کرے جس میں فساد مہوشلا کسی شخص نے کسی کو اپنے گھر بڑا کہا ہو اس سے جا کے کوئی نہ کہہ دے کہ فلا نے نے تجھے بڑا کہا ہی ہنسی میں سکو جھیلی کہتے ہیں صحیحین میں ہی کہ بہشت میں نجاوے گا چغل خور اور ابو داؤد اور ترمذی نے روا کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب آدمی ایک بات کہے اور منہ پیرے یعنی وہ ان سے

علمیہ ہو جائے پس وہ بات امانت ہی پس جو شخص ہمید کسی کا ظاہر کرے اسے گویا امانت میں خیانت کی اور حدیث صحیحہ اور مستقول ہو چکی ہے کہ امانت میں خیانت نہ کرنا تو کلام کا پانچویں حدیث شریف میں بروایت یحییٰ بن یزید لا یمکن ان یخفی عنک ما فی قلبہ ایمان نہیں اس شخص کا جس میں امانت نہیں سنا کہ کوئی شخص کسی مسلمان کے ناحق قتل کا یا پناہ آبرو کا یا اور کچھ ظلم کا ذکر کرے اور اس مسلمان سے بقصد مخفی و غلطی اس کے یہ بات ذکر کر دی جائے تو یہ بات باطل ہے

صحیح ایمان

فصل چہٹی و رویہ ہونے کے بیان میں

دورویہ ہونا اسے کہتے ہیں کہ دو مخالفوں کے سامنے ہر ایک سے اسی کی سی بات کہے صحیح نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤں گے تم بڑا سب آدمیوں میں قبلہ کے دن ورتو کہ جو لوگوں سے انکی سی بات کہے اور ان لوگوں سے ان کی سی بات کہے اور آدمی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں رویہ ہو قیامت میں بھی دو زبانیں ہونگی ایک کی مسئلہ جو آدمی دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے ہر ایک کے سامنے اسکی سی بات کہے جیسا سائل کہدہ میں ہم ذکر کر چکے ہیں تو اسکو دورویہ ہونے کا حکم ہوگا

صحیح حرف

صحیح حرف

فصل ساتویں شعر کے بیان میں

صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ بات کہہ چاہیے میں کسی قسم سے پیپ سے کہ اسکو تباہ کر دے بہتر ہے اس بات سے کہ بے شعر سے اور یہی صحیح مسلم میں ہے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں چلے جاتے تھے کہ ایک بارگی ایک شاعر پیش آیا کہ اشعار پڑھتا تھا یعنی اس راہ میں ہوشیار اشعار پڑھتا ہوا پہلے جاتا تھا اپنے فرمایا کہ کیر و شیطاں کج ف شعر میں ہی بات بڑی ہے کہ آدمی سطح شعریں مشغول ہو کہ بیشتر اوقات غفل شعریں کہے اور ذکر الہی و راہ امور کا وہ بیان نہ ہے یہ سطر کے شاعر کو اپنے شیطاں

صحیح بیان شعر

صحیح بیان شعر

یہ شعر ہے کہ ایک شاعر نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک شاعر کو پایا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور اپنے گھر میں بیٹھا تھا

مع بیان ف

وہ نہ مطلقاً شعر منع نہیں ہی وار قطنی نے روایت کی ہے کہ جناب سہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 شعر کلام ہی اچھا اور سہین سے اچھا ہی اور بڑا اوسمین سے بڑا ہی انتہی یعنی تشرین جو باتیں تشری میں نظم میں ہی
 جری ہیں اور جو باتیں تشرین میں ہی نظم میں ہی اچھی ہیں و اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ
 شاعروں میں یہ بات جو مشہور ہے کہ شعر میں جائز ہی جو کچھ چاہیں کہہ ڈالیں اگرچہ کلمہ کفر کا کیوں نہ ہو اور
 کہتے ہیں **يُحْوِزُ الشَّاعِرَ مَا كَانَتْ يَجْعَلُهُ لِغَيْرِهِ** سو یہ بات غلط ہی اس واسطے کہ جناب سہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے صاف فرمادیا کہ جو بات تشرین جری ہی شعر میں ہی جری ہی پس جو شاعر اپنے شعر میں ایسا مضمون
 لکھے جس میں امانت کسی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھلے یا کچھ سے ادبی جناب خدا تعالیٰ میں ظاہر ہو یا
 کوئی اور بات کفر کی پائی جاوے بیشک وہ شاعر کافر ہو جائیگا لطیفہ ایک شاعر سے پہنچے اس کے کا ذکر
 کیا او کو تامل ہوا اور کہنے لگے کہ قدیم سے شعر لایا کا نہ جو جی میں آتا ہی کہتے چلے آئے ہیں کچھ کہا کہ اگر
 اپنے والد کی خدمت میں کلمات بے ادبی نظم میں کہو تو او کو بڑا سمجھو گے یا نہیں کہنے لگے بیشک
 بڑا سمجھیں گے مگر کہہ کہ خدا تعالیٰ کا حق اور انبیاء کرام کا بیشک باپ سے زیادہ ہی اور ان کا ادب نسبت
 ما باپ کے زیادہ تر ضرور ہی پہر جب باپ سے بے ادبی شعر میں جان نہ ہوئی خدا تعالیٰ سے اور انبیاء
 کرام سے ہرگز جائز نہ ہو گی وہ سمجھ گئے اور آئندہ انہوں نے اوس جنس کے اشعار سے توبہ کی اور فی الواقع
 شاعری کچھ مضامین کفر پر موقوف نہیں ہی اگر التزام کرے کہ مضامین کفر پر شعر میں لائے تو بھی شعر
 کہہ سکتا ہی مسئلہ مبالغہ اور تمعارہ اور تشبیہ مثلاً یہ کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چودھویں ات کے چاند کے ہی
 یا مدوح کا گھوڑا فلک الافلاک سے زیادہ سیر کرتا ہی یا گھوڑا دریا ہی تیز روی میں جائز ہی نظم میں ہی اور
 تشرین ہی اور اس سے گناہ جھوٹ کا لازم نہیں آتا حقیقت جھوٹ کی یہ ہی کہتے والے کو اس کے ایک اور غلط
 حاصل ہوا اور اسے کلام کو سنکر ہر آدمی جاننا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہیں ہی تعریف منظور ہی اور سطح کی
 عبارتیں حدیث میں ہی آئی ہیں جناب سہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے گھوڑے کو دیانف مایا
 چنا یہ صحیح بخاری میں روایت ہی

مع معجزات ف

فصل آٹھویں سجع اور تکلف کے بیان میں

[illegible]

سبح کہتے ہیں تک بندہ کو یعنی قافیہ دار عبارت ہو لانا اور تکلف سے مراد بناوٹ سے باتیں کرنا صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَعَلُوكَ الْمَطْعُونِ بآئِسْنِي كَلَامٍ فرمایا یعنی ہلکے بو سے وہ لوگ جو بناوٹ سے باتیں کرتے ہیں شیخ عبدالحی دہلوی ح نے کہا یہی کلمہ قطع کے معنی میں تالو سے بات کہنا اور یہاں مرد و عورت زبان اور تالو سے بنانا کے باتیں کرنا اور عبارت آرائی بطریق ریاض کے کرنا ترجمانی و تفسیری نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شُبَّاءٌ مَجْبُوبٌ تَرْجَمُ مِنْ نَحْوِ مَنْزِلِكٍ يَرَى أَوْ زُرْدِيكَةٍ يَجْمَعُ قِيَاسَكَ دُنْهُ لَوُكٌ بَيْنَ هَكَهَذَا اخلاق بہت اچھے ہیں اور بیشک دشمن ترجمہ من نزدیک میرے اور دوزخ مجھے وہ لوگ ہیں جو بد اخلاق ہیں اور بہت باتیں کرنے والے اور تالو اور زبان سے بنانا کے فصاحت ظاہر کرنے والے اور بیوقوف باتیں کرنے والے براؤ نگار اور بوداؤ دے اور ترجمہ من نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے مباغثہ کرنے والے کو آدمیوں میں سے وہ جو زبان کیستہ بات کہنے میں جیسے گامی لبیتی ہی زبان کو گماں کمانے میں یعنی بنانا کے چبا چبا کے نہیں کرتا اگر امام مالک اور نسائی اور ابو داؤد نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو محل میں کہ سب بارے ایک شخص کے پچھر کے پیٹ سے اسقاط ہوا تھا خون بہا کا حکم دیا دعا علیہ کہما کیف اغرمهم لا شرب ولا اكل ولا نظف ولا استهل ومنزل ذلك يطلى به عبارت قافیہ دار وہ شخص بولا یعنی کیسے تاوان و ن میں اسکا جس نے نہ پایا کیا یا اور بجلائے چلایا ایسا خون تو ضائع کیا یا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شخص کا ہنوں کا بہانی معلوم ہوتا ہے اور اسکی اس تصور کو نا پسند فرمایا ف عرب میں کہچہ لوگ کاہن تھے کہ خون سے رابطہ اور پیشنائی پیدا کر کے لوگوں کو خبریں دریافت کر کے لوگوں سے کہا کرتے اور حج جوڑ بیان کر کے لوگوں سے منویا نہ لیتا اور وہ لوگ بجا و بجا مطلب میں عبارت قافیہ دار جوتے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کہ بے محل عبارت قافیہ دار بولا کا ہنوں کا بہانی فرمایا عبارت مسجع بولنا معاملات کی باتوں میں اور ہر وقت کی بول چال میں منع بھی کہ تکلف بجا ہی اور علی الاطلاق منع نہیں دعائون میں داخل ہونا

[illegible]

اصح دیات ف

بہارِ عابدیہ

تاریخ ۱۳۰۲

الحمد لله رب العالمين

جہاں تک

100

۱۰۰

کتابخانه

پیشہ

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

100

22

عظم بقدر
لام حله و حله
از قلم بهیچ
در قلم بهیچ
از قلم بهیچ

میں در کتابوں میں اپنے موقع پر جائز بھی

فصل نوین تمسخر و چیل کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا کُفَّارُ الَّذِینَ آمَنُوا لَا یَسْتَعِزُّ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ اَنْ یَّکُونُوا خَیْرًا لِّمَنْ هُمْ کَا
 فِرًا مِّنْ شِئَانِ عَسَیْ اَنْ یَّکُنْ خَیْرًا لِّمَنْ هُمْ وَلَا تَنْتَهِیْ عَنْ قَوْلِکُمْ اَلَا لَقَابُ رَبِّهِمْ
 اسی ایمان والوں تمسخر نہ کرنے دو تم میں سے مردوں سے شاید کہ وہ جن سے تمسخر کرتے ہیں تمسخر کرنے والوں
 سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے شاید کہ وہ عورتیں بہتر ہوں ان سے اور عیب گیری نہ کرو آپس
 اور نہ برے لقب رکھو اس آیت میں خدا تعالیٰ نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی کسی سے
 تمسخر کرے اور نہ ہتھ بازی سے اس کی بروکھو دے خدا کے نزدیک کا حال معلوم نہیں ہی کہ
 کون اچھا ہی شاید جس سے تمسخر کرتا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اچھا ہو تو اس کے لیے بڑی قبا
 کی بات ہی اور عیب گیری کرنے سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو ناحق عیب لگانا یا کسی کا عیب ظاہر کرنا
 بہت بُرا ہی اور برے لقب رکھنے سے بھی منع فرمایا یعنی ایسا لقب رکھے جو دینی یا دنیوی میں
 دلالت کرے مثلاً گنجا یا فاسق کسی کا لقب رکھے ترندی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہ انکر بہائی لینے سے اور نہ ہتھ بازی کرنا اس سے اور نہ ایسا وعدہ کر
 جس کے تو خلاف کرے اور بیعتی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
 بعضا کلمہ کہتا ہی اسی لیے کہ لوگوں سے نفید اور بسبب اس کلمہ کے گریڑتا ہی زیادہ تر دور اس سے جو
 در میان زمین و آسمان کے ہی یعنی گویا نہ ہی طرف و رخ کے اور زیادہ دور ہو جاتا ہی حسرت آتی ہے نہ
 دوری آسمان اور زمین کے مسئلہ ایسی ہا میں مزاح کی حد تک بھی نہ کسی کی بیعتی نہ ہو جاتی ہی
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس طرح کا مزاح منقول ہی صحیح ترندی میں ہی کہ ایک شخص نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی آپ نے اس سے فرمایا کہ میں ڈنکی کا بیچ نہری سواری کے لیے
 دو گھوڑے لکھا یا رسول اللہ میں ڈنکی کا بیچ لیکر آیا کرو لگا آپ نے فرمایا کہ اونٹ ڈنکی کے بیچ نہیں ہوتا اور کسی

صحیح فتح

الح حنفی

صحیح فتح

ہوئے ہیں شیخ الحدیث نے بھی کہ ایک شخص نے کہا کہ نام اور سکا زہر بن حرام تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گانو کے تختے لے آکر تاتے اور آپ شہر کی خیرین اپنے خیر دیا کرتے تھے سوائے فرما کر زہر مارا اور بقان ہی اور ہم دسکے شہری بیٹن در آپاوس سے محبت فرماتے تھے اور وہ سیانہ تھا ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بازار میں اور وہ کچھ سودا بچا رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچے سے جا کر اوسکی کوئی بہری وہ دیکھتا نہ تھا کہنے لگا چوہ مجھے کون ہی پر مونہ پر ہر کے آپ کو پہچانا سو اپنی مٹھیہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر خوب چھٹا دیا اور آپ فرماتے لگے کون حمل لیتا ہی اس بندہ کو اوسنے کہا اگر آپ مجھے بھیجیں گے تو قیمت پانچ گائے یعنی میں متاع کم قیمت ہوں آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک تم کم قیمت نہیں ہو اور زہر مارنے نے روایت کی بھی کہ عرف بن مالک نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بن حاضر و اغزوہ تھو کہ میں اور آپ ایک چم کے خیمے میں تھے کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ پستراؤ شے کہا کہ میں بالکل بہتر آؤں آپ نے فرمایا کہ بالکل بسبب چھوٹے نمونے خیمہ کے بطور مزاج انہوں نے یہ بات عرض کی اس طرح کی مزاج جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے منقول ہی اور ترمذی روایت کی کہ صحابہ نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ سے مزاج کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں کہتا ہوں مگر سچ فہمیلی حدیث میں اونٹ کو جو ولد ناقہ کہا یہ بات بھی سنی اور زہر کو بندہ کہا سو بندہ خدا سے ہی حاصل ہے ہی کہ جس مزاج میں کسی مسلمان کو سچ اور اذیت اور انہوں نے انبساط قلب کے لیے کیا ہے جائز ہی اور جس میں کسی مسلمان کی اذیت اور بدلیل جو یا یہود و ناسرین جن سے قطعاً دشمن یا گالی اور فحش جو یہ جائز نہیں ہی اور ایسی مزاج کے سبب آدمی خدا کی رحمت سے زیادہ تردد و رجوع ہو جائے نہایت ورجی اسان دوزخ میں کے تنبیہ بہت بڑی قسم چہل کی یہی جو بندہ شتان بسبب اختلاف ہندوؤں کے بعضے بلا و اوصیات میں مروج ہی کہ سہ سال کے رشتہ داروں کے مثلاً سالی اور سلج اور سمد ہی و سمد میں سے یا باہاج اور دیو میچل موتی ہی اور شیر خوشا و برکت ہائیں اور میں موتی میں اس طرح کی چہل میں کئی طرح کے گناہ ہوتے ہیں ایک چہل ہی جسکے لیے حدیث میں

[illegible]

کمال دور ہو جانا حضرت اسی سے وارد ہوا ہی دوسرے فحش اور بھیبائی کی باتیں کہنا پتھر سے نامحرم عورت کا بوضع ناجائز سامنے آنا چوتھے نامحرم عورت سے ناجائز باتیں کرنا پانچویں شعر ہیرا ہٹا یا باپ عورت کے اسنات کے بھی گنہگار ہوتے ہیں کہ عورت کی بھیبائی اور بے پردگی کو منع نہیں کرتے خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسنات سے بچنے کی توفیق دے

فصل دسویں لعنت اور کافر کہنے کے بیان میں

بیان لعنت کا صحیح ترین یہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو لعنت نہ کرنا قتل کرنے اور سکے ہی قتل سب کبیرہ گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے جب لعنت کو شخص صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل قتل کے فرمایا تو بہت بُرائی یہ گناہ کی ثابت ہوئی ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لعنت کرنے والا نہیں ہوتا یعنی لعنت کرنا ایمان کے مخالف ہے اور ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ ایک شخص کی چادر کو بوسہ لینے سے منع کیا جاتا تھا اس نے ہوا کو لعنت کی آپ نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کر وہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہے بیشک جو شخص لعنت کرے ایسی چیز کو کہ لائق لعنت کے نہیں ہے سو کرنے والے پر لعنت ولست آتی ہے اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جب بندہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو لعنت چڑھتی ہے اسی آسمان کو سو آسمان کے دروازے اوپر بند ہو جاتے ہیں پہرا وترقی ہی زمین کے سوزین کے دروازے بھی اوپر بند ہو جاتے ہیں پر وہ دائیں بائیں چلتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی اوس شخص کی طرف جاتی ہے چہر لعنت کی ہے اگر وہ قابل لعنت کے ہوتا ہے تو اوٹھ جاتی ہے اور نہیں تو کہنے والے پر ولست آتی ہے مسئلہ جس شخص کا مرجانا بالیقین کفر و شرارت ہو جیسے فرعون اور ابو جہل و کو لعنت کرنا جائز ہے اور جیسے کافر کو بھی لعنت کرنا جائز نہیں ہے اسی سبب کہ احتمال ہے کہ مرنے سے پہلے وہ مسلمان ہو جائے اور قابل لعن کے نہ ہے تو موافق حدیث کے لعنت کہنے والے پر لٹ لے مسئلہ لعن بالوصف جائز ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ لعنت ہے یہودی پر یا کافر پر یا چور پر کہ اس طرح کی لعنت حدیث میں

۶۶ ح حف

۶۷ ح حف

۶۸ ح حف

۶۹ ح حف

ہی آئی ہی سواغیر قدیم کسی شخص کے ایسی لعنت جائز تھی اور جو کئی منہ پر یا کسی اللہ شریعی کو
لعنت کرے تو جائز نہیں ہی بیان کا کافر کہنے کا صحیح شمار ہی من ہی کہنا یہ سوال مثلاً
علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی شخص دوسرے کو فاسق یا کافر کہے اور وہ شخص ایسا نہ ہو تو کہنا اسے
اولٹ آدے ملا اور صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کو
کافر یا شمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے پر اولٹ آئی ہی ف اولٹ آئے
مراد یہ ہی کہ اگر صراح کو فاسق کہے تو کہنے والا حقیقت میں فاسق ہو جائے یعنی بڑا گناہگار ہو جائے اور اگر اس کا
کہنے کے اس طرح کہ کسی عقیدہ اسلامی کو کفر سمجھتا ہو تو وہی حقیقت کافر ہو جائے گا اور اگر عقیدے کے کافر
کہا مگر سخت کلامی سے کہا تو حقیقت کافر نہیں ہوتا لیکن یہ گناہ قریب کفر ہی

صحیح حدیث

صحیح حدیث

فصل گیارہویں گالی اور بدزبانی کے بیان میں

صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی دینا مسلمان کو بڑے گناہ کی بات
ہی اور قتال کرنا مسلمان کے کفر ہی یعنی بہت بڑا گناہ ہی قریب کفر کا نام احمد اور ابن ابی الدنیا نے
صحیح روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی کہنے والا اور بیچائی کی بات کہنے
اسلام میں مٹے اسکے پاس کچھ نہیں بچا و طہانی نے بسند جید روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا تعالیٰ دوست نہیں کہتا ہی فحش کہنے والے بیچائی کی بات کہنے
والے کو اور ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ نہیں ہی مسلمان طعن کرنے والا اور نہ کہنے والا
اور نہ فحش کہنے والا اور نہ یہود کو اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جیسا اور بات کا طہانی نے کہنا دو شاخیں میں ایمان کی اور شر اور بدزبانی اور بے وقربان کہنا دو
شاخیں میں لٹاق کی اور احمد اور ابوداؤد و طہانی نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پس میں گالی گلوں کرتے ہیں وہ دونوں شیطان ہیں پس جو کہتے ہیں وہ یہود
ہیں اور صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پس میں ایک دوسرے کو گالی

صحیح حدیث

صحیح حدیث

صحیح حدیث

صحیح حدیث

صحیح حدیث

صحیح حدیث

صحیح حدیث

نصل کیا ہوں گالی درختوں میں

گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی جب تک وہ سرزیاوہ نہ کہے انتہی یعنی جس قدر ایک شخص نے بیجا بات کئی و سزاؤں میں جواب دے تو سب گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی و جب زیادہ کہے تو پھر دو گناہ میں شریک ہو جاتے ہیں نام مالک ابن خاری و سلم اور ترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابی کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں میں یہ بات ہی کا دمی اپنے بابا کے گالی دے لوگوں نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے بابا کو بھی گالی دیتا ہی آپ نے فرمایا کہ ہاں کسی کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے وہ اس کی ماں کو گالی دے یعنی جب اسکے گالی دینے کے سبب اسکے بابا کو گالی دی گئی تو گویا اسی نے گالی دی صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایدو بتا ہی مجھے ابن آدم گالی دیتا ہی دہرہ و بڑے میں ہر ہون کچھ ہاتھ سب کام ہی میں و لپٹ کر تا ہوں ناس و کوفت آفات و حوادث کو دے دے طرف نسبت کر کے زمانے کو جو بڑا کتے میں حقیقت میں یہ بڑا کتا طرف پیدا کرنے والے اولیٰ قات و حوادث کے رجوع کرتا ہی اور وہ خلیہ تعالیٰ ہی اس لیے اس حدیث قدسی میں ابو ہریرہ کا اس طرح زمانے کو گالی دینا اور بڑا کتا خلیہ تعالیٰ کو ایدو بتا ہی مسلمان کو چاہیے کہ ایسی بات سے بچتا رہے اور صحیح بخاری میں ہی گالی مست و مرد و نکو بیشک دہرہ و بچ گئے اپنے کیے ہوئے کاموں کو یعنی مردوں کو بڑا کتا بچا پیسے اعمال انہوں نے کیے تھے اور بے شک ہیں اگر پہلے کام کیے تھے تو تمہارا بڑا کتا بہت بڑا ہی اور کتے کام کہتے تھے تو عذاب میں اس کے بتلا ہوں گے تمہارا بڑا کتا اولیٰ فضول ہی و فحش کہتے ہیں اس بات کو کہ کلام نام لے ایسی چیز کا جس کا چہا نا شرم ہی مثلاً اللہ بولے برا زکا نام لینا ہندی میں یا مسلمان کا نام لینا ہندی میں ایسی لیے ادب کی بات یہ ہی کہ یون کہے جو رونے فلا فی بات کی بلکہ یون کہے کہ یہ بات کسی تنبیہ بری قسم گالی وہ ہی جسے فذف کہتے ہیں کہ پار ساعورت یا مرد کو تہمت نہ کی جائے کہ گناہ کہیہ ہی چنانچہ حدیث شریف میں بروایت ابو داؤد و نسائی و ابی داؤد و کلام اللہ میں ایسے شخص کو فاسق فرمایا ہی اور اوپر اسی دے سزا کے مقرر کیے ہیں و ساری عمر کو وہ شخص ووالہ شہادت ہو جاتا یعنی گواہی و سکی کہی قبول نہ کی جائے گی و تفصیل اسکے مسائل کی کتب فقہ کے باب حد القذف میں

صحیح

صحیح ایمان فلا

صحیح بخاری

صحیح بخاری

صحیح بخاری

صحیح

مفسر از خدوہ مسیم نوری ادب
 سے ابوب محمد موم فائدہ لطفیت سے

فصل تیرہویں مع اور خوشامد اور تفاسیر کے بیان میں

احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ مع میں چار فتن ہیں چار مع کرنے والے کو اور ذومد مع کو سوناستہ
 کتب موصوف کے فقیر اس مقام پر ان چہوں آفتوں کو مع احادیث متعلقہ ان کے بائیں بیان
 اگر ابائی مع کرنے والے کی فتن یہ ہیں آمع میں جھوٹ کہے اور ایسا مبالغہ کرے کہ حد سے بڑھ جائے جھو
 کی برائی تو معلوم ہو چکی ہے اور مبالغے کے لیے منوجیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ میری تعریف میں ایسا مت بڑھو جیسا نصاریٰ بن مریم کی تعریف میں حد زیادہ گذر گئے ہیں تو
 بندہ خدا کا ہوں سو کہو تم مجھے بندہ خدا کا اور پیغمبر و سکا ہی اسی طرح ولی کی تعریف میں ایسا مبالغہ
 کہ اوسے پیغمبر و ولی برابر کر دے یا پیغمبروں سے زیادہ بڑھائے بہت بُرائی بلکہ کفریٰ و دنیا داروں کی تعریف
 میں بھی حد بڑھنا اور جو صفت ان میں نہ ہو بیان کرنا نہایت قبیح ہے پس یہاں سے تعریف کرنا کہ مدین محمد کو
 ویسا نہ سمجھتا ہو کہ یہ کام منافق کا ہے دل میں کہہ دے اور ظاہر میں کہہ دے ایسا وصف بیان کئے جس کو جو
 نہ جان کتابوں مثلاً کہے بڑا متقی ہی بڑا زاہد ہی زہد تقویٰ کا حال خوب معلوم نہیں ہو سکتا ایسے ہی مع کے
 باب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ صحیحین میں ہے تم میں سے اگر کوئی خواہی خواہی
 کسی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میں اوسے ایسا سمجھتا ہوں خدا پر کہلے کسی کی تعریف کرے یعنی
 ایسی باتوں کا حال خدا کو ہی خوب معلوم ہوتا ہے جو یوں کہا کہ فلا متقی ہی تو کو یا اوسے واقع میں
 اور علم خدا میں اس کو متقی کہا اور یہ بات معلوم نہیں ہے جو یوں کہے گا کہ میں اوسے متقی جانتا ہوں تو
 اپنی نسبت کی طرف نسبت کی ان کے ایسا وصف ہو جس کو یہ دریافت کر سکتا ہو مثلاً تہجد گزاری یا
 خوشنویسی تو ان کے بیان میں مضائقہ نہیں ہم ظالم یا کافر یا فاسق کی تعریف کئے جس سے وہ خوش ہو
 بہت ہی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مع کی جاتی ہے فاسق کی غضب
 ہوتا ہے خلیہ تعالیٰ و عرش بل جاتا ہے اور جب فاسق کی مع کا چل ہی تو کافر کی مع میں باغضیب آہی سمجھنا

بیان مع کا

مع مفاخرت کا

مع حفا

مع حفا

وح حدیث

۲۹
 دہلی کے لوگوں کو جو
 جس کہ حالت میں تھے
 علی نقیہ کے ہوتے
 خصوصاً میں اس کے
 کے لوگ ملاقات کے
 لیے اور ہندوستان
 میں کی باتیں اور
 کے لیے اور ہندوستان
 میں کی باتیں اور
 کے لیے اور ہندوستان
 میں کی باتیں اور

۱۲ امارت ف

چلے آئے مدوح کی آفتاب میں ۵۵ مدوح کو عجب آئے اور تعریف کے سب سے اپنے نہیں چاہتے
 گئے اور اسکو گھنڈا دیا ہے اپنی خوبی کا کہ موجب ہی کمال بال آخرت کا اسی بات کی طرف اشارہ ہی اس
 حدیث صحیحین میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی
 آپ نے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے تیرے اپنے بہائی کی گردن کاٹ ڈالے الیٰ میں بار آپ نے یہ بات رشاد فرمائی یعنی یہی
 تعریف کے سب سے گھنڈا دے گا اور عذاب ہلاک آخری اسکو حاصل ہوگا آ مدوح آئندہ کو سب
 مدوح کے عمل خیر میں کوتاہی کرنے لگے مثلاً کسی طالب علم کی تعریف کرے کہ تمہاری بہت عمدہ ہستی
 ہی اور مطالعہ خوب صاف ہی یہ بات سنکے اس خیال سے کہ استعداد ہماری تو کامل ہو گئی ہی اب
 ہمیں بہت محنت کی حاجت نہیں ہی محنت اور مطالعہ میں کوتاہی کرے مسئلہ چھوٹے آفتون بالائے
 مدوح خالی ہو تو کرنا اسکا جائز ہی بلکہ بعض اوقات میں ثواب ہی جب اس پر نفع دہی مقرر ہے جناب
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب کی اکثر مدح فرمائی چنانچہ کتب احادیث لا ال میں مقصود یہ تھا کہ لوگ
 ان کے درجات عالیات دریافت کر کے ان سے عفت و محبت سیکھیں اور اسکا طریق اختیار کریں اور صحاب
 حلال معلوم تھا کہ انکو عجب اور گھنڈا آئے گا اگر کسی طالب علم کا یہ حال معلوم ہو کہ تعریف کرنے سے اسکو گھنڈا
 نہ آئے گا اور محنت اور مطالعہ میں آئندہ زیادہ کوشش کرے گا یا میں خیال کہ استاد ہمارے محنت کی داد دیتے
 اور میرے رشتی متھے ہیں اسی صورت میں مدح کرنا موجب ثواب ہی میاں حشام کا خوشامد ہی بطور مدح
 ہوتی ہی سوا اسکا حال تو اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا اور انا اور جان لینا چاہیے کہ مدح خوشامد کرنے والے
 کو اگرچہ سچی بات سے مدح کرنا ہو ورنہ احمد اور ابو داؤد نے ترمذی کی کہ وہ فتنی عامر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں آئے انہوں نے کہا کہ آپ عید جاسے میں یعنی سرور آپ نے فرمایا کہ سید اللہ فی ہر خیر
 کہا کہ آپ بزرگی میں ہم سب سے افضل ہیں اور مرتباً و رفد و میں سب سے بڑے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں اپنا
 مطلب کہنا ہو سو کو اور سلطان نہیں بھائے انتہی بائیں انہوں نے سچی کہیں نہیں کہ بطور خوشامد کہتے
 اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور کہی خوشامد اس طرح ہوتی ہی کہ میری روئے کے پاس
 جا کے انکی جہوٹی باتوں کی تصدیق کیا کرتے ہیں ترمذی اور نسائی سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

تفاوت تفاخر کا

روح مفاخرت و تناف

روح مفاخرت و تناف

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے عار کرے جو اس کی تصدیق کرے اور اس کے ظلم پر اعانت کرے سو ایسے آدمی مجھے نہیں ہیں اور میں اسے نہیں ہوں مجھے اسے کچھ علاقہ نہیں اور حضرت زہری میرے پاس وہ تلوین گے بیان تفاخر کا تفاخر اسے کہتے ہیں کہ اپنی تعریف کرے اور وہ نیز زیادتی ظاہر کرنے کو خواہ اپنے ذاتی اوصاف بیان کرے خواہ اپنے باپ دادا اور بزرگوں کی بڑائی بیان کرے سو منع بھی صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھی ہی طرف میرے کہ تو اصح یعنی عاجزی کر دیا ہے تاکہ نہ فخر کرے کوئی تم میں سے کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی تم میں سے کسی پر مذی و ابوداؤد نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے کیا تم میں سے بکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادا سے آدمی نہیں ہے مگر مسلمان متقی یا بدکار متقی سب آدمی اولاد آدم کی ہیں اور آدمی سے پیدا کیے گئے یعنی ہر آدمی میں جو وصف پایا جاوے گا اور سکا اعتبار رہی اگر نیک کام کرتا ہے مسلمان متقی ہی اگر بڑے کام کرتا ہے بدکار متقی ہی باپ دادا سے فخر کرنا بجا ہی اہل سب کی ایک ہی حضرت آدم کی سب اولاد ہیں اور آدمی سے پیدا ہوئے ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے قطعاً

دوڑ میرم کہ اہل گھٹ	پدر من زیر خان بود	باوجودیکہ نیست معلوم	خود گر تم کہ آن چنان بود
	ہیج کس نہ بد کہ گم نورد	کہ بعد قدیم نان بود	

مسئلہ لطائف میں دشمن کے دبانے کے لیے فخر جانتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اوصحاب سے منقول ہے مسئلہ اگر اپنی تعریف بیان کرنے سے مقصود اظہار نعمت الہی ہو دوسرے کی تحقیر اور اظہار اپنی بڑائی کا نسبت دوسرے شخص کے منظر نہ ہو جائز ہے و باپ دادا سے فخر کرنے کی جو ممانعت ہے اس سے کوئی یہ سمجھے کہ نسب کی کچھ حقیقت نہیں ہے سید اور اشراف اور کینہہ کا شرعاً باعتبار نسب کے بیشک فرق ہی اسی لیے شرع میں باب نکاح میں نکاح کا اعتبار بھی اور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرت میں ہی کام آوے گا صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہے منع بھی ہے کہ کسی مسلمان کی بغاوت نسبت تذلیل کرے اور یہی یہ بات اپنے بزرگوں کو نہ سمجھے ہم

کیسے سی گناہ کریں وہوین بخشا لینکے اور اس جنت سے گناہوں پر دلیر ہو جائے جیسا کہ بعض نے
جاہل مساوات اور پیرزادے کہتے ہیں سو یہ بات کفری

فصل چودھویں مباحثہ بیجا اور جدال اور جھگڑے کے بیان میں

صحیح ترمذی میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث بجا است کر اپنے بہائی سے
یعنی مسلمان سے اور ہنسی است کر اوس سے اور نہ وعدہ کر کے خلاف کر اوس کے اور نہ ہی ترمذی
نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ترک کرے بحث اور جھگڑے کو
اور وہ بطل پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے کہ چچ حوالی جنت کے یعنی تلے کے درجوں میں اور جو
کہ چھوٹے بحث اور جھگڑے کو اور وہ حق پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے کہ چچ وسط جنت کے اور
جو شخص کہ اچھا ہو و خلق اوسکا بنایا جائے گا واسطے اوسکے کہ چچ اعلیٰ جنت کے ف گناہ سے بچنے
خدا یا زہے اس میں ہی ثواب ہوتا ہے اسی لئے بحث بجا کے چھوٹے پر وعدہ جنت کا وارد ہوا اس
کمال تا کہ منع بحث کی نئی معافی لپیٹھ ایک شتابا سے آدمی و ذہیل و تیر طبع تہ اور بحث مباحثہ کا
انہیں اکثر اتفاق ہوا کرتا تھا میں نے اس حدیث کو بیان کیا بعد اوسکے انکی یہ عادت ہو گئی کہ
جب کسی بحث کرنے لگتا تو وہ کہتے کہ میں جنت میں گر نواں منظور ہوں آپ میں معاف رکھیں اہم مالک
بخاری اور مسلم و ترمذی و نسائی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سب آدمیوں سے زیادہ دشمن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو لڑا کا جگہ الوئی ف بعض
آدمی کی عادت ہوتی ہے کہ ہر آدمی سے بات حیرت میں لڑنے کو اور بحث بجا کرنے کو طیار ہو جائے اور
ہر معاملہ میں جھگڑا کرتا ہے اوسکے لئے آپ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو خدا تعالیٰ بہت شہین کہتا ہے اور اہم اللہ
اور ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں گمراہ ہوئی کوئی
قوم بعد ہدایت کے جہنمی مگر سطح کہ دی گئی وہ جہل یعنی عادت جھگڑنے کی اور بحث کرنے کی اور
دین میں مصلحت ہے کہ دین کی چال سلامت و نی ہی سید ہی سمجھ سے دین کی تون سمجھ لے اور عقائد کہے اور

موج مزاح ف

موج تمسیر

لطیفہ

موج ت

موج اعصاف ف

روح قیامیہ

جن لوگوں کی عادت امور دین میں کج پیشی کی ہو جاتی ہے ہر بات کے لئے پر بحث کرتے ہیں وہ لڑا ہوا جانتے ہیں اگرچہ مذہبی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک چناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ قضا و قدر کے باب میں کچھ بحث کر رہے تھے آپ ناخوش ہوئے اور چہرہ آپ کا سرخ ہو گیا گویا کہ انار کے دانے آپ کے چہرہ مبارک پر توڑ دیے گئے آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اسی بات کا حکم ہوا ہے کیا یہی خیال ہے کہ خدا کے یہاں سے تمہارے پاس یا ہوں تمہیں پچھلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ وہ دین کی باتوں میں بہت جھگڑتے تھے اور پیغمبروں کے خلاف کرتے تھے مسئلہ تقدیر کا بہت مشکل ہے ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آ سکتا اسی لیے اوہمیں بحث و گفتگو کرنے سے ممانعت ہے اور مسلمان آدمی کو چاہیے کہ حیات خدا رسول نے فرمائی اور مسیح اعتقاد کرے جب پیغمبر صاحب کتب سچا سمجھتا ہے پہلے اسے امور دین بحث اور نتائج بچا ہے مسئلہ اگر بحث کرنے کے سبب سے کسی مقام پر تائید دین کی ہو مثلاً گوئی کا فائدہ عقیدہ دین کے امور میں مباحثہ کرنا چاہے تو علمای دین کو ضرور ہے کہ اس سے مباحثہ کر کے اسے قائل کریں اور دلیلین حق کی ظاہر کریں اور اس کے شبہوں کا جواب دیں ایسا مباحثہ فرض کفایہ ہے اور موجب عتاب عظیم مسئلہ کہی مسئلہ کی تحقیق میں واسطہ اظہار حق کے جو علمائین مباحثہ ہو جسے صحابہ اور مجتہدین ہیں ہوا کرتا تھا ایسا مباحثہ بھی ثواب کی بات ہے اگرچہ مباحثہ مسئلے میں براہ نفسانیت ہو اور ہر ایک کو اپنی بات کی پیچ منطوق ہو اظہار حق منطوق نہوا ایسا مباحثہ بڑا گناہ ہے

فصل پندرہم میں کلمات کفر کے بیان میں

سب سے بڑا گناہ جو زبان سے متعلق ہے یہ ہے کہ کفر کی بات آدمی کی زبان سے نکلے کفر سب سے بڑا گناہ ہے بڑا ہی اس کا عذاب یہ ہے کہ ہمیشہ کے لیے آدمی و فرخ میں سے گا کہہ نہیں چوتے گا اور فقہ و عقائد کی کتابوں میں بہت کلمات کفر لکھے ہیں کہ تفصیل بیان کرنا اونکا دشوار ہے مگر ہم اس مقام پر چند مسائل بطور قواعد کلیہ کے بیان کرتے ہیں مسئلہ جس کلمے میں نے اوبی ہوا اللہ تعالیٰ کی جناب میں یا انکار ہوا یا تعالیٰ کی صفات کمال کا یا اثبات ہو کسی نقصان و عیب کا ایسا کلمہ یقیناً کفر ہے مسئلہ جس کلمے میں خدا تعالیٰ

بطور مختصر استہزا کہتے ہیں کہ چنے منگو والی کلمہ ہی پڑھیں گے یعنی یہ فعل شادی کی نہیں معلوم ہوتی غی کی معلوم ہوتی ہی سو یہ کلمہ باین بہت کہ براہ استنزیہ سنت کہا جاتا ہے بیشک کفر ہی مسئلہ نقل کفر ہی جائز ہی جب مقصود اسکی بُرائی کا بیان ہو اور رد اسکا منظور ہو نقل کفر نہ باشد یہی ہی صورت مراد ہی اور اگر کفر بطور تہسین کے نقل کرے تو کفر ہی اور اگر بطور ظرافت اور ملاحت کلام کے نقل کرے تو بھی جائز نہیں شفا ہی قاضی عیاض میں یہ مسئلہ مذکور ہے اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے باپ کو گالی دی ہو اسکو یہ شخص بطور ظرافت ملاحت ہرگز نقل نہ کرے گا اور اگر کرے گا تو بیشک اپنے باپ سے بے ادب نہی رہے گا خدا تعالیٰ کا حق باپ سے اور سب سے زیادہ ہے اور کلمات کفر اس سے بے ادبی میں پس بے ضرورت ہرگز نقل و نقلی نہ چاہیے مسئلہ خاتم فطیعی کو جیسے زنا ہی یا شراب پینا یا کھانا حلال کہتا کفر ہی تنبیہ ہے افسوس کی بات ہی کہ کفر کے برابر کوئی گناہ نہیں اور حدیث شریف سے یہ بات نکلتی ہے کہ آدمی کفر کی بات ہرگز نہ کرے اگرچہ بار ڈالا جائے یا جلا دیا جائے اور لوگ ہتیرے کلمات کفر کے بھیجا با کہہ گزرتے ہیں حال آنکہ سبب کفر کے پچھلے اعمال نیک سب باطل ہو جاتے ہیں اور اگر اسی حالت پر بے توبہ مرتجئے تو ہیشہ کے لئے بھی ہو مقتضای ایمان و تعظیم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہ آدمی کلمات کفر سے بہت بچے اور خوب احتیاط کرے کہ کوئی کلمہ ایسا زبان سے نہ پائے احمد تہذکہ باب آفات اللسان ختم ہوا خدا تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے

باب دوسرا اون گناہوں کے بیان میں جو عضو خاص متعلق ہیں

اور اس باب میں پانچ تفصیل ہیں

فصل اول زنا کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيْنَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا ترجمہ اور پاس مت جاؤ زنا کے بیشک ہی وہ بیجا ہی اور بُری راہ اور سورہ فرقان میں خدا تعالیٰ نے زنا کو ساتھ شرک و قتل باحق

سبب کفر
بے ادب نہی رہے
کا خدا تعالیٰ کا حق
باپ سے اور سب سے
زیادہ ہے
اور کلمات کفر
اس سے بے ادبی
میں پس بے
ضرورت ہرگز
نقل و نقلی
نہ چاہیے
مسئلہ خاتم
فطیعی کو
جیسے زنا ہی
یا شراب پینا
یا کھانا
حلال کہتا
کفر ہی
تنبیہ ہے
افسوس کی
بات ہی کہ
کفر کے
برابر کوئی
گناہ نہیں
اور حدیث
شریف سے
یہ بات
نکلتی ہے
کہ آدمی
کفر کی
بات ہرگز
نہ کرے
اگرچہ
بار ڈالا
جائے یا
جلا دیا
جائے
اور لوگ
ہتیرے
کلمات
کفر کے
بھیجا با
کہہ گزرتے
ہیں حال
آنکہ
سبب کفر
کے پچھلے
اعمال نیک
سب باطل
ہو جاتے
ہیں اور
اگر اسی
حالت پر
بے توبہ
مرتجئے
تو ہیشہ
کے لئے
بھی ہو
مقتضای
ایمان و
تعظیم
جناب
رسول اللہ
صلی اللہ
علیہ وسلم
یہی کہ
آدمی
کلمات
کفر سے
بہت بچے
اور خوب
احتیاط
کرے کہ
کوئی
کلمہ
ایسا
زبان
سے نہ
پائے
احمد
تہذکہ
باب
آفات
اللسان
ختم
ہوا
خدا
تعالیٰ
ہمیں
اور
سب
مسلمانوں
کو
عمل
کی
توفیق
دے

مباح کبارفٹ

مباح ریفٹ

مباح ۱۱

مباح ۱۲

مباح ۱۳

مباح ۱۴

کے ذکر فرمایا کہی اور صحیحین میں بھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نہیں ناکراہی نہ کر نے والا
 جو وقت کہ ذکر کرتا ہے در حالیکہ وہ مسلمان ہے یعنی زانی کا بحالت نماز نہاں نہیں ہوتا اور صحیح بخاری میں
 ایک حدیث ظویل میں ہے کہ اگر سبائتھائی کہ حضرت جبریل اور میکائیل علیہما السلام جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ات کوئے گئے اور چند عجائبات دکھائے یہ بات مذکور ہے کہ جناب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو بخ دیکھا مثل تنور کے اوپر اوسکے تنگ رستے اوسکے کشادہ رستے
 اوسکے آگ جلتی ہے اور کچھ مردہ لگے اور کچھ عورتیں لگی اوس میں بن جب وہ آگ بلند ہوتی ہے وہ لوگ بھی اوس
 تنور میں پلندہ رہتے ہیں قریب بچکنے کے ہو جاتے ہیں جب وہ آگ کم ہونے لگتی ہے وہ لوگ اوسکے پیر
 ہو جاتے ہیں حضرت جبریل اور میکائیل نے بیان کیا کہ یہ لوگ زانی مرد اور عورتیں میں یعنی حرام کار مرد اور
 حرام کار عورتوں کو یہ عذاب ہے کہ ہر طرح آگ کے تنور میں قید ہیں اور آگ دیکھ چھالتی ہے اور پیر پیر
 کہہ دیتے جاتی ہے اور طبری اور بزار نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 شب معراج میں کہ لوگ دیکھ کہ سامنے اونکے ایک بانڈی میں گلا گوشت پکا ہوا ہے اور دوسری بانڈی
 خبیث میں کیا گوشت ہے اور وہ لوگ کچے خبیث کو کھاتے ہیں اور سترے گلے ہوئے کو نہیں کھاتے اور
 جبریل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مرد کے پاس حور حلال طیب ہے اور وہ کسی عورت خبیثہ کے پاس
 جا کے رات کو رہتا ہے صبح تک اور عورت کے پاس شوہر حلال طیب ہے اور وہ عورت کسی مرد خبیث کے پاس
 جا کے رتی ہے صبح تک اور بھٹی نے روایت کی ہے کہ شب معراج میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کچھ عورتیں دیکھیں کہ پیسے پستانوں سے تنگی ہیں اور وہ حرام کار عورتیں ہیں اور امام احمد نے روایت
 کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم میں زنا شائع ہوتا ہے اوپر بلا تھلا کی
 پڑتی ہے اور جس قوم میں شہوت شائع ہوتی ہے وہ عرب میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی ہمیشہ خون اور لہو
 غالب رہتا ہے اور امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جبریل کون بن
 زنا شائع ہوتا ہے اور بن میں موت کی کثرت ہوتی ہے شعر موقنا اور م کا شعر

وزر زنا خرد و بالذرات

ابرناید از پی منع زکات

۱۰۶ احادیث فی الکحل

۱۰۷ احادیث فی الکحل

موافق ہی قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہی تنبیہ سبب ناکا اکثر صحیحی ہوتی ہی کہ آدمی وائسٹون
 کی صحبت سے حرام کاری کرنے لگتا ہی اور تاخیر کرنا کحل میں ہی سبب نہ ہوتا ہی آداب کی کتابوں
 لکھا ہی کہ بارہ برس کی عمر میں لڑکے کا کحل کرے یہی حق نے روایت
 کی ہی کہ جناب سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نیت میں لکھا ہی کہ جسکی لڑکی بارہ برس کی
 ہو جائے اور وہ کحل کرے اور لڑکی کچھ کرے تو گناہ باپ کے ذمہ ہی اور وجہ تاخیر کی بات
 ہوتی ہی کہ مطابق سنت کے کحل نہیں کرتے خلاف شرع اخراجات کا فکر کرتے ہیں اور اس سبب سے
 دنیا اور آخرت دونوں کی خرابی حاصل ہوتی ہی تنبیہ ثانی بہت بڑی رسم یہ ہی کہ بیوہ کا کحل نہیں کرتے
 یہ رسم کفار ہند سے مسلمانوں میں آئی اور بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ شرفا امینؑ سے پہلے
 حلال نہ لکھو غار سمجھنا صریح کفر ہی سوای حضرت عائشہ کے اور سب ازواج مطہرات دوسرے ہی
 کحل میں آپ کے پاس آئیں نہیں اور اہل بیت میں ہمیشہ دوسرا کحل پیو ن کا ہوتا رہا شرفا کو چاہیے
 کہ باہم تراوری میں اجتماع کر کے اس رسم کو اوٹھا دیں کہتے سب میں مگر اثر کرنے سے ہوتا ہی اور ہی
 رسم کو جو اوٹھا دے اوکو سو شہیدوں کا ثواب ملے یہی حق نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَسَّكَ بِسَلْتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَا أَجْرَ لَهُ إِلَّا شَهِيدًا
 جو شخص چنگل مارے میری سنت پر نزدیک فساد امت میری کے اوسکے لیے ثواب شہید کا ہی

فصل دوم لواطت کے بیان میں

لواطت کہتے ہیں برہمن خول کرنے کو کلام اللہ میں جا بجا اس عمل شنیع کی مذمت ہی یہ عمل شنیع عادت
 قوم لوط علیہ السلام کی تھی خدا تعالیٰ نے اوسے حق میں فرمایا ہی اَنَّا نُرَا الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا
 مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ مَرَجَعُكُمْ اِيْسَا كَامِ كَرْتِے ہو جیسا ہی کہ تم سے پہلے کسی عالم نے نہیں کیا
 اور یہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی اَنَّا نُرَا الذَّكَرَانَ مِنَ الْبَشَرِ وَمَنْ زَوَّجْنَا مَا خَلَقْنَا لَكُمْ
 رَبُّكُمْ مِنْ اَنْرَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ خَالِفُونَ یعنی کیا آتے ہو تم جہان کے مردوں کے برابر

چوڑتے ہو جو بید کی بین تمہارے رب نے جو رب زمین تمہاری بلکہ تم ایک قوم جو حد سے تجاوز کرنے والی تھی بہت بیجا اور نجاست طبیعت کی بات ہے کہ پاک صاف طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے واسطے قضای شہوت کے مقرر کیا ہے یعنی اپنی جو رونا سے شجیت کرنا اور سکھو جوڑ کے ایسا نہیں کام کرے یہ تو آویست کی حد سے گزر جانا ہے اور نجاست خود جانوروں کی حد میں داخل ہونا ہے ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلاۃ علی تطہر حیت نہ تکھ کا طرف اوس مرو کے جو کہی ہے یا عورت کے پاس آئے اور سکی دیر کی راہ سے اور رزی نے روایت کی ہے کہ ملعون بھی جو شخص قوم لوط کا عمل کرے اور امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون بھی وہ شخص جو اپنی جوڑ کے دیرین کرے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مکو یا و تم عمل قوم لوط کا کرتا ہے یا عمل او مفعول کو قتل کر ڈالو تو لوط کی نذر شرعاً بہت سخت ہے قتل کا بھی حکم ہی جیسے اس حدیث میں آیا ہے لیکن صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک یہ حکم تب ہی جب کہ عدت نس فعل منع کی رکھتا ہو اور زمین تو اسے قید کرین تا موت یا ناپلور تو بہ خالصہ جس سے یقین ہو جائے کہ وہ پھر ایسا کام کرے گا اور صحابیہ میں اسکی سزا میں اختلاف ہے بعضوں نے حکم حلالے کا دیا اور بعضوں نے اوپر دیوار ڈھانے کا اور بعضوں نے حکم دیا کہ اس شخص کو زندہ ہار کے بلند مکان سے ڈال دیں اور اسے پتھر برساکے اسے مار ڈالیں انہی آور ترمذی نے باب ما جاز فی حلالی میں لکھا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ شافعی و احمد و اسحاق کا یہ مذہب ہے کہ اس مجھے کام کرنے والے کو سنگسار کرنا چاہیے خواہ مجھن ہو خواہ نہ ہو اتھی حصن کہتے ہیں مسلمان حامل بالغ کو جب کا صلح ہو گیا ہو اور وہ اپنی منکوحہ سے وطی بھی کرچکا ہو سوزنا میں جم کے لئے شرعاً ان صفات کا ہونا شرط ہے اور لوطیت میں شرط نہیں اگر نے نکاح آدمی نہ کرے تو اسے سنوڑے بھی لکھیں سنگسار بھی جائز اور جو لوطیت کرے تو او ان اس کے نزدیک سنگسار کیا جائے اس سے بھی کمال بڑا ہونا اس فعل کا معلوم ہوتا ہے اور ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ خجہ خوف ہی اپنی امت

استادِ اعلیٰ کے مناسب جواب
تبادِ محل میں فرمایا
اے بھائی! کہہ دیجئے کہ میں یہاں
اور سات اس کام میں
رکھتا ہوں اس میں کیا
کرتے ہیں حکم
میں نے نہیں دیا
میں نے تو یہاں
میں نے تو یہاں

عمل قوم لوط کا شیخ عبدالحق دہلوی نے اس حدیث کے دو معنی رکھے ہیں ایک یہ کہ سب گناہوں سے زیادہ اس گناہ پر عذاب کا خوف ایسی دوسری چیز ہے کہ سب سے زیادہ اس گناہ کے وقوع ہونے کا خوف کیسے ہی بہت اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گی بہر کیف اس حدیث سے کمال تاکید نہ پختے کی اس گناہ سے بات ہوتی ہے تنبیہ اکثر آدمی اس عمل شنیع میں بہ سبب صحبت لونڈوں کے بالخصوص خوبصورتوں کے مبتلا ہر جاتے ہیں چاہیے کہ تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خیال کر کے اس صحبت سے محترز رہیں اور منہمرا اور اوفتہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مرد خوبصورت کی طرف نظر بشہوت حرام ہی اور امام نووی نے رسالہ البیان فی آداب حملہ القرآن میں لکھا ہے کہ مرد خوبصورت کی طرف نظر مطلقاً ناجائز ہے خواہ بشہوت ہو خواہ بے شہوت و احمقیا ط اسی میں ای

فصل تیسری مساحفت اور جلیق اور وطنی بہیمہ کے بیان میں

مساحت کتے بین عورت سے عورت کے باہم فعل بدر کرنے کو اور خلق مشہور ہی اور وطنی ہمچہ نور
سے بڑا کام کرنا یا کریمہ والذین ہم لفرہم ہم حفظون الا علم انروا ہم او ما ملک
ایما انهم فافهم غیر ماکو صیر قس ایتع ورائذ لک واثاک ہم العدون
یعنی اور فلاح چاہنے والے وہ مسلمان ہیں جو اپنی شر مگاہوں کو محفوظ رکھتے ہیں سب سوا جوروں
کے اور ان عورتوں کے جنکے مالک ہیں کہ ان پر مامرت نہیں پہر جو کوئی ذہن مذہب سوال کے سو وہی لکھتے
مذہب سے تجاوز کرنے والے یہ آیت جیسے زنا اور ولط کو شامل ہی ان میں عمل شمع یعنی مساحت اور خلق
وطنی ہمچہ کو بھی شامل ہی خدایتعالیٰ نے صاف فرمایا کہ جو کوئی سوا جوروں اور شرعی لوز مذہبی کے اپنی شر مگاہ
اور کسی جگہ کا ہیں لڑے وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہی یعنی خدایتعالیٰ نے جو حد مقرر کر دی ہی اوس سے
باجر جانے والا ہی و خدایتعالیٰ نے انسان کو بحیثیت عقل و شعور آراستہ کیا ہی اور اپنا خاص نہ
بنایا ہی اگرچہ صفات حیوانی بھی اس میں ہیں لیکن مقصود یہ ہی کہ سب کا سہ طرح کرے کہ خاصوں کی وضع کے
مناسب ہو نہ ہی حیوانیت بنائی جاوے اسی لیے قضای شہوت جماع کی انسان کو سہ طرح اجازت ہوئی

فخاست طبع کے خاص پہلے عشق کو
 بچا ہے کہ ہر شے سے پہلے حق کو
 کہہ رہی بات بہت کم کہی ہے
 پر آدمی خود را داری با تو کجای
 ماں یقیناً کجای کہ خاص علی شہ
 چاہتا مسرت تھی بان سے فخر
 ہو غالب نہیں تو تیرا جو فخر
 فخری کا ہی ہے

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

[illegible]

پاؤں کا زنا چلنا ہی یعنی اجنبیہ عورت کے شہوت دیکھتے میں اور ایک بائین سے میں اور اس سے
 بائین کرنے میں اور مساس کرنے میں اور پاؤں سے اس کی طرف چلنے میں ناکا گناہ ہوتا ہے ہر
 کو جس کا وہ کام ہی اور ہر کیلئے اور عینی شرح کنیزین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 نظر کے طرف خوبصورتی کسی عورت کے شہوت سے ڈالا جائے گا دو نو آنکھوں اس کی بین سیمیا
 قیامت کے دن اور بھی ایسے میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے
 ہتھیلی کسی عورت کی کما و حیر لال نہیں ہی کہے جائیں گے اس کی ہتھیلی پر لکھا ہے قیامت کے دن
 جب نظر اور مس میں ایسا عذاب ہی تو بوسہ کہ اس میں لذت زیادہ ہوتی ہی اور مباشرت سے
 بہت قریب ہی خیال کرنا چاہیے کہ اس میں کیسا کچھ عذاب ہوگا اور آدمی کی آنکھ میں ایک ذرا سا
 ترنکا پڑ جاتا ہی کتنی تکلیف ہوتی ہی خدا کی پناہ کہ عیساکرم کر کے آنکھوں میں بہا جاوے اور ذرا چاہے
 کے منہ صال آدمی اپنی انگلی کر کے دیکھے کہ چلنے کی کیسی تکلیف ہوتی ہی اور خیال کرے کہ جب ہاتھ پر
 لکھا ہے کہ جابوئے تو کیسی کچھ تکلیف ہوگی مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اپنی خواہش کو اور تھوڑے سے
 منہ کو ایسی تکلیف شدید سے فکے چھوڑے اور یک گاہ کسی عورت پر نگاہ پڑ جائے تو دوسری
 نگاہ نہ ڈالے چنانچہ بروایت احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت کر کہ پہلی تیرے لیے ہی دوسری
 تیرے لیے نہیں یعنی یکایک نظر پڑ جائے اس کا مواخذہ نہیں اور جو گاہ تھامے گا تو مواخذہ ہوگا
 فقط اور جو شخص بعد نگاہ پڑ جانے کے آنکھیں بند کر لے گا اور پہن دیکھے گا اس کو ثواب ملے گا امام احمد
 نے روایت کی ہے کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکھے پہلی بار پہر آنکھیں بند کرے تو
 خدا تعالیٰ پیدائے گا اس کے واسطے ایک ایسی عبادت کہ حلاوت اس کی پاؤں سے لگے جس طرح
 مرد کو طرف عورت کے نظر شہوت حرام ہی ہی طرح عورت کو بھی طرف شہوت حرام ہی
 اور جس سے عورت کو چھینا جائے اگر چہ اندھا ہو تو بھی اس سے چھپے امام احمد اور ترمذی اور
 ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ اور میمونہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی

الح

الح

الح نظر الی الخطیۃ ث

الح نظر الی الخطیۃ ث

الح نظر الی الخطیۃ ث

بیان قبائح
نہج مجھے کا

تین کا بنی کم مکتوم آئے آپ سلا فرمایا کہ اسے تم دونوں جو ام سلیس نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ تو اندر ہی
ہیں دیکھتا نہیں آئے فرمایا کہ تم دونوں ہی اندر ہی ہو تم دونوں اسے دیکھتی نہیں تنبیہ نالج دیکھتا اور
مجرسنا بڑا گناہ ہی اور کئی گنا بہین جمع ہوئے ہیں دل نظر جسکے لیے حدیث مذکور ہو چکی کہ قیامت کے
دن نظر کرنے والوں کی دونوں انگوٹھیں میں عیساکرم کر کے ڈالا جائے گا دوسرے سنا او سکی آواز
اور کلام کا کہ جو جب حدیث کے یہ کافران کا زمانہ ہی اور ہاتھوں کا اور زبان کا زمانہ ہی اور وقت پھر
آدمیوں سے واقع ہو جائے یعنی ٹڈی سے بائیں کہنے میں اس کے بدن پر ہاتھ پونچا تے ہیں اور
نالج کی محفل میں جانے کے لیے جلتے ہیں باتوں کا زمانہ ہی واقع ہو جائے اور راکٹ مع فراہم ہوتا ہے
جی کہ قیامت حرام ہی اور اکثر احادیث سے بات ثابت ہے کہ گناہ بر ملا واقع ہو وہ زیادہ موجب غلبہ
کا ہوتا ہے پس ہاں گناہ کے کہ چسپ کر کیا جاوے بر ملا کرتے ہیں ایک جیانی لہر گستاخی اور
نذر مونا خدا تعالیٰ سے پایا جاتا ہے سو یہ گناہ کیسا بر ملا ہوتا ہے کہ دور دور اور اسکی خبر پہنچتی ہی اور جو
گناہ اس قسم کا ہو کہ بغیر اجتماع کے نہ بنیں اسے گناہ کرنے والے کو اس مجمع کے قائم کرنے کا بھی گناہ
ہوتا ہے اور جو صاحب مجلس نالج کی قائم کرنے کے لال رقعہ لوگوں کو کھتے ہیں مگر نہ فریاد و رفق محفل
شوند خدا جانے اونکی انگوٹھیں میں قیامت کے دن کتنا عیساکرم کر کے ڈالا جائے گا صحیح حدیثوں سے
یہ بات ثابت ہے کہ جس آدمی کے سببے اور شاخص تکب کسی گناہ کے ہوں اور سپر غدا اب ابرہہ ترکب کے
علحد ہو گا علاوہ اس غدا اب کے جو اپنے ذاتی گناہ کے سببے اور سپر غدا اب کے جس نے نالج کی محفل میں لے
شریک تے ہیں ابرہہ آدمی کے بھی غدا اب نالج کرانے والے یہ ہو گا مثلاً اگر فرض کیجئے کہ پانچ آدمی
نالج میں شریک ہوں اور نالج دیکھنے والے کی انگلی میں چٹا نک چٹا نک برسیسا گرم کر کے ڈالا جائے تو صاحب
کی انگلی میں حساب کی ہو سے پانچ چٹا نک لہی سو اکتیس سو پچھٹے گا اور ایک خالی نالج میں یہ ہی کہ بیشتر سبب
ہو جائے نالج دیکھ کر لاکھ سکر ٹڈی پر طبیعت آجاتی ہی اور اذیت ناک پہنچ جاتی ہے پھر آدمی زنا
محضر ہو تے ہیں سبب شرکت کے ایسی محفلوں میں نہ نہیں مبتلا ہو جاتے ہیں عوا و سکا وبال بھی نجان محفل
یہ ہو گا عرض بہت قبائح اس عمل شیعہ میں خلیہ تعالیٰ سبب انون کو تو فریاد کہ اس کے پچھلے در اٹھا

ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو دیکھا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو سنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چھوا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو مس کیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب محبت اسی ہی اختیار کر کے تنبیہ ثانی ہو نہ فرمایا اور دیکھنا اور
 اور نظر بشہوت کرنا اور مساس کرنا اور بوسہ لینا اسکا حلال بھی ایسا ہی جیسا رنڈیکاناج اور نظر اور بوسہ
 اور مساس کا بلکہ اس سے بدتر بھی جیسا کہ فقہ اور حدیث کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے اور ظلم کی بات
 یہی کہ بعض خاندان مسلم میں محفل شادی میں نندی کے نایج سے اجتناب کرتے ہیں اور لوٹو نہ دیکھنا نایج کرتے
 ہیں خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو یہی بد سے بچائے اور اعمال خیر کی توفیق دے

فصل پانچویں شرعوت کے بیان میں

چونکہ متعلق بزنا جنہی کا شرع دیکھنا ہی ہے لہذا فیصلہ واسطے بیان مسائل شرعوت کے لکھی گئی تہذیبی اور
 ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الذی طهر
 والذی طهر لکبہ لعن ہو جو یہ خبیث کی او سپر جو کسی کا شرع دیکھے اور او سپر جس کا شرع دیکھا جائے یعنی دیکھنے
 واسے پر ہذا آدمی کو چاہیے کہ شرعوت سے جو مسائل متعلق ہیں ان کو خوب سیکھ لے تاکہ لعنت سے
 بچے مسئلہ مرد کو ناف کے تلے سے گٹھنوں تک دیکھنا فرض ہی اتنے بدن کو سوا حق مرد اور کزنہ شرعی
 کے سب سے چھپائے مسئلہ عورت کو سوا منہ اور دونوں ہاتھوں کے گٹھنوں تک رہو دونوں پاؤں
 کے ٹخنوں تک سارے بدن کا ڈھکنا ایسے مردوں سے جس کا نکاح اس سے درست ہے فرض ہی
 و اختارین لکھا ہے کہ جوان عورت منع کی جائے وہ نہ کہولنے سے مردوں میں نہ اس لیے کہ منہ
 عورت ہی بلکہ واسطے خوف فتنے کے مسئلہ جس عضو کا ڈھکنا فرض ہے اگر وہ بدن سے الگ
 ہو جائے تب ہی اس کا دیکھنا جائز نہیں پس عورت کو چاہیے کہ گنگھی کرنے سے جو بال لگے ہو جائے
 ان کو ایسی جگہ نہ ڈالے کہ اجنبی مردوں کی نظر پڑے اور مرد عورت کو ہار مونٹ کے ایسی جگہ نہ ڈالے کہ کسی کی
 نظر پڑے مسئلہ عورت کو محارم سے یعنی اپنے اشخاص سے جس کے ساتھ اسکا نکاح کہیں جائز نہیں جیسے
 باپ بھائی بیٹا و نانا و عیسا و بڑ بھائی کا اور ناف سے تلے گٹھنوں تک دیکھنا فرض ہی مثلاً اگر بیٹے
 کے سامنے لگا کر کھل جائے یا باپین کھل جائیں یا پندلی کھل جائے تو کچھ مضائقہ نہیں فہمہ ستائز

ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو دیکھا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو سنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چھوا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو مس کیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو

ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو دیکھا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو سنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چھوا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو مس کیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو بوسہ دیا ہو
 ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو چومنا ہو

اکثر عورتوں کا لباس ایسا ہی کہ اس میں کچھ سر کھلا رہتا ہی باہر میں چھل جاتی ہیں سو ایسے لباس کے سوا
محرم کے باور کسی کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا یا ماموں کا بیٹا یا دیو یا جیٹھ عورت کو آنا جائز نہیں اور جو
ایسا لباس جس سے پہننا فریضہ ہی کہل جاوے اس لباس سے محرم کے سامنے ہی آنا جائز نہیں بلکہ
لوڈی کو جو فی حقیقت بموجب شرع کے لوڈی ہو تو نہ ہی بدن کا ڈھکنا ہر مرد سے فرض ہی جتنا عورت
کو اپنے محرم سے مسئلہ عورت کو دوسری عورت کے ساتھ سے تلے کشنوں تک بدن کا ڈھکنا
ہی تنبیہ اکثر عورتیں سمجھتی ہیں کہ عورت کے کچھ ترن چاہیے ایک دوسرے کے سامنے نہانے میں
یا اور اوقات میں سب بدن کہل دیتی ہیں ہر مرد کو چاہیے کہ عورتوں کو یہ مسئلہ خوب سمجھا دے
اور دیکھنے دکھانے والے پر لعنت کی حدیث جو اوپر گزری ہی سنا دے مسئلہ ضرورت کے
اوقات میں بقدر ضرورت شرک و کھانا جائز ہی جیسے قرآن کے لیے کہ بغیر دکھانے کے دوا نہ ہو سکے یا
دائی جنائی کو مسئلہ محرم کو جن قدر بدن کا دکھانا جائز ہی اسکا چھونا ہی سزا ہی مگر جب عورت میں
یکم نہیں ہی مثلاً اسکے مونہ کا ہاتھ کا بے شہوت نہ کیے جائز ہی اور چھونا جائز نہیں بلکہ اگر مردانی ٹیڑھا
جسیر شہوت کا احتمال ہو کر نہ ہو تو اسکا ہاتھ پکڑنا اور چھونا جائز ہی رحمت مسئلہ نام ابو حنیفہ صاحب کے
نزدیک غلام پہلی جنسی ہی اسکو اپنی بی بی کا سوا موندہ و رہا نہ اور پانوں کے اور بدن کیے کھانا جائز نہیں مسئلہ
یہ بھڑے اور خوجے کا حکم اور مردوں کا سائی اون کے بھی عورت کو حجاب کے ناچلیے مسئلہ عورت چھونا اور دکھانا
اسکا کسی قدر بدکار دکھانا فرض نہیں جب ایسا ہو تو متنبہ کہ قابل شہوت نہ تو صرف قبل و رد بدکار دکھانا فرض ہی
پہر اور متصل بدن کا دین س کی عمر تک پہر اسکا حکم بالغ کا سائی در مختار ف ایک حجاب ہی اور ایک
شرع عورت حجاب سکھو کہتے ہیں عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح جائز ہی مطلقاً نہ آوے اور شرعاً
اسکو کہتے ہیں جس سے جتنا بدن دکھانا فرض ہی اسکو چھوئے اگرچہ اس کے سامنے آوے سو حجاب واجب
مطلقات یعنی بیغیر صاحب علی شد علیہ سلم کی بیویوں پر فرض تھا اور سب عورتوں پر تحجب ہی اور
شرع عورت سب عورتوں پر فرض ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے اسی طرح لکھا ہی اور علماء کی تحقیق سے ہی
یہی ایجا تا ہی شرفائے اسل مرتب کیے ایلو راکیز اختیار کیا اور دم پر دشمنی کی علی الاطلاق عورتوں

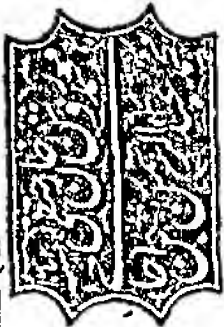
قائم کی مگر اب ہندوستان میں ایسا طریقہ بکڑ گیا ہے کہ نہ حجاب باندھ ستر عورت حجاب میں قہر خلیل ہی کہ عورت نے
نامحرموں کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا ناموں کا بیٹا آتی ہی اور حقیقت حجاب کی یہ ہی کہ کسی نامحرم کے سامنے
نہ آئے اور ستر عورت میں یہ خلیل ہی کہ لباس اس طرح کا قائم ہو رہی کہ اکثر عورتیں اس لباس کے سوا اپنے
شوہر کے اور کسی کے سامنے جانے قابل نہیں ہوتی ہیں مسلمانوں کو چاہیے کہ اس باب میں قنیا طرہیں اور
عورتوں کو تاکید کریں کہ مطلق نامحرموں کے سامنے نہ آئیں اور جو بضرورت کسی کے سامنے آئیں تو ستر باندھیں
سارے بدن چھٹی طرح چادر سے ڈھکے آئیں مسئلہ جو کچھ ایسا باریک ہو جس سے تلے کا بدن نظر آئے اس کا
حکم ننگے کا سا ہی ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ سہ ماہی حضرت ابی بکر کی
باریک کپڑے پہنے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئیں اپنے مونہہ پیر لیا اور فرمایا
امی اس عورت جب جوان ہو جائے تو نہیں جائز ہے کہ دکھلائی دیجے اس کے بدن میں سے کچھ گرہ
اور یہ اپنے مونہہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا تھی شیخ عبدالحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا
ہے کہ جس کپڑے سے بدن نظر آئے اس کا حکم ننگے کا سا ہی پس ملل کا دوپٹہ اور رکے عورت نامحرم کے سامنے
نہ آئے اور جو عورتیں ملل کا یا کسٹری باریک کپڑے کا دوپٹہ اور رکے نماز پڑھتی ہیں اور سر کے بل
اور باہیں کپڑے کے تلے سے نظر آتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی مردوں کو چاہیے کہ یہ مسئلہ نہ تو نہ بھولیں

احتمال

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بہائیوں کو اور مولف کو اس کے نفع
بخشنے اب چند التماس کیے جاتے ہیں اول یہ کہ اگرچہ یہ رسالہ پہلے ہی میں وہ اور کئی میں کوئی ایسی
حدیث کہ نزدیک محققین محدثین کے خلاف سی کہ ایک شخص ان کی پس گیا چشمہ سے لکھی
ہے اور بعض ہندو حدیث کے خلاف ہے اور ان کی منگنی تھی یہ پاپہ پس کہا او کمل کے لیے
ہندو صرف ف پر لکھ دیا ہے اور یہ سوائے ایک ہی ہے اور محب کو طاقتہ ان میں سے ایک
لفظ براکت کیا مثلاً جو حدیث بالاعتصام بالکتاب السنۃ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اس کے لیے بعد ہندو حدیث
اعتصام فل لکھ دیا اور بیشتر باب حفظ اللسان الغیبۃ و اشتم کی نشانی آتھی لکھی ہے اور حیار العلوم کی حدیث

نظارہ اس حدیث کا موازنہ
اور اس حدیث کی عورت میں بھی چھپا
بازوں ہی عورت میں اور مطالب
اور کچھ واجب ہی اور مطالب
اور اس حدیث کے جو صاحب
بلیک نے اس حدیث کی اور سن سنا
میں سچ ہوئی
۱۲۲ لباس ف
پہنی یہ کپڑا
چھپا ان میں اس حدیث
کی تاویل کی جو از قدوم
کے کہنے کے جو علم ہی تھا
عرب کی عورتوں کی حدیث
میں مونہہ پیر لکھی ہے
نمایا ہے تہی نہیں چھپا
ظاہر و ظاہر تھا اس
اور کچھ نظر لیا لباس
اتصال میں اس کے بدن کے
جو عضو عورت نہ تھے ان کی
نظارہ

مین سے وہی حدیث کہی ہے بلکہ معتبری پائی گئی و نام مخرج کا صحیح حوالیٰ صح سے معلوم ہوا اور وہی
 نشانہ اپنی فیہ الوصول سے جو حدیث کہی اسکی نشانہ بھی وہی ہے اور یہی نشانہ ہے جو ایک کمال
 بویضیوں میں سالے کے یقیناً موجب غولِ حشمت بھی کہ جناب سوال شدہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قضا
 ہیں پس سب مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ غریب تمام کے مضمون کو دریافت کریں اور عمل کریں اور لوگوں کو سکھائیں
 اور بزرگانِ اہل علم کی خدمت میں یہ عرض بھی کہ اس سالے کو بسبب ہونے کے زبانِ مرد و من خفیہ
 مطلب ہے توجہ فرمادیں کہ احادیث میں مسائل وغیرہ اپنی استعداد کے موافق کمال تحقیق سے لکھے ہیں پس
 خود ہی اس سالے کو بتا ہوا لوگوں کو سنا دیں اور اپنے شاگردوں کا رشا و فراوان کہ ہر سجدہ میں سرِ محلیٰ میں اس
 کے مطالبہ کو بڑے سبھا دین مقصود ایسے رسائل کی تالیف و تقسیم سے یہی ہے کہ مطالبہ عمدہ دینیہ کی
 خوب شہرت ہو اور علی العموم سب مسلمانوں کو نفع ہو سو ہم یہ کہ ایک بلا می عام عجیبیت ہے کہ لوگ جب
 کوئی نصیحت کی بات اور وعید کی حدیثیں آئیں سنتے ہیں اپنی طرف ہر گز خیال نہیں کرتے اور لوگوں کی طرف
 خیال کرتے ہیں مثلاً غیبت بکثرت شائع ہے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس بلا میں مبتلا نہ ہو اور جب اپنی
 عیبت کی بیان کجائی بھی کر کہا جاتا ہے کہ حدیث میں اپنی العیبت آتش میں لگنا یا خدا تعالیٰ نے غیبت سے
 کو در اندازہ نہ کیا والا کثرت مرے ہوئے بہائی کا فرمایا ہے تو اکثر سنتے دے یہی کہتے ہیں کہ ہاں صاحب
 غیبت بہت گیا کرتے ہیں اپنی طرف کوئی خیال نہیں کرتا کہ ہم بھی غیبت کرتے ہیں یا نہیں بلکہ اسی وقت
 اگر مذکور کسی شخص کا آجائے غیبت کرنے لگیں سو عرض یہی کہ بوقت سننے اس سالے کے ہر صاحب
 اپنے تئیں مخاطب الہی ہوتا ہے اور کثرت کے جو معاصی اس سالے میں مذکور ہیں ان سے
 بچیں چہارم یہ کہ فقہ کہتے ہیں عورت اپنے شوہر کے سامنے جس سے ظاہری و باطنی فراوان و آخر دعوانا
 انہی الا رب العزت ہے



وہی حدیث کہی ہے بلکہ معتبری پائی گئی و نام مخرج کا صحیح حوالیٰ صح سے معلوم ہوا اور وہی نشانہ اپنی فیہ الوصول سے جو حدیث کہی اسکی نشانہ بھی وہی ہے اور یہی نشانہ ہے جو ایک کمال بویضیوں میں سالے کے یقیناً موجب غولِ حشمت بھی کہ جناب سوال شدہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قضا ہیں پس سب مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ غریب تمام کے مضمون کو دریافت کریں اور عمل کریں اور لوگوں کو سکھائیں اور بزرگانِ اہل علم کی خدمت میں یہ عرض بھی کہ اس سالے کو بسبب ہونے کے زبانِ مرد و من خفیہ مطلب ہے توجہ فرمادیں کہ احادیث میں مسائل وغیرہ اپنی استعداد کے موافق کمال تحقیق سے لکھے ہیں پس خود ہی اس سالے کو بتا ہوا لوگوں کو سنا دیں اور اپنے شاگردوں کا رشا و فراوان کہ ہر سجدہ میں سرِ محلیٰ میں اس کے مطالبہ کو بڑے سبھا دین مقصود ایسے رسائل کی تالیف و تقسیم سے یہی ہے کہ مطالبہ عمدہ دینیہ کی خوب شہرت ہو اور علی العموم سب مسلمانوں کو نفع ہو سو ہم یہ کہ ایک بلا می عام عجیبیت ہے کہ لوگ جب کوئی نصیحت کی بات اور وعید کی حدیثیں آئیں سنتے ہیں اپنی طرف ہر گز خیال نہیں کرتے اور لوگوں کی طرف خیال کرتے ہیں مثلاً غیبت بکثرت شائع ہے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس بلا میں مبتلا نہ ہو اور جب اپنی عیبت کی بیان کجائی بھی کر کہا جاتا ہے کہ حدیث میں اپنی العیبت آتش میں لگنا یا خدا تعالیٰ نے غیبت سے کو در اندازہ نہ کیا والا کثرت مرے ہوئے بہائی کا فرمایا ہے تو اکثر سنتے دے یہی کہتے ہیں کہ ہاں صاحب غیبت بہت گیا کرتے ہیں اپنی طرف کوئی خیال نہیں کرتا کہ ہم بھی غیبت کرتے ہیں یا نہیں بلکہ اسی وقت اگر مذکور کسی شخص کا آجائے غیبت کرنے لگیں سو عرض یہی کہ بوقت سننے اس سالے کے ہر صاحب اپنے تئیں مخاطب الہی ہوتا ہے اور کثرت کے جو معاصی اس سالے میں مذکور ہیں ان سے بچیں چہارم یہ کہ فقہ کہتے ہیں عورت اپنے شوہر کے سامنے جس سے ظاہری و باطنی فراوان و آخر دعوانا انہی الا رب العزت ہے

خاتمہ الطبع خدا کے فضل سے
 محدث و شرفان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پکا پور میں شوال ۱۲۸۵ ہجری میں چھاپا

عبد اللہ

وین تو کلین علی الدنویہ

سنان الکریم صیام
سنان الکریم صیام

در سطح احسن
حافی سی که ایک شخص او کی پس کیا جازم
او کی تنگنی تھی سہ پایہ پر پس کہا او کو
پس است بن اور جب کو طاقت نہ

وَسْتَغْفِرُهُ وَتَعَاذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّهِ وَرَأَيْتُمْ أَصْحَابَ
الْحَقِّ أَتَعْمَلُونَ إِنَّ اللهَ فَلَا مَحْضِلَ لَهُ وَمَنْ يُضِلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَإِذَا شَرَعْنَا إِلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْشُرُوا أَنْ تَكُونَ عِندَ

[illegible][illegible]

نکھارہ اور چھ فصل سیچ بیان اول خبر دئی کہ کردہ میں روزی ارگو اور جو کہ نہیں کردہ میں اور جو کہ جب
ہیں اور شاہین فصل سیچ عوارض کی کہ مباح ہی سبب اونکی افکار اور شاہین فصل سیچ کی بیان میں
اور نوین فصل اعتکاف کی بیان میں اور بنامہ بیچ بیان ہت ام روزوں کی وغیرہ ایک مقدمہ بیچ بیان
میں سوم کی وغیرہ ایک مضمون کی معنی لغت میں ہیں مطاق بند یعنی لگی اور شرح میں معنی اونکی ہیں بند رہنا کہانی
ہیں اور جملہ کرنی سی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدائی کہ اوکو کو حکم اندر کا ہی خبری غروب ایک ساتھ
نیت روزہ کی اور روزہ رکھنی الا اہل یہی ہو یعنی مسلمان بھی ہوا اور پاک بھی ہو چھین و نفاس بھی اور روزہ
یعنی کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا کہ اللہ تعالیٰ فی بڑی بڑی فائدہ دن کی لمبی سب میں بڑی فائدہ
اسکی اور میں ایک تو یہ کہ اوس ہی خاطر چھٹی ہوتی ہی نفس مارہ کو اور جاتی نہی ہی تیزی اور کسی اور اعتبار
انکہ اور زبان اور کان اور تندر وغیرہ سست ہو جاتی ہیں بسبب اسکی پس نہ پیش گناہ کی کم ہوتی ہے
چنانچہ نیلی کہا گیا ہی کہ جب ہوگا ہوتا ہی نفس تو میر ہوتی ہیں تمام عناصر یعنی رغبت نہیں کرتی نکاح
اپنی کی اور حبس ہو تا ہے نفس تو ہو کی ہوتی ہیں سب عناصر یعنی رغبت کرتی ہیں مناسب ہونے کے
اور مناسب ہی وہ چیز دہی کہ حضور اسکی لئی پیدا ہوا ہی مثلاً انکھ دیکھنی کی لئی پیدا ہوتی ہی پس حالت
ہو کہ میں کسی چیز کی دیکھنی کی رغبت نہیں ہوتی اور بیٹ بھری پر ہوتی ہی اس طرح باقی کو سمجھ لی اور
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ دل صاف ہو جاتا ہی کہ دور تو منی اس لئی کہ کردہ دل کی بسبب فضول زبان اور
انکھ اور اور اعتبار کی ہوتی ہی یعنی کلام زاد حاجت سی کرنی اور دیکھنا بلا ضرورتہ اور اور عناصر سی کام زیادہ
حاجت سی کرنی اور روزہ داران چیز دہنی اس میں ہوتا ہی اور بسبب صفا دل کی اچھی کام کہ تمنا ہی اور درجا
مالی حاصل ہوتی ہیں اور اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ یہ سبب ہم کا ہوتا ہی ماکین پر اس لئی کہ بعض اوقات جو
شیخ ہو کہ کچھ کتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کہ ہو کا دیکھتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا
یہ ہے کہ موافقت کرتا ہی فقر کی اونہا تا ہی کہی وہ چیز کہ اونہا تا ہی میں وہ اور اس ہی بلند ہوتا ہی مرتبہ
اسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کی جیسی کہ منقول ہی نشر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پس گیا جاز میں پس بابا
اونکو کہ نہیں ہوئی کانپتی تہہ اور کپڑی اونکی تنگتی ہوتا ہی پایہ پر پس کہا اونکو کہ ایسی متین
بڑے دھارے متنی کہا اسی بھائی فقر بہت ہیں اور محب کو طاقت نہیں کہ خبر کسیر
اونکی کہ میں کپڑوں کی طرف سی پس موافقت کرتا ہوں اونکی ساتھ اونہا کی تکلیف جاری کی
جیسی کہ وہ اونہا نے ہیں انتہی اور اسی لئے کہتی تہہ بعض اولیاء عارفین قوت
بانی ہر فردی کے اللہ تعالیٰ لا تقنا اخدا فی شیئی ابدا تعین یعنی یا اللہ
ہو نہ نہ کہ مجھ سی ساتھ ہی ہو کہوں کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں سیر

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

روزہ بخون اور شش والی کا دوسری دن سبب بخونی نیت کی اور حکم روزی کا پانا نواہی
ہے اور سبب روزہ مندور کا نذر ہے چنانچہ ایسیلئے اگر معین کی نذر ایک مہینی کی کہ رمضان
مہینی میں نہ کہوں گا اور ایک مہینی پر روزے رکھلی پہلے اوس مہینی کی بدلی اوسکی
تو کفایت کرے گی سبب پائی جانی سبب کی کہ وہ نذر ہے اور لغو ہو کے تین اور سبب قارونکی
روزہ کا ختم ہے اور قتل اور سبب رمضان کے روزے کا پائے جانے جانا ایسی
بزد کا ہے کہ ممکن ہو شروع کرنا روزیکا اوسین ہر دن سی ہائیک کہ اگر افاقت
پاویے بخون راتین یا نصف ہزار شرعی بین اور با بھند اوسکی بین تو ہین لازم
ہو گے اوس پر قضا و قوے اسپر ہے اور قضیہ کے ہے اسکے بہون فی
اور روزے آہن قسم پر ہین ایک تو فومن اور وہ دو قسم پر ہے ایک تو معین
اندر روزی رمضان کے اواز اور ایک غیر معین ہے مانند روزی رمضان کی
قضا اور کفارونکی روزونکی لیکن یہ فرمن علی ہن نہ عقتادی یعنی جب
اور سببلی ہین کافر ہوتا منکر اونکا اور واجب اور یہ ہے دو قسم پر ہے
ایک تو معین مانند نذر معین کے اور ایک غیر معین مانند نذر مطلق کے
اور فضل مانند غیر اندونون کے یہ شامل ہے سنت کو قیسی سنت موکہ کہ
مانند روزے عاشورار کے ساتھ روزے نوین کے اور سنت کو
مانند روزون ایام بین شکر ہر مہینی میں اور روزے دن جمعے کے
اگرچہ اکیلا ہو اور جو بنے کے اگرچہ عاصیے رکھے بشرطیکہ صفت نہ پیدا
کرے اوسکو اور مگر وہ جس دمی مانند روزے عیدین کے اور ایام
تشریق کے اور تتر حیہ مانند روزے عاشورار کے نہشتا
اور روزے ہفتہ کے متہا اور روزے نوروز اور مہرجان کے
قضا اور سبب اونکو اور مانند چپ کے روزے کے اور سبب
کے روزے کے اور مانند روزون دہر کے اگرچہ اقطار کرے
سین اور ایام تشریق کے اور یہ امام ابو یوسف کے نزدیک
ہے جیسا کہ محیط میں ہے اور انواع روزون کے تیران ہین
ات تو پیدا ہے ہین رمضان اور کفارہ ظہار اور کفارہ
نفل اور کفارہ قسم اور توڑنے رمضان کے روزے کے

روزہ مجنون اور عیش وادی کا دوسری دن بسبب ہونے نیت کی اور حکم روزی کا پانا نوب کا ہے اور سبب روزہ مندور کا نذر ہے چنانچہ ایسا کہ اگر معین کی نذر ایک مہینی کی کہ فدا فی مہینی میں کہ ہونگا اور ایک مہینی ہر روز سے رکھائی پہلے اوس مہینی کی بدلی اوسکی تو کفایت کرے گی بسبب پائی جانی سبب کی کہ وہ نذر ہے اور نذر ہو کے قیام اور کفایت روزی کا نذر ہے اور قتل اور سبب رمضان کے روزے کا پائے جانا ایسی جزو کا ہے کہ ممکن ہو شروع کرنا روزیکا اوسٹین ہر دن سی ہائیک کہ اگر افاقت پائے مجنون راہین یا نصف نہار شرعی میں اور باہند اوسکی میں تو ہین لازم ہو گے اوسپر قضا رقتوے ایسپر ہے اور تحقیق کے ہے اسکے ہتون فی اور روزے آہٹ قسم پر ہین ایک تو فرمن اور وہ دو قسم پر ہے ایک تو معین اند روزی رمضان کے اور ایک غیر معین ہے مانند روزی رمضان کی قضا اور کفار و نکلی روز و نکلی لیکن یہ فرمن عملی ہین نہ عفتادی یعنی جب اور سبیلہ ہین کافر ہوتا مگر اونکا اور واجب اور یہ ہے دو قسم پر ہے ایک تو معین مانند نذر معین کے اور ایک غیر معین مانند نذر مطہق کے اور نفس مانند غیر اند و نون کے یہ شامل ہے سنت کو قیسی سنت موکہ کہ مانند روزے عاشورار کے ساتھ روزے نوین کے اور شنبہ کہ مانند روز و نایام ہین شنبہ ہر مہینی میں اور روزے دن جمعے کے اگرچہ اکیلا ہو اور جو بنے کے اگرچہ عاصی رہے بشرطیکہ معص نہ پیدا کرے اوسکو اور مگر وہ تجدد می مانند روزے عیدین کے اور ایام شریق کے اور تنزیہ ہے مانند روزے عاشورار کے نہشت اور روزے ہفتہ کے متہا اور روزے نوروز اور مہرجان کے قضا اور سبب اونکو اور مانند چپ کے روزے کے اور سبب کے روزے کے اور مانند روز و نون دہر کے اگرچہ اقطاع کرے یسین اور ایام شریق کے اور یہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے جیسا کہ محیط میں ہے اور انواع روز و نون کے تیران میں سات تو پیدا ہے ہین رمضان اور کفارہ ہزار اور کفارہ قتل اور کفارہ قسم اور توڑنے رمضان کے روزے کے

اگر روزی نذر معین کے طور احتکاف واجب کی روزے اور چہ طرح کی روزہ معین
 اختیار ہی چاہے متفرق رکھی اور چاہے اکثی نقل اور قصار رمضان اور
 روزے ملتے ملتے کے اور قد یہ خلق کے اور جزا حید کے اور نذر مطلق کے
 جب مقرر ہوا یہ تو صحیح ہے اور روزے رمضان کا اور روزہ نذر معین کا
 اور نقل روزہ ساتھ نیت ہر ایک کی رات ہی منہ کہ کبرائے نیت بعد اس کی اور
 نزدیک اس کی اور ساتھ مطلق نیت روزہ کی اور نیت نقل کے اور ساتھ نیت نقل کی
 رمضان میں نذر نیت واجب دوسری کی بیچ ادار رمضان کے فقط واسطی نیت
 اس کی ساتھ متعین کرنے خارج کے مگر جو وقت کہ واقع ہو نیت معینی نقل
 اور واجب کے مریض سے یا مسافر سے تو ہر صورت میں محتاج ہوگا
 طرف تبین کے سبب نہ متعین ہونے رمضان کے بیچ حق اول
 دونوں کی پس نہیں واقع ہوگا رمضان سے بلکہ واقع ہوگا اول سہی کہ
 نیت کی ہو گے اور کے خواہ نقل کی یا واجب کے بموجب قول اکثر کے
 یہ جبہ الراق میں ہے اور سراج میں سہو صحیح تر کہا ہے اور
 نبضوں نے کہا کہ یہ ظاہر الروایہ ہے پس سبیل حنیف کیا سہو
 صنف فی سبب اتباج درر کے لیکن اوائل شبہاہ میں ہے کہ صحیح
 یہ ہے کہ واقع ہوگی رمضان سے سوائے مسافر کے کہ نیت کرے
 کسی اور واجب کی تو اسے سبکا واقع ہوگا اور سبکو اختیار کیا ہی ابن کمال
 اور شہ نبالیہ میں برہان سے ہے کہ یہ صحیح ہے اور نذر معین کا
 روزہ نہیں صحیح ہوتا ساتھ نیت اور واجب روزہ کی بلکہ واقع ہوتا ہے اسی
 واجب کا کہ نیت کی ہے اس کی مطلقا اور اگر رکھی متعین روزہ غیر رمضان

اگر روزی نذر معین کے طور احتکاف واجب کی روزے اور چہ طرح کی روزہ معین

اگر روزی نذر معین کے طور احتکاف واجب کی روزے اور چہ طرح کی روزہ معین
 اختیار ہی چاہے متفرق رکھی اور چاہے اکثی نقل اور قصار رمضان اور
 روزے ملتے ملتے کے اور قد یہ خلق کے اور جزا حید کے اور نذر مطلق کے
 جب مقرر ہوا یہ تو صحیح ہے اور روزے رمضان کا اور روزہ نذر معین کا
 اور نقل روزہ ساتھ نیت ہر ایک کی رات ہی منہ کہ کبرائے نیت بعد اس کی اور
 نزدیک اس کی اور ساتھ مطلق نیت روزہ کی اور نیت نقل کے اور ساتھ نیت نقل کی
 رمضان میں نذر نیت واجب دوسری کی بیچ ادار رمضان کے فقط واسطی نیت
 اس کی ساتھ متعین کرنے خارج کے مگر جو وقت کہ واقع ہو نیت معینی نقل
 اور واجب کے مریض سے یا مسافر سے تو ہر صورت میں محتاج ہوگا
 طرف تبین کے سبب نہ متعین ہونے رمضان کے بیچ حق اول
 دونوں کی پس نہیں واقع ہوگا رمضان سے بلکہ واقع ہوگا اول سہی کہ
 نیت کی ہو گے اور کے خواہ نقل کی یا واجب کے بموجب قول اکثر کے
 یہ جبہ الراق میں ہے اور سراج میں سہو صحیح تر کہا ہے اور
 نبضوں نے کہا کہ یہ ظاہر الروایہ ہے پس سبیل حنیف کیا سہو
 صنف فی سبب اتباج درر کے لیکن اوائل شبہاہ میں ہے کہ صحیح
 یہ ہے کہ واقع ہوگی رمضان سے سوائے مسافر کے کہ نیت کرے
 کسی اور واجب کی تو اسے سبکا واقع ہوگا اور سبکو اختیار کیا ہی ابن کمال
 اور شہ نبالیہ میں برہان سے ہے کہ یہ صحیح ہے اور نذر معین کا
 روزہ نہیں صحیح ہوتا ساتھ نیت اور واجب روزہ کی بلکہ واقع ہوتا ہے اسی
 واجب کا کہ نیت کی ہے اس کی مطلقا اور اگر رکھی متعین روزہ غیر رمضان

اگر روزی نذر معین کے طور احتکاف واجب کی روزے اور چہ طرح کی روزہ معین
 اختیار ہی چاہے متفرق رکھی اور چاہے اکثی نقل اور قصار رمضان اور
 روزے ملتے ملتے کے اور قد یہ خلق کے اور جزا حید کے اور نذر مطلق کے
 جب مقرر ہوا یہ تو صحیح ہے اور روزے رمضان کا اور روزہ نذر معین کا
 اور نقل روزہ ساتھ نیت ہر ایک کی رات ہی منہ کہ کبرائے نیت بعد اس کی اور
 نزدیک اس کی اور ساتھ مطلق نیت روزہ کی اور نیت نقل کے اور ساتھ نیت نقل کی
 رمضان میں نذر نیت واجب دوسری کی بیچ ادار رمضان کے فقط واسطی نیت
 اس کی ساتھ متعین کرنے خارج کے مگر جو وقت کہ واقع ہو نیت معینی نقل
 اور واجب کے مریض سے یا مسافر سے تو ہر صورت میں محتاج ہوگا
 طرف تبین کے سبب نہ متعین ہونے رمضان کے بیچ حق اول
 دونوں کی پس نہیں واقع ہوگا رمضان سے بلکہ واقع ہوگا اول سہی کہ
 نیت کی ہو گے اور کے خواہ نقل کی یا واجب کے بموجب قول اکثر کے
 یہ جبہ الراق میں ہے اور سراج میں سہو صحیح تر کہا ہے اور
 نبضوں نے کہا کہ یہ ظاہر الروایہ ہے پس سبیل حنیف کیا سہو
 صنف فی سبب اتباج درر کے لیکن اوائل شبہاہ میں ہے کہ صحیح
 یہ ہے کہ واقع ہوگی رمضان سے سوائے مسافر کے کہ نیت کرے
 کسی اور واجب کی تو اسے سبکا واقع ہوگا اور سبکو اختیار کیا ہی ابن کمال
 اور شہ نبالیہ میں برہان سے ہے کہ یہ صحیح ہے اور نذر معین کا
 روزہ نہیں صحیح ہوتا ساتھ نیت اور واجب روزہ کی بلکہ واقع ہوتا ہے اسی
 واجب کا کہ نیت کی ہے اس کی مطلقا اور اگر رکھی متعین روزہ غیر رمضان

۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔
 ۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔
 ۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔
 ۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔
 ۱۴۱۱ھ میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

اگرچہ یہ سبب بخانی اس کیلئے ہو رمضان کو پس وہ رمضان ابھی کا ہو گا نہ وہ
 کہ نیت کے ہے اس کے سبب اس حدیث کے **اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَلَا**
صَوْمَ إِلَّا كَاشَ عَن رَمَضَانَ اور محتاج ہے روزہ ہر دن کا رمضان سے
 طرف نیت کے اگرچہ صحیح مستقیم ہو اور شرط باقی روزہ ونکی یہ ہے کہ
 رات یہی نیت کرے معین کر کر اور شرط نیت میں یہ ہے کہ جانی ہوتی
 کہ فلا نا روزہ رکھتا ہوں کہا حداد سے نئے اور نیت یہ ہے کہ منہ
 کہے نیت کو اور نہیں باطل ہوتی نیت تاتا رہہ کہنی سے بلکہ مہل
 ہوتی ہے ساتھ رجوع کرنے کے اوس سی سطح کہ قصد کرنے
 رات کو افطار کا لینے روزہ نہ کہنی کا اور روزہ رکھ کر دن کو افطار کے
 نیت کرنے تو لغو ہے اور نیت کرنے روزے کے نماز کے اندر
 صحیح ہے اور نہیں فاسد کرتے نیت نماز کو بغیر منہ کے کہنی کے
 یعنی جب بعد اکر کہہ کر اور نماز شروع کرے تو پہلے نماز جو پڑھ رہا تھا
 فاسد ہو گئے اور اگر نیت کرے قصار روزے کے دن کو تو ہو گا وہ نقل
 پس قصار کرے اس کے اگر توڑ دے اس کو اور روزہ نہ کہا جاوے
 یوم الشک کے یوم الشک اس کو کہتی ہیں کہ تیسویں رات شعبان کو
 ابر ہوا اور چاند نہ معلوم ہوا اس کی صبح کو کہ تیسواں دن شعبان کا ہے
 وہ یوم الشک ہی اوسین روزہ نہ کہے مگر نقل رکھنی تو جائز ہے اور
 اگر وہ ہے خیر اوس کا اور اگر روزہ رکھی دن شک کے اور واجب کی ہوتی
 تو مکروہ ہے تنزیہی اور اگر جزا رمضان کے پچھت سے کہے تو مکروہ
 تحریری ہے اور واقع ہو گا اوس احب کا صحیح تر روایت میں اگر نہ ظن ہو

یادوں کی کسی

۱- در این کتاب که در دسترس است
 ۲- در این کتاب که در دسترس است
 ۳- در این کتاب که در دسترس است
 ۴- در این کتاب که در دسترس است
 ۵- در این کتاب که در دسترس است
 ۶- در این کتاب که در دسترس است
 ۷- در این کتاب که در دسترس است
 ۸- در این کتاب که در دسترس است
 ۹- در این کتاب که در دسترس است
 ۱۰- در این کتاب که در دسترس است

رمضان ہونا اور ان اور اگر ظاہر ہو رمضان ہونا تو ہو گا رمضان ہی کا
اگر مقیم ہو گا اور نفل روزہ رکعت یا یوم النکاح کو نفل ہی اگر آپڑے وہ دن
روزہ سمجھئے۔ کے مطابق یا روزے رکھے آخر شعبان میں جن دن یا
زیادہ نہ کم اور انہیں یہ دن ہی الگیا تو یہی مکروہ نہیں اور اگر نہ مطابق ہو
روزہ مسموئہ وغیرہ کے تو روزہ رکھیں خواص اور افطار کریں عوام پس
زوال کے قوی اسپر ہے اور خواص وہ ہیں کہ عابین کیفیت یسئیت
روزے یوم النکاح کی اور تمیز اس کی یون ہے کہ نیت کرے
نفل کی بطور یون خرم کے وہ شخص کہ نہیں عادت رکھتا اور یہی
روزے کی اور اس کے دین بہ خطہ گذرے کہ اگر جو اوامد
رمضان تو رمضان کا ہو گا اور ہر عین ہوتا ہے روزہ اگر نزدیک
پہل نیت میں جیسی کہ یون نیت کے کہ روزہ رکھو ننگا کلی اگر ہر رمضان
والا نہیں رکھنی کا تبسیکہ نہیں ہوتا ہے روزہ اگر ہر طرح نیت کرے
کہ اگر میں صبح کا کہا نا نہیں پاؤں گا تو روزہ یسی ہوؤں گا والا افطار کرؤں گا
اور ہو گا روزہ ساتھ کرانیت کے اگر نزدیک کرے صبح و صفت نیت کی
ہر طرح کہ نیت کرے اگر ہر رمضان تو رمضان کا ہو گا والا کسی اور
واجب کا اور ہر طرح مکروہ ہے اگر کہے کہ میں روزہ رکھوں گا
اگر ہر رمضان والا نفل ہو پس اگر ظاہر ہو رمضان ہونا اور
تو اس کا ہو گا والا بس نفل ہو گا و نون صور تو نہیں میں نے جو کہ مذکور
ہو میں واجب اور نفل کی اور اس کی تحت نہیں لازم آتی کے کہا
معلوم کا پہل کر پہلی نیت کی مانند کہانی اس کی ہی بعد نیت کی چھی صبح ہی آتی

[illegible]

مقابلہ
امامی الشیخہ رحمہ اللہ
الشیخہ رحمہ اللہ
لا یجوز الا ط

مقدم التفتيش

مقررہ وقت میں پورے کر دینا ضروری ہے۔

سید محمد علی شریف

فصل پہلے رویت ہلال کے مسائل میں واجب ہے یہ کہ تلاش کریں لوگ رمضان کے چاند کو اقصیٰ تارینج شعبان کے وقت غروب سے پس اگر دیکھیں چاند روزہ رکھیں صبح سے اور اگر ابر یا غبار ہو تو تین دن شعبان کے پورے کر کہ رکھیں اور ایسی ہی ہلاقی ہی یہ کہ دیکھیں ہلال شہان کو ہے تا آگے کا حساب نہ ہو اگر شبے اور جو لوگ کہ علم نجوم رکھتی ہیں ان کا قول اس میں کچھ معتبر نہیں اگرچہ دانا اور ثقہ ہوں نہیں جائز ہے منہم کو کہ عمل کری اپنی حساب پر اور مکر وہ ہے اشارہ کرنا وقت رویت ہلال کے اور جب دیکھیں چاند پہلے زوال کے یا بعد اس کی تو نہ روزہ رکھا جاوے بسبب اس کی اور نہ افطار کیا جاوی اور وہ شب آئندہ کا ہے اگر ہو سہمان پر علت یعنی ابر یا غبار وغیرہ تو گواہی ایک کی رمضان کے چاند پر مقبول ہے جب کہ ہو عدل مسلمان حافل بالغ عاقل یا عیلام ہو عورت یا عورت ہو اور ایسی ہی گواہی ایک کی اوپر گواہی ایک کے یعنی ایک شخص کہی کہ فلا نی نے گواہی دی ہے چاند دیکھنی کے یہ رو برو تو اس کی گواہی ہے یہ شرطوں مذکورہ سے قبول ہے اور گواہی اس کی کہ حد لگی ہو اس کو حذف کے اور نو بہ کرے ہو اس کی تو اس کی گواہی ہے قبول ہے اور مستور الحال کی گواہی ہے جب ظاہر روایت کے نہ قبول کیا جائے اور روایت کیا ہے حسن بن ابی حنیفہ نے کہ قبول کیا جائے گواہی مستور کے اور یہ صحیح ہے کذا فی البیوط اور سہر عمل کیا ہے علو اس نے کذا فی النقاۃ للشیخ ابی ہکرم اور قبول کیا جائے گواہی غلام کے اوپر گواہی غلام کے ہلال رمضان میں اور ایسی ہی عورت کے

«در المختار» غفر الله له
علاء الدين بن محمد بن
الغازي بن
وفى عن مائة وثمانين سنة

گو ایسی اور عورت کی گواہی برآوردہ قبول کیجا دے گو ایسی مرہق کے عیسیٰ
توبہ البیوع کی اور نہیں شرعی شہادت میں لفظ تہاۃ کا اور نہ دعویٰ اور نہ حکم حاکم کا تہا
کہ اسنی اگر گواہی دی نزدیک حاکم کی اور سنی ایک شخص فی گو ایسی او سکی نزدیک حکم کی اور
خا بر او عدل معلوم ہو تا ہی تو واجب ہی سنی الی برہم کہ روزہ رکھی اور نہ محتاج ہو حکم حاکم کا
و جب تکبیری امام یا قاضی چاند رمضان کا نقطہ آتی تو وہ اختیار رکھتا ہی کہ چاہی غضب کری
اور ایک شخص کو کہ گواہی دی نزدیک حکم کی اور چاہی حکم کر دی لوگوں میں روزہ رکھنی کا بجا
ہاں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی یعنی انہیں فقط امام باقا کا دیکھنا کفایت نہیں کرنا اور رمضان میں
کفایت کر تا ہی جب دیکھی ایک شخص عدل ہاں رمضان کا تو لازم ہی او سکو کہ گواہی دی نہوت
کے اسی رات جو ہو یا غلام مرد ہو یا عورت یا تہک کہ نوڈی برودہ شین نکلی گہری اور
گو ایسی دی بغیر ان مولیٰ ایسی کی اور کیا فاسق ہی اگر دیکھی چاند تو گواہی دی سہلی کہ قاضی
بعض اوقات قبول کر لیتا ہی گو ایسی او سکی ایک شخص کو یا مہی کہ رد کری او سکو یہ حکم شہر کا ہی
اور شواہین اگر دیکھی کوئی دکان کی لوگوں میں ہی ہاں رمضان کا تو گواہی دی اپنی گانوں کی
مسجد میں اور لوگوں پر لازم ہی کہ روزہ رکھیں او سکی کہنی بر شہر حکم ہو وہ عدل اور بہت جگہ
کہ وہ ان کوئی حاکم نہ ہو کہ سکی پس گو ایسی دی یعنی اگر حاکم ہو تو چاہی کہ او سکی پس حاکم گو ایسی ہی
ایک شخص فی تہادیکھا چاند رمضان کا پھر گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گو ایسی او سکی تو لازم ہے
او سکو کہ روزہ رکھی اور افطار کر لیا او سد نہیں تو لازم آئیگی او سپر قضا نہ کفارہ اور اگر افطار
کر لی پہلی سکی کہ رد کری فاسق او سکی گو ایسی کو تو بھی صحیح ہی ہے کہ نہیں واجب آدمی کا
اوسیر کفارہ اور اگر گواہی دی فاسق فی اور قبول کیا او سکو حاکم فی اور حکم کیا لوگوں کو روزہ
رکھنی کا پھر افطار کیا او سنی یا او سینی شہر والو میں ہی کہا ہی تمام مشایخ فی کہ لازم آتا ہی او سکو کھا
اور اگر پوری کری شہر شخص میں دن نہ افطار کرنی مگر ساتھ امام کی اور اگر نہ ہواستان میں

بہتلاف مطالع کا خاہد ارادیت میں بہرہ فداوی تاجیخان بن ہی اور کسب پر موقوفہ ابواللیت کا ہی اور دینی فقیہی شمس اور
ملوانی کا کہا اور بنون کی اگر وہ کہیں اہل عرب چاند رمضان کا تو واجب ہوتا ہی روزہ اہل شریق پر بہرہ لازم ہوتا ہی
روزہ اخیر رویتہ برحکہ نابت ہوسکتا ہی رویت ادنی بطریق موجب کی بہا تک کہ گواہی ہی ایک جامعہ کا ایک
شہر اولون کی دیکھا ہی چاند رمضان کا تسی ایک دن پہلی پہر روزہ رکھا اور بنون کی اور پہلے بنیوان ہی اوکی حساب
سی اور نہیں دیکھا تھا اور بنون کی چاند تو نہیں مناج ہی خفا رکھا کل کو اور در ترک کجا دی تراویح اس تیس سہلی اگر پہلے
نہ نہیں گواہی ہی ہی رویت کی اور نہ اویر گواہی غیر اس کی اور سو اس کی نہیں ہی کہ اور بنون کی حکایت کی ہی رت
عمرانی کی اور اگر گواہی دین یہ کہ خلائی شہر کے جانی کی جانی شہر کی رویت ہال کی کلا
را تیس اور حکم کیا تھا اونسی اوکی شہادت یہ تو چاند ہی اس کا کہ حکم کری اوکی گواہی بر سہلی کہ قصار قاصح کی
سخت ہی اور گواہی ہی اور بنون کی لاوس قصار کی اگر روزہ کہیں ایک شہر کی لوگ رمضان کی مہینی میں بدون رویت
انہا تیس دن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو اگر شمار کر لیا تھا شعبان کو اوکی رویت سی تیس دن اور نہیں دیکھا
ہال رمضان کا قصار کرین ایک دن کی اور اگر روزی رکھی نہیں ن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو نہیں قصار لازم
ہی اوپر بہرہ شمار کیا اور بنون کی چاند شعبان کا تیس دن غیر دیکھنی چاند شعبان کی پہر روزہ رکھی رمضان کی رمضان
کرین بدون کی اگر روزہ کہیں شہر الی نہیں دن موجب رویت کی اور انہیں ایک شخص ہمار جو کہ نہیں بدون دیکھا
اور سی تو اوپر لازم ہی قصار ان تیس دن کی بہرہ اگر نما نا اس شخص کی کہ کیا شہر اولون کی تو تیس روزی رکھی تو کہنگی
مہینہ ومن سی ساتھ نہیں کی یہ سب اہل عالم گیری کی میں فضل دو ستر بیج بیان اول خیرون کی کہ
روزی کو تو رتی نہیں ہین اگر کہا لیوی یابی لیوی یا جامع کری پہل کر تو روزہ جاتا نہیں اور اگر علاج کیا
پہل کر پہر آدیا اگر کال لیا شرفی الغور روزہ ٹوٹی کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاو دیکھا اور قصار لازم ہوگی کھار
در بنون کی کہا کہ بہرہ جب ہی کہ نہ حرکت دی العس اپنی کو یعنی دہکا ندی بعد یاد آئی کی بیان تاکہ منزل ہو جاو
اور اگر حرکت دیکھا نفس کہ لہو کی تو اوپر کھارہ لازم ہوگا بیسی کہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کھارہ لازم آتا ہی اور اگر
حاج کسی قصد اپنی فخر کی اور پہر طلوع ہو فخر تو واجب ہی نکالنا شرفی اعمال بس اگر دہکا دیکھا تو لازم آوی گا
کھارہ اور روزہ نقطہ نہیں ہی سی ٹوٹ جاو دیکھا اور اگر نکال لیا شرفی طلوع ہوئی فخر کی بہرہ منزل ہو جاو فخر اور
بعد نکالنی کی تو نہیں ہی اوپر کچھ اور اگر ایک شخص پہل کر کہا نا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزی
مقام کر نیکی ہر وقت ہم غیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوکو دیکھنی دلاو اور کہوہ ہی نہ یاد دلاو اوکو اور اگر یاد دلاو
اوکو کوئی کجا مکی وقت اوکو کہو نہ یاد دلاوی تو لازم آوگی قصار اور اگر وہ صنعت ہی تو اولی یہ ہی کہ نہ یاد دلاو
اور اگر منزل بد نظر کرنی سی عارہ کی شرمگاہ کی طرف تو روزہ ٹوٹا نہیں اور اختلاف ہی اس میں کہ منزل ہو یا
فعل بد کر یکی جانوری بعد کی نزدیکی اس سی ٹوٹا ہی اور مہینو کی نزدیکی نہیں اور اگر منزل نہو تو روزہ نہیں

بہرہ فداوی تاجیخان بن ہی اور کسب پر موقوفہ ابواللیت کا ہی اور دینی فقیہی شمس اور
ملوانی کا کہا اور بنون کی اگر وہ کہیں اہل عرب چاند رمضان کا تو واجب ہوتا ہی روزہ اہل شریق پر بہرہ لازم ہوتا ہی
روزہ اخیر رویتہ برحکہ نابت ہوسکتا ہی رویت ادنی بطریق موجب کی بہا تک کہ گواہی ہی ایک جامعہ کا ایک
شہر اولون کی دیکھا ہی چاند رمضان کا تسی ایک دن پہلی پہر روزہ رکھا اور بنون کی اور پہلے بنیوان ہی اوکی حساب
سی اور نہیں دیکھا تھا اور بنون کی چاند تو نہیں مناج ہی خفا رکھا کل کو اور در ترک کجا دی تراویح اس تیس سہلی اگر پہلے
نہ نہیں گواہی ہی ہی رویت کی اور نہ اویر گواہی غیر اس کی اور سو اس کی نہیں ہی کہ اور بنون کی حکایت کی ہی رت
عمرانی کی اور اگر گواہی دین یہ کہ خلائی شہر کے جانی کی جانی شہر کی رویت ہال کی کلا
را تیس اور حکم کیا تھا اونسی اوکی شہادت یہ تو چاند ہی اس کا کہ حکم کری اوکی گواہی بر سہلی کہ قصار قاصح کی
سخت ہی اور گواہی ہی اور بنون کی لاوس قصار کی اگر روزہ کہیں ایک شہر کی لوگ رمضان کی مہینی میں بدون رویت
انہا تیس دن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو اگر شمار کر لیا تھا شعبان کو اوکی رویت سی تیس دن اور نہیں دیکھا
ہال رمضان کا قصار کرین ایک دن کی اور اگر روزی رکھی نہیں ن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو نہیں قصار لازم
ہی اوپر بہرہ شمار کیا اور بنون کی چاند شعبان کا تیس دن غیر دیکھنی چاند شعبان کی پہر روزہ رکھی رمضان کی رمضان
کرین بدون کی اگر روزہ کہیں شہر الی نہیں دن موجب رویت کی اور انہیں ایک شخص ہمار جو کہ نہیں بدون دیکھا
اور سی تو اوپر لازم ہی قصار ان تیس دن کی بہرہ اگر نما نا اس شخص کی کہ کیا شہر اولون کی تو تیس روزی رکھی تو کہنگی
مہینہ ومن سی ساتھ نہیں کی یہ سب اہل عالم گیری کی میں فضل دو ستر بیج بیان اول خیرون کی کہ
روزی کو تو رتی نہیں ہین اگر کہا لیوی یابی لیوی یا جامع کری پہل کر تو روزہ جاتا نہیں اور اگر علاج کیا
پہل کر پہر آدیا اگر کال لیا شرفی الغور روزہ ٹوٹی کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاو دیکھا اور قصار لازم ہوگی کھار
در بنون کی کہا کہ بہرہ جب ہی کہ نہ حرکت دی العس اپنی کو یعنی دہکا ندی بعد یاد آئی کی بیان تاکہ منزل ہو جاو
اور اگر حرکت دیکھا نفس کہ لہو کی تو اوپر کھارہ لازم ہوگا بیسی کہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کھارہ لازم آتا ہی اور اگر
حاج کسی قصد اپنی فخر کی اور پہر طلوع ہو فخر تو واجب ہی نکالنا شرفی اعمال بس اگر دہکا دیکھا تو لازم آوی گا
کھارہ اور روزہ نقطہ نہیں ہی سی ٹوٹ جاو دیکھا اور اگر نکال لیا شرفی طلوع ہوئی فخر کی بہرہ منزل ہو جاو فخر اور
بعد نکالنی کی تو نہیں ہی اوپر کچھ اور اگر ایک شخص پہل کر کہا نا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزی
مقام کر نیکی ہر وقت ہم غیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوکو دیکھنی دلاو اور کہوہ ہی نہ یاد دلاو اوکو اور اگر یاد دلاو
اوکو کوئی کجا مکی وقت اوکو کہو نہ یاد دلاوی تو لازم آوگی قصار اور اگر وہ صنعت ہی تو اولی یہ ہی کہ نہ یاد دلاو
اور اگر منزل بد نظر کرنی سی عارہ کی شرمگاہ کی طرف تو روزہ ٹوٹا نہیں اور اختلاف ہی اس میں کہ منزل ہو یا
فعل بد کر یکی جانوری بعد کی نزدیکی اس سی ٹوٹا ہی اور مہینو کی نزدیکی نہیں اور اگر منزل نہو تو روزہ نہیں

بہرہ فداوی تاجیخان بن ہی اور کسب پر موقوفہ ابواللیت کا ہی اور دینی فقیہی شمس اور
ملوانی کا کہا اور بنون کی اگر وہ کہیں اہل عرب چاند رمضان کا تو واجب ہوتا ہی روزہ اہل شریق پر بہرہ لازم ہوتا ہی
روزہ اخیر رویتہ برحکہ نابت ہوسکتا ہی رویت ادنی بطریق موجب کی بہا تک کہ گواہی ہی ایک جامعہ کا ایک
شہر اولون کی دیکھا ہی چاند رمضان کا تسی ایک دن پہلی پہر روزہ رکھا اور بنون کی اور پہلے بنیوان ہی اوکی حساب
سی اور نہیں دیکھا تھا اور بنون کی چاند تو نہیں مناج ہی خفا رکھا کل کو اور در ترک کجا دی تراویح اس تیس سہلی اگر پہلے
نہ نہیں گواہی ہی ہی رویت کی اور نہ اویر گواہی غیر اس کی اور سو اس کی نہیں ہی کہ اور بنون کی حکایت کی ہی رت
عمرانی کی اور اگر گواہی دین یہ کہ خلائی شہر کے جانی کی جانی شہر کی رویت ہال کی کلا
را تیس اور حکم کیا تھا اونسی اوکی شہادت یہ تو چاند ہی اس کا کہ حکم کری اوکی گواہی بر سہلی کہ قصار قاصح کی
سخت ہی اور گواہی ہی اور بنون کی لاوس قصار کی اگر روزہ کہیں ایک شہر کی لوگ رمضان کی مہینی میں بدون رویت
انہا تیس دن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو اگر شمار کر لیا تھا شعبان کو اوکی رویت سی تیس دن اور نہیں دیکھا
ہال رمضان کا قصار کرین ایک دن کی اور اگر روزی رکھی نہیں ن پہر دیکھا اور بنون کی چاند سوال کا تو نہیں قصار لازم
ہی اوپر بہرہ شمار کیا اور بنون کی چاند شعبان کا تیس دن غیر دیکھنی چاند شعبان کی پہر روزہ رکھی رمضان کی رمضان
کرین بدون کی اگر روزہ کہیں شہر الی نہیں دن موجب رویت کی اور انہیں ایک شخص ہمار جو کہ نہیں بدون دیکھا
اور سی تو اوپر لازم ہی قصار ان تیس دن کی بہرہ اگر نما نا اس شخص کی کہ کیا شہر اولون کی تو تیس روزی رکھی تو کہنگی
مہینہ ومن سی ساتھ نہیں کی یہ سب اہل عالم گیری کی میں فضل دو ستر بیج بیان اول خیرون کی کہ
روزی کو تو رتی نہیں ہین اگر کہا لیوی یابی لیوی یا جامع کری پہل کر تو روزہ جاتا نہیں اور اگر علاج کیا
پہل کر پہر آدیا اگر کال لیا شرفی الغور روزہ ٹوٹی کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاو دیکھا اور قصار لازم ہوگی کھار
در بنون کی کہا کہ بہرہ جب ہی کہ نہ حرکت دی العس اپنی کو یعنی دہکا ندی بعد یاد آئی کی بیان تاکہ منزل ہو جاو
اور اگر حرکت دیکھا نفس کہ لہو کی تو اوپر کھارہ لازم ہوگا بیسی کہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کھارہ لازم آتا ہی اور اگر
حاج کسی قصد اپنی فخر کی اور پہر طلوع ہو فخر تو واجب ہی نکالنا شرفی اعمال بس اگر دہکا دیکھا تو لازم آوی گا
کھارہ اور روزہ نقطہ نہیں ہی سی ٹوٹ جاو دیکھا اور اگر نکال لیا شرفی طلوع ہوئی فخر کی بہرہ منزل ہو جاو فخر اور
بعد نکالنی کی تو نہیں ہی اوپر کچھ اور اگر ایک شخص پہل کر کہا نا ہو اور ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزی
مقام کر نیکی ہر وقت ہم غیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوکو دیکھنی دلاو اور کہوہ ہی نہ یاد دلاو اوکو اور اگر یاد دلاو
اوکو کوئی کجا مکی وقت اوکو کہو نہ یاد دلاوی تو لازم آوگی قصار اور اگر وہ صنعت ہی تو اولی یہ ہی کہ نہ یاد دلاو
اور اگر منزل بد نظر کرنی سی عارہ کی شرمگاہ کی طرف تو روزہ ٹوٹا نہیں اور اختلاف ہی اس میں کہ منزل ہو یا
فعل بد کر یکی جانوری بعد کی نزدیکی اس سی ٹوٹا ہی اور مہینو کی نزدیکی نہیں اور اگر منزل نہو تو روزہ نہیں

بلاوات اور اگر ہاتھ ہی سنی کرادی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قصداً آئی ہی نہ کفارہ اور حلال نہیں ہی یہ فعل بر غیر
رضیاً نہیں ہی اگر قصد کری قصداً شہوت کا اور اگر قصد کری تکلیف شہوت کا تو امید ہی کہ ہوا و سپرد بال یعنی فقط لفظ
کی ہی کر دی تو نہیں حلالی اور اگر مقرر ہوا اور نہ لگائی میں خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار ہوگا اور گنہگار ہوگا
اگر دامت کری سپرد اور اگر وہ بیان کری کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہیں جاتا اور اگر دعوہ میں فعل کرے
اس میں قصد اور منزل نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو جاوے تو ٹوٹ جاوے لگا اور قصداً لازم آوے گی اور اگر منزل
لگادی تو روزہ نہیں جاتا اس ہی کہ مستحبی داخل ہونا منافی نہیں یہ ایسا ہی جیسا تھا اور نہ ہند کہ جگر کو پانی اور سپر
لگائی ہی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ پاوی مزا اور نہ حلق میں یا رنگہ سکا نہ نہیں یا تہہ کہ میں سہلی کی حضرت عائشہ
سی منقولی ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سلمیٰ سرہ لگا یا روزیکہ حالت میں اور در بیان آنکہہ کی اور دماغ کی راہ ہیں
اور انسوجو فکلی میں نہ کہ فکلی میں ماند عروق کی اور جو چیز داخل ماسم ہی ہونا منافی روزیکہ نہیں جیسی کہ اوپر ذکر
کیا گیا اور اگر کہی آنکہہ میں دو یاد و اسلا تہہ تیل کی پہ پاوی مزا اور نہ اسکا یا تلخی او سکی حلق میں نہیں جاتا روزہ اگر
فعل جادی کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بند ہی ہو دوسرے میں اور دورہ او سکی ہاتھ میں ہونہ نہیں ٹوٹتا روزہ جب تک کہ دوسری
کھل کر نہ پڑی جب کہ پڑی تو ٹوٹ جاوے لگا اگر داخل کوئی حلق میں کوئی یا ماند او سکی کی اور ایک سرکہ اور سکا
او سکی ہاتھ میں ہونہ نہیں ٹوٹتا روزہ اسپر طرح اگر داخل کری او لگی اپنی دہرین یا عورتہ اپنی شرمگاہ میں تو نہیں
ٹوٹتا نیکار کہ ہونگی نہ ہاتھ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاوے لگا اور سہلی ہی روزہ نہیں جاتا اور نہ غیبت ہی مگر
ثواب جاتا رہتا ہی اگر نیت کری افطار کی اور فطار نہ کری تو روزہ نہیں جاتا اگر حلق میں دہوان داخل ہو بخیر یا
فعل کے تو روزہ نہیں جاتا سہلی کہ او سہلی ہی نہیں سکتا اگر موہ نہ بند کر لی تو ناک میں ہی جاتا ہی پس ہاتھ
ماند ترکی کہ باقی رہتی ہی موہ نہ میں بعد کلی کر سکی اور قید بغیر سکی فعل کی سہلی لگائی کہ جو قصد کر دہوان داخل ہو
حلق میں کسی سہلوسی ہو داخل کرنا تو روزہ اور سکا ٹوٹ جاوے لگا پر برسی کہ دہوان خنجر کا ہو یا اگر کا یا سوا ہی آنکہہ کا
پس اگر کوئی خوشبوی جلا کر دہوان اپنی طرف لگا اور سو گہریا دہوان اور سکا او سکا ملین کہ یاد رکھتا ہو روزہ کو
ٹوٹ جاوے لگا روزہ سہلی کہ ممکن ہی احتراز کرنا اس ہی اور اس سہلوسی اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہی اور یہ ہم
سینہ پید ہو کہ یہ نذر سو کہنی کلاب مشک عیزہ کی ہی سہلی کہ نری خوشبو میں اور جو ہر دہو میں میں کہ آدمی کی
اندر ہی او سکی فعل ہی فرق ظاہر ہی اور سپر طرح دہو میں قصہ کی ہی روزہ جاتا رہتا ہی سہلی کہ قصد اکھنجا جاتا ہی
اور تکلیف ہوتی ہی او سہلی اور بطور دوا کی سہل کی جاتا اور اگر سپرینا یا انسوا دی کی حلق میں جاوے اور
دن وہ ہوڑی تو روزہ ٹوٹتی کا نہیں اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی او سکی حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو
سوا ہی ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر جادی بخار یا آماجکی جیسی ہو یا کھی یا اثر دواؤں کا یعنی دوا کوئی ہو یا پڑا
ادوی ہو یا دوسرے ہی کچھ دوا کہ حلق میں جادی نہیں جاتا روزہ سہلی کہ احتراز کرنا اس ہی ممکن نہیں ہی اور اگر

ع
کچھ دوا کہ
نہ لگائی
کچھ دوا کہ
میں نہ لگائی
ان کی دوا کہ
نہ لگائی

روزه و صبح کوی حالت خوابت میں روزہ نہیں جاتا اگر کیر ماری دن یا کئی دن پہنچ رہی لیکن شواہب سی محروم
درجہ ہی بسبب نفس منی کی اور غلو وغیرہ نہ پڑیں گی اگر ڈال سولج ذکر میں دوا یا قبل اور دوشنبہ میں پہنچا
روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک سنی کو مشائخ میں سی منع یعنی رستہ اندر کو نہیں اور شتاب
جو بخل ہی ہو کہ کھٹکائی اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی نہ را کر ذکر کی فوری ہی میں رہی تو تہنکی
تزو یک نہیں جاتا اور اگر بالی بین شبی اور کا نہیں بانی جادی یا کان گجادی تنکی سی اور تنکی سیریل بہرہ
تہنک کان میں کئی بار یونہی کریں روزہ نہیں جاتا اور اگر اتری دماغ سی رہتا ہے اور پہنچا ناک میں بہرہ دماغ میں
جو جادی یا نخل جادی اور کو تو روزہ نہیں جاتا اور اگر کھانا ہو کہ منہ سے اور منقطع ہوا ہو کہ رہا مارا اور کا اور
دک یا تہنکی تک پہنچا گیا اور کو تو نہیں جاتا اور اگر منقطع ہوا ہو کہ بہرہ میں وال لیا جاتا رہتا
اور اگر غم نہ ہو پہل جادی ابو یوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہتا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں اور اگر
ہی ہو کہ نہ تہنکی کا نا کہ نہ ٹوٹی روزہ امام شافعی کی نزدیک سنی کہ جب جادی ہو تا ہی تہنکی اپنی بحرانی جادی
ہو سکی چھپکے سی تو نہ پچا ہی نہ نہیں اور بہرہ قادری اور سکی پہنکے ہی پر اور نہ ہو کہ بلکہ نکل گیا جاتا رہتا ہی نہ
او کی نزدیک اور اگر فی آبی سی آویں روزہ جاتا نہیں اگر چہ منہ بہرہ کر آویں اور سہیلج نہیں جاتا اگر بہرہ حق میں
اور جادی بغیر اسکی فعل کی اگر چہ منہ بہرہ ہو ہی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصد انکل جادی
اور ہو روزہ منہ بہرہ ہو سکی نزدیک جاتا رہتا لیکن کفارہ نہیں آہیکا اور منہ بہرہ ہو ہی نہیں ہو کی تو اسکی
نکلی سی روزہ نہیں جاتا کفارہ ہی ہی اور اگر قصد آتی کریں منہ بہرہ کر تو سبکے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور نہ
ہر کہ کریں تو نہیں جاتا نزدیک فی یوسف کی اور صحیح ہی ہی اور کہا امام محمد کی کہ جاتا رہتا ہی اور بہرہ خاہر الہ وایتہ ہی ہر کہ
وہ خلق میں اور تو جادی آہی تو نہیں جاتا اور اگر قصد انکل جادی تو اس میں دور و اتین میں سمجھ بہرہ ہی کہ نہیں جاتا
اگر دانتو نہیں کوئی چیز ات کی کہانی میں سی اک ہی اور ہو کہ وہ کم جی سی او کی نکلی سی دن کو روزہ نہیں جاتا
اور اگر کوئی چیز قصد قتل کی باہری منہ میں وال کر جادی یا نہ کہ وہ پہل جاتا منہ میں اور نہ اسکا خلق میں نہ
تو ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر منہ میں پہلی نہیں جاتا اور اسکا خلق میں معلوم ہو یا بغیر جانی ثابت وہ خبر نکل جاتا
اگر نہ نزل خلق میں جادی روزہ جاتا رہتا ہر کہ وہ چیز اول چیز من میں سی کہ اسکی کفارہ آتا ہی تو کفارہ آویں
والا قصدا ادا و افتاح اگر نکلی خون دانتو میں سی اور داخل ہو اسکی خلق میں اور نہ پہلی اسکی پہل میں تو یہی روزہ
نہیں جاتا اور اگر پہلی میں تو اگر غالب ہو خون تہنک پر یا یا بر ہو تہنک اور خون تو فاسد ہو گیا اور اگر خون کہ
تہنک سی کہ جادی سادہ ہو سکی تو نہیں خوشی کا روزہ مگر جبکہ جادی ہو تو اسکا تو ٹوٹ جادی کا وہ اختیار فی فصل
تیسرے بیج بیان اول چیزوں کی کہ فاسد ہو تا ہی ہو سی روزہ اور لازم آتی ہی قصدا اور کفارہ آتا کفارہ آویں
جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکھنی والا اسکا خلق میں قائل مانع ہو اور روزہ رمضان کا جو رمضان ہی میں یعنی قصدا میں

اور رات ہی نیت لکھی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی تو اس کی توڑنی سی کفارہ نہیں آئیگا اور بعد روزہ توڑنے کی کوئی چیز ساقط نہ ہوئی کفارہ کی پیش آوی مانند پیاری اور چین و فاس کی اگر بعد روزہ توڑنے کی ان چیزوں میں سے کوئی چیز پیش آجائے تو کفارہ نہیں آئیگا چنانچہ بیان اور کمالی آئیگا اور نہ پہلی توڑنے کی اور کوئی چیز ساقط نہ ہوئی کفارہ کی ہو یا نہ مقرر کی کہ اگر سفر میں توڑ لیا تو کفارہ نہیں آئیگا اور اگر بعد توڑنی کے سفر کر لیا تو کفارہ نہیں ساقط ہوگا اور بخوشی فطرہ کی حالت جبر میں کفارہ نہیں لازم آئیگا اور قصد اکر ہی بھول چوک کر لیا تو کفارہ نہیں آتی کا اور وہ منظر نہ ہو مضطر ہو کفارہ نہیں پس جب اتنی شرطیں پائی جائیں اور ان چیزوں میں سے کسی کہ جو آگے نہ گزرے ہوتی ہیں کوئی چیز کر لیا تو قصداً اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزیں یہ ہیں جماع کرنا اور اعلان کرنا با فعل معقول و موقوف پر قصداً و کفارہ لازم آتا ہی آو گہا یا پیا خواہ بزارہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور غذا ایہ کی معنوں میں عمار فی اختلاف کیا ہی بعضوں نے لکھا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خوراک کی طبیعت اور کسی کہانی اور منقضی ہو خواہ پیش پین کی بسبب کسی انقضائے فی کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اس کی کہانی سی اصلاح بدی ہو اور بعضوں نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کہانی جاتی عادتاً پس کفارہ آتا ہی اگر مہینہ یا اولی یا پیر و گنجبادی یا کبابی کچا گوشت اگر چہ مردار کا ہو یا کبابی چربی یا کبابی خشک یا کبابی گوشت یا کبابی گھوٹن مگر یہ کہ ایک آوہ گھوٹن چباوی اور مہینہ میں پہل جادئی تو کفارہ نہیں آتا ہی اور اگر شکل چاوی تھوک فی بی کا یا بار کا تو کفارہ آتا ہی اسلمی کہ خوراک طبع ہوتی ہی اوسین اور اس کے تھوک گھنی میں روزہ جاتا رہا ہی اور کفارہ نہیں آتا فقط قصداً ہی آتی ہے اور تھوڑی سی نمک کہانی سی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت بخار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزار یہ میں لکھا ہی کہ مختار یہ ہے کہ مطلق نمک کہانی سی کفارہ آتا ہی یعنی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کبابی جو بغیر پٹی پس نہیں کفارہ او سپر اسلمی کہ نہیں کہانی جاتی ہیں جو کچھ اور یہ خشک جو کاکلم ہی اور اگر تازی بالمین سی نکال کر کبابی تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی گل رستی کی کہانی سی مطلق یعنی برابر ہی عادتاً اس کی کہانی ہو یا نہ اسلمی کہ وہ کہانی جاتی ہی داکئی پس ہوگا فطرہ کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل رستی کیسی مانند لسانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اس کی کہانی کی پس نہیں کفارہ ہی او سپر کہ نہیں مادہ رکھتا ہی اس کی اگر بعد غیبت کر نیکی قصد اکھا نا کہانی تو کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچا ہو اسکو حدیث یا نہ پہنچا ہو تاویل اس کی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی فی فتویٰ دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلمی کہ کفارہ عادتاً غیبت ہی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبت فقط نصیام تاویل کی ہی بالاجماع ساتھ جاتی رہی ثواب کی بخلاف حدیث حجامت یعنی بچپن کی کہ بعضی عمار فی اس کی ظاہر پر ہی عمل کیا مانند اوزامی وغیرہ کی پس اگر کبابی لگا بعد حجامت یعنی بچپن کی یا بعد چوٹی حوتہ کی یا بعد بوسہ لسانی کی ساتھ ہوگی کی یا بعد سنجاب ہوگی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانے کی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کر نیکی

جانوری غیر از زال کی یا بعد داخل کرنی اور نکلی کی و برین اس گمان پر کہ روزہ نوش کیا سبب ان چیزوں کو
 تو کفارہ اور بچا لیکن جیکہ فتویٰ دیا او سو کو فقیہ اگر چہ خطا کر چکا یا سنی بھی لکائی والینی حدیث اظہر الخ الخ الخ الخ الخ
 اور بانی تاویل کی موجب ہے نہیں کفارہ یا میکا اور اگر سچا نکلا تو بیل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تل لکھا
 اور گمان افطار کا کر قصد کیا یا حکم سہکا مانند حکم افطار کر نیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ او بر مذکور ہوا اور حکم افطار کر
 بعد غیبت کی جو او بر مذکور ہوا اکثر دن کی نزدیک تو یہ طریق ہی لیکن ملحق اور خیر الراقی میں یہ کو مانند غیبت کی لکھا ہے
 اور واجب ہوگا کفارہ اس عذرہ پر کہ خوشی ہی صحبت کروائی ایک شخص ہی کہ او سپر چر کیا تھا کسینی صحبت کر نیکی ملی
 اور مرد پر نہیں آئینا اور ایک عذرہ فی جانا طلوع ہونے پر خوراک اور چہا یا او سو کو اپنی خانہ دہی یہاں تک کہ اوسنی صحبت کے
 اور وہ نہیں جانتا تھا کہ خیر ہوگی ہی تو کفارہ واجب ہوگا عذرہ پر نہ مرد پر نہ ادا و افطار و فصل جو ہی بہم جان
 کفارہ کی اور ان چیزوں کی کہ ساقط کرتی ہیں کفارہ کو دوسری ایک عذرہ فی قصد کیا یا جاح کر دیا یا خوشی
 پر اسی دن او سو کو جین لکھا یا لغت کفارہ ساقط ہو جائی ہی تو یہ طریق کوئی بیار ہو گیا او سیدن سہتر چکا
 کہ جا سہی او سین افطار اور چارنی اسی ہی غیر کی خل کی تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہ فیکہ بیار ہی اسی
 ہوئی الخ سہی لکائی کہ اگر افطار کا قصد پر نہ بھی کیا اپنی تین او سہی بیار ہو گیا سہتر چکا کہ نہیں روزہ رکھتا
 او سماعت میں یا دالا اپنی تین جہت پر سی یا بیار پر سی تو ہمیں اختلاف کیا ہی مشائخ فی بعضوں فی کہا کہ ساقط
 پر جائی او سہی کفارہ اور بعضوں فی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال فی کہا کہ افطار یہ ہی کہ نہیں ساقط ہوتا
 اور ذکر کیا گیا ہی کتاب مجملہ ہم میں کہ اگر کسینی سیخ میں دالا نفس اپنی کو سبب چینی کی یا کچھ کام کیا
 یہاں تک کہ بہت لگی پاس او سو کو پس افطار کر ڈالا کفارہ او لگا اور بعضوں فی کہا کہ کفارہ نہیں آئینا او سہی
 علی کیا ہی بقالی فی کہانی القمار غانیہ اور کفارہ یہ ہی کہ آڑا دہی بردہ اگر چہ ہو کا خیر اگر نہ کسی بہتر
 روزی رکھی او ہستی پی در پی کہ ہون او نین دن عیدین کی اور نہ ایام شریف کی سہی کہ او نین روزی رکھنی
 منع میں اور اگر در میان میں ایک روزہ فوت ہو جاوی بعد زیالہ عذر تو پھر روزی از سر نو شروع کرے
 کہ سبب بعض کی اگر افطار کر نی تو مصنافیہ نہیں اور اگر سبب نفاس کی افطار کر نی تو یہی از سر نو رکھی پھر اگر نہ کہہ کر
 روزی سبب میں کی یا بڑائی کی تو کہلا وی ساتھ مسکینوں کو پیٹ پر کر صبح کو کہلا وی او نکو اور شام کو کہلا وی
 یا دو دن صبح کو کہلا وی یا دو دن شام کو یا حشا اور سحر کو اور شرط یہ ہی کہ جب کو اول کہلا وی او نہیں
 دوبارہ ہی کہلا وی یہاں تک کہ اگر صبح کو کہلا یا ساتھ کو پیر شام کو کہلا یا ساتھ خیر او نیکو تو نہیں کفارہ
 کر چکا یہاں تک کہ پھر کہلا وی او نون و نون میں ہی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتھ روزہ کیا یا
 کسی یا پھر روزنی فقیر کو کہلا وی ساتھ روزہ تک تو کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساتھ فقیر دیا
 یا کم لا سہی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے رو فی کیوں کی بغیر سالن

جانوری غیر از زال کی یا بعد داخل کرنی اور نکلی کی و برین اس گمان پر کہ روزہ نوش کیا سبب ان چیزوں کو
 تو کفارہ اور بچا لیکن جیکہ فتویٰ دیا او سو کو فقیہ اگر چہ خطا کر چکا یا سنی بھی لکائی والینی حدیث اظہر الخ الخ الخ الخ الخ
 اور بانی تاویل کی موجب ہے نہیں کفارہ یا میکا اور اگر سچا نکلا تو بیل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تل لکھا
 اور گمان افطار کا کر قصد کیا یا حکم سہکا مانند حکم افطار کر نیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ او بر مذکور ہوا اور حکم افطار کر
 بعد غیبت کی جو او بر مذکور ہوا اکثر دن کی نزدیک تو یہ طریق ہی لیکن ملحق اور خیر الراقی میں یہ کو مانند غیبت کی لکھا ہے
 اور واجب ہوگا کفارہ اس عذرہ پر کہ خوشی ہی صحبت کروائی ایک شخص ہی کہ او سپر چر کیا تھا کسینی صحبت کر نیکی ملی
 اور مرد پر نہیں آئینا اور ایک عذرہ فی جانا طلوع ہونے پر خوراک اور چہا یا او سو کو اپنی خانہ دہی یہاں تک کہ اوسنی صحبت کے
 اور وہ نہیں جانتا تھا کہ خیر ہوگی ہی تو کفارہ واجب ہوگا عذرہ پر نہ مرد پر نہ ادا و افطار و فصل جو ہی بہم جان
 کفارہ کی اور ان چیزوں کی کہ ساقط کرتی ہیں کفارہ کو دوسری ایک عذرہ فی قصد کیا یا جاح کر دیا یا خوشی
 پر اسی دن او سو کو جین لکھا یا لغت کفارہ ساقط ہو جائی ہی تو یہ طریق کوئی بیار ہو گیا او سیدن سہتر چکا
 کہ جا سہی او سین افطار اور چارنی اسی ہی غیر کی خل کی تو کفارہ ساقط ہو جائیگا اور یہ فیکہ بیار ہی اسی
 ہوئی الخ سہی لکائی کہ اگر افطار کا قصد پر نہ بھی کیا اپنی تین او سہی بیار ہو گیا سہتر چکا کہ نہیں روزہ رکھتا
 او سماعت میں یا دالا اپنی تین جہت پر سی یا بیار پر سی تو ہمیں اختلاف کیا ہی مشائخ فی بعضوں فی کہا کہ ساقط
 پر جائی او سہی کفارہ اور بعضوں فی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال فی کہا کہ افطار یہ ہی کہ نہیں ساقط ہوتا
 اور ذکر کیا گیا ہی کتاب مجملہ ہم میں کہ اگر کسینی سیخ میں دالا نفس اپنی کو سبب چینی کی یا کچھ کام کیا
 یہاں تک کہ بہت لگی پاس او سو کو پس افطار کر ڈالا کفارہ او لگا اور بعضوں فی کہا کہ کفارہ نہیں آئینا او سہی
 علی کیا ہی بقالی فی کہانی القمار غانیہ اور کفارہ یہ ہی کہ آڑا دہی بردہ اگر چہ ہو کا خیر اگر نہ کسی بہتر
 روزی رکھی او ہستی پی در پی کہ ہون او نین دن عیدین کی اور نہ ایام شریف کی سہی کہ او نین روزی رکھنی
 منع میں اور اگر در میان میں ایک روزہ فوت ہو جاوی بعد زیالہ عذر تو پھر روزی از سر نو شروع کرے
 کہ سبب بعض کی اگر افطار کر نی تو مصنافیہ نہیں اور اگر سبب نفاس کی افطار کر نی تو یہی از سر نو رکھی پھر اگر نہ کہہ کر
 روزی سبب میں کی یا بڑائی کی تو کہلا وی ساتھ مسکینوں کو پیٹ پر کر صبح کو کہلا وی او نکو اور شام کو کہلا وی
 یا دو دن صبح کو کہلا وی یا دو دن شام کو یا حشا اور سحر کو اور شرط یہ ہی کہ جب کو اول کہلا وی او نہیں
 دوبارہ ہی کہلا وی یہاں تک کہ اگر صبح کو کہلا یا ساتھ کو پیر شام کو کہلا یا ساتھ خیر او نیکو تو نہیں کفارہ
 کر چکا یہاں تک کہ پھر کہلا وی او نون و نون میں ہی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتھ روزہ کیا یا
 کسی یا پھر روزنی فقیر کو کہلا وی ساتھ روزہ تک تو کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساتھ فقیر دیا
 یا کم لا سہی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے رو فی کیوں کی بغیر سالن

بخلاف جو کی روئی کی کہ او سکی ساتھ سالن ضروری پہلی کہ سبب سختی کی پیٹ بہر کہ نہیں کہا سکتا
 بغیر سالن کی عاۃ بخلاف گھون کی روئی سکے کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بہر کہ سیدے
 کیا گیا ہی کہ گھون کی روئی کا سالن اویسین ہی پس جس جینے طلب کیا او سکی ساتھ سالن نہیں ہی
 وہ ہوگا اور شرط یہ بھی ہی کہ ہو کوئی اونین پیٹ بہر یا تنک کہ اگر ہوگا پیٹ بہر اور کوہا و لگا مانند
 ہو کی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلائی کی پس یا تو کہا نا کہلاوی جی طرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو
 او ہی صلح یعنی پونی دوسیر گھون یا آٹا اور سکا یا ستواو سکی یا ایک صاع جو یا دنگور یا کجور یا دیوی جیت
 انی اگر چہ اوقات متفرقہ میں دی ہو اور اگر کسی روزی توڑی جلاچ کر کہ یا کہا کر قصہ تو ایک کفارہ کافی ہی
 بشرطیکہ درمیان میں اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روز توڑی اور درمیان میں کفارہ نہ دیا تو دسوں کی
 ہی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان میں کفارہ دیا تو باقی کی نئی کفارہ اور چاہی اور وہ کئی
 روزی جو توڑی عام ہیں کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضان کی تعمیر ہی سب سے کذا فی الدر المختار
 اور بعضوں فی کہا کہ یہ حکم دس صورتیں ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہون اور اگر کئی رمضان کی
 ہوئی تو ہر رمضان کی ہی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی یا فتاوی عالمگیری میں ہی روایت نقل کی ہی
 امداد الفتاح وغیرہ فی فصل یا پانچویں بیج بیان اولن پیڑ و نکی کہ روزی کو توڑتی ہیں اور قضا ہی
 پونہ ہی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ بھی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اس میں غذا ایتہ ہو
 یا غذا ایتہ ہو لیکن ہو غرض شرعی اور پنچاویں اسکو پیٹ میں یا دماغ میں اور جو چیز ایسی ہو کہ
 نہ دفع ہو اس سے شہوت ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ ایسی کفارہ نہیں آتا ہی پس اگر کہا و
 روزی دار اور رمضان میں چا دل کچی یا آٹا گندما ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور
 قضا آتی ہی اور آٹا گھون کا اور جو کا جیکہ ہو کوئی ساتھ پانی کے اور ملاوی اس میں شکر واجب
 کرتی ہیں کفارہ کو اور اگر کہاوی نمک بہت ایک بارگی یا کہاوی مٹی سوای گل ارسی کی کہ عاۃ
 او سکی کہانی کی یا کھلی باروئی یا غلا تھوک اپنا کہ منقیر تھا ساتھ زہر ایزد وغیرہ لاکشیم وغیرہ کی
 اور وہ یاد رکھتا ہوا روزہ اپنا یا کہا یا کا غذا یا مانند او سکی وہ چیز کہ نہیں کہانی جاتی ہی عاۃ یا کہانی ہی
 یا مانند او سکی ایسی پہل کچی کہ نہیں کہانی جاتی ہیں پہلی خیمہ ہوئی اور او کو بچا کہ یا نمک ملا کر لکھا یا یا کھا یا چڑھ
 تازہ کہ ہو اس میں گودہ یا نخل کیا کنکر یا کو یا مانا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگر چہ زرد وغیرہ ہو واجب کی
 قضا نہ کفارہ اور اگر قصہ کیا یا اک میں اولی یا مونہ میں دو اگر کبھی اس میں سی کچھ حلق میں اور تر گئی یا تیل
 ڈالا کان میں قضا او کی کفارہ اور اگر پانی قصہ ڈالی کا نہیں تو اس میں اختلاف ہی ہدایہ اور مستطی اور
 درختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متون میں تو کہا ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹا اور قاضی جان

اور تم القدر میں کہا ہے کہ مجھ پر ہی کہ جاتا رہا ہے اور قصداً ہی اندر کے دو ادالی سب کی زخم میں اور وہ یہ ہیں
بہنچ یا داغ کی زخم میں دالی اور وہ داغ میں پہنچ یا داغ میں ہوا حلق میں یہ نہہ یا برف اور نہ ہکا اور کوئی غل سی
بلکہ از خود حلق سے اتر گئے یا تو کہ کر روزہ ٹوٹ گیا شاکلی کرتی میں پانی حلق میں اور تیر گیا یا تاک میں
پانی دیتی ہوئی داغ کو چڑ گیا یا زبردستی کسی فی روزہ تڑا دالا اگرچہ سا تہہ حلق کے ہو یعنی خاوند
زبردستی جو سی حلق کیا یا جو سی فی زبردستی خاوند سی حلق کر دیا یا قصداً آوی کی ان سب صورتوں میں
نہ کفارہ لیکن مسئلہ حلق میں زبردستی کر نیوالی پر کفارہ آوی گا اور چہر زبردستی کی او سہر قصداً
مگر اگر انتظار کری عورت کو نڈی ہو یعنی حرم پہنکو نہ خوف بیمار ہو جانی کی سبب خدمت کی یا انتظار کری
کو نڈی سبب صنف کی کہ حاصل ہوا اسکو سبب خدمت گرمی کی قسم بکائی سی یا کہ پڑے دھونی سی
قصداً لازم ہے اور نڈی کیونچا ہی کہ نہ کہنا انی موئی کا اگر کسی کام کو کہی کہ عاجز کری اسکو دے
فرامین سی اور اگر دال دی ہوئی کوئی سوتیکی منہ میں یا بی یا بی جادی سونیو الا پانی او سہر قصداً ہی اور پانی
وہ مانند ہو لنی دالی کی کیا نہیں جانتا ہی تو کہہ سونیو الا یا جسکے عقل جاتی رہی اگر فوج کری نہیں درست
اور کا فوج کیا ہوا کہا ۱۲ اور جو بسم اللہ ہو جادی فوج کی وقت اسکا فوج کیا ہوا جائز کہا نادرست ہی
اور اگر روزی میں ہول کر کہا نیکیو کہا یا ہر قصداً کہا یا اجماع کیا ہول کر ہر قصداً کہا یا یا دنگور و نیکیو
کی ہر کہا یا یا یا اجماع کیا قصداً ایات سی نیت کی ایک فی روزی نہی ہر صبر کو سفر کیا ہر نیت کی اقامت کے
اور کہا یا اگرچہ نہیں درست اسکو انتظار ایات سی ایک فی نیت روزی کی او صبح کو مقیم تھا ہر سا فر ہوا
ہو رہا یا حالت سفر میں یا حلق کیا قصداً اگرچہ محال نہیں تھا اسکو انتظار قصداً لازم آوی کی نہ کفارہ
اور سفر میں کہانی کی قید سنی رکائی کہ اگر وطن کو ہر جاو لگا کسی چیز ہوئی ہوئی کی لینی کی لٹی اور قصداً کہا
اپنی مکان میں یا پہلی جدا ہوئی کے آبادی مقام اپنی کی سی تو قصداً اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے
اور اگر کہانی پنی وغیرہ جاسی بندر انعام دن بغیر نیت روزی کی اور انتظار کی یا سحر کہا ہی یا حلق کیا اس
حالین کر شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہوئی فجر کہ اور فجر او وقت ہو چکی تھی یا انتظار کیا سا تہہ عن غالب
مغرب دنی آخاب کی اور آخاب او وقت باقی تھا قصداً نیکی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہو گا خود میں
پس بچ لازم ہوئی کفارہ کی دور و انہیں میں مختار خیمۃ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہو گا
اور اگر ظن غالب ہو گا غروب ہوئی کا اور انتظار کر دالی گا تو او سہر کفارہ لازم ہو گا اور اگر منزل ہوا
سبب فعل بدر نیکی جانوری یا میت سی یا منی گرائی کیسی راہن یا ناف میں یا ا تہہ میں یا منزل ہوا
سبب بوسہ لینی کی یا چھوئی کیسی یا تو مار و زہر خیر دار رمضان کا با عورت سی حلق کیا کیسی
سوتی میں اور وہ روزی سی اہی روزہ جاتا رہی گا اور سکا اور قصداً آوی کی نہ کفارہ اور سہر

اور تم القدر میں کہا ہے کہ مجھ پر ہی کہ جاتا رہا ہے اور قصداً ہی اندر کے دو ادالی سب کی زخم میں اور وہ یہ ہیں
بہنچ یا داغ کی زخم میں دالی اور وہ داغ میں پہنچ یا داغ میں ہوا حلق میں یہ نہہ یا برف اور نہ ہکا اور کوئی غل سی
بلکہ از خود حلق سے اتر گئے یا تو کہ کر روزہ ٹوٹ گیا شاکلی کرتی میں پانی حلق میں اور تیر گیا یا تاک میں
پانی دیتی ہوئی داغ کو چڑ گیا یا زبردستی کسی فی روزہ تڑا دالا اگرچہ سا تہہ حلق کے ہو یعنی خاوند
زبردستی جو سی حلق کیا یا جو سی فی زبردستی خاوند سی حلق کر دیا یا قصداً آوی کی ان سب صورتوں میں
نہ کفارہ لیکن مسئلہ حلق میں زبردستی کر نیوالی پر کفارہ آوی گا اور چہر زبردستی کی او سہر قصداً
مگر اگر انتظار کری عورت کو نڈی ہو یعنی حرم پہنکو نہ خوف بیمار ہو جانی کی سبب خدمت کی یا انتظار کری
کو نڈی سبب صنف کی کہ حاصل ہوا اسکو سبب خدمت گرمی کی قسم بکائی سی یا کہ پڑے دھونی سی
قصداً لازم ہے اور نڈی کیونچا ہی کہ نہ کہنا انی موئی کا اگر کسی کام کو کہی کہ عاجز کری اسکو دے
فرامین سی اور اگر دال دی ہوئی کوئی سوتیکی منہ میں یا بی یا بی جادی سونیو الا پانی او سہر قصداً ہی اور پانی
وہ مانند ہو لنی دالی کی کیا نہیں جانتا ہی تو کہہ سونیو الا یا جسکے عقل جاتی رہی اگر فوج کری نہیں درست
اور کا فوج کیا ہوا کہا ۱۲ اور جو بسم اللہ ہو جادی فوج کی وقت اسکا فوج کیا ہوا جائز کہا نادرست ہی
اور اگر روزی میں ہول کر کہا نیکیو کہا یا ہر قصداً کہا یا اجماع کیا ہول کر ہر قصداً کہا یا یا دنگور و نیکیو
کی ہر کہا یا یا یا اجماع کیا قصداً ایات سی نیت کی ایک فی روزی نہی ہر صبر کو سفر کیا ہر نیت کی اقامت کے
اور کہا یا اگرچہ نہیں درست اسکو انتظار ایات سی ایک فی نیت روزی کی او صبح کو مقیم تھا ہر سا فر ہوا
ہو رہا یا حالت سفر میں یا حلق کیا قصداً اگرچہ محال نہیں تھا اسکو انتظار قصداً لازم آوی کی نہ کفارہ
اور سفر میں کہانی کی قید سنی رکائی کہ اگر وطن کو ہر جاو لگا کسی چیز ہوئی ہوئی کی لینی کی لٹی اور قصداً کہا
اپنی مکان میں یا پہلی جدا ہوئی کے آبادی مقام اپنی کی سی تو قصداً اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے
اور اگر کہانی پنی وغیرہ جاسی بندر انعام دن بغیر نیت روزی کی اور انتظار کی یا سحر کہا ہی یا حلق کیا اس
حالین کر شک رکھتا تھا بیچ طلوع ہوئی فجر کہ اور فجر او وقت ہو چکی تھی یا انتظار کیا سا تہہ عن غالب
مغرب دنی آخاب کی اور آخاب او وقت باقی تھا قصداً نیکی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا ہو گا خود میں
پس بچ لازم ہوئی کفارہ کی دور و انہیں میں مختار خیمۃ ابو جعفر کی یہ ہے کہ کفارہ لازم ہو گا
اور اگر ظن غالب ہو گا غروب ہوئی کا اور انتظار کر دالی گا تو او سہر کفارہ لازم ہو گا اور اگر منزل ہوا
سبب فعل بدر نیکی جانوری یا میت سی یا منی گرائی کیسی راہن یا ناف میں یا ا تہہ میں یا منزل ہوا
سبب بوسہ لینی کی یا چھوئی کیسی یا تو مار و زہر خیر دار رمضان کا با عورت سی حلق کیا کیسی
سوتی میں اور وہ روزی سی اہی روزہ جاتا رہی گا اور سکا اور قصداً آوی کی نہ کفارہ اور سہر

ایک عورت فی رات سی نیت روز کی کی تھی اور پھر دیکھو دیوانی ہو گئی اور اس کی سی جملہ کسی فی رات اور صبح ہر
 بھی قضا آوی گئے اور اگر شکیانی دوا یا پانی ایک عورت فی اپنی شرم گاہ میں با داخل کی کسینی
 اونٹنی پہنکی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی دبر میں یا سہنجا کیا اور پانی پہنچا دبر میں حتیٰ کی جگہ تک
 اگرچہ بہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی سہنجا کرنی میں قضا لازم آوی گی
 اور اگر نکل آویں مٹی بوسیر دالی کی اور وہ ہو وی اونٹوں اگر خشک کر لیا اونٹوں پہلی اونٹنی کی اور سی پھر
 اور پھر گئی نہیں تو مٹی کا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پھر داخل ہو گیا پہلی پہنچی کھیت
 باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک ہون کی تو روزہ فاسد ہو جائی گا اور اگر چہ نکل
 کر گئی عورت اونٹنی ترک ہوئی پانی کی یا تیل کی ابھی فرج داخل میں یا داخل کر لیا کوئی روئی یا کپڑا
 یا لکڑی یا تیر اپنی دبر میں با عورت داخل کر ہی گئی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غائب ہو جائیں
 گئے بہم خیرین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک ستر اہتہ میں رجا
 با عورت کی فرج خارج میں نہیں فاسد ہو گیا اور اگر نکلا دورا اور ایک ستر اہتہ میں ہو پھر نکال لی نہیں تو روزہ
 روزہ اگر تیل جاویں گا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کر لیا دھوان اپنی فعل سی قصد ادنیٰ نیز
 باہت میں قضا لازم آویگی اور بہ حکم بہ غیر غیر اور عود کی ہی اور ان دونوں کی دھون میں بعید نہیں ہی لازم نا
 لغاری کا بھی وسطی فائدہ مند اور دوا ہوتی اونٹنی اور سہی طرح صحیح کی دھون داخل کرنی سی بعید نہیں ہے
 لازم آنا کفار کیا اور اگر قی قصد کی اگرچہ منہ بہر کہ نہ آئی قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف
 فی نزدیک منہ بہر کر آنا شرط ہی اور یہی صحیح ہی اور اگر نکل جاویں تی آپ سی آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہ
 ہی ہوئی یا کہا جادی دانوئی انکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنی کی یا زیادہ یا نیت کی روز کی
 دیکھو بعد کہا چنی کی بھول کر پہلی نیت کرنیکی دیکھو یا بیہوش ہو جادی اگرچہ مہینی بہر تک بیہوش رہی
 قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا نکر ہی اور نہ کی کہ میں بیہوشی شروع ہوئی ہی یا جس کے رات میں شروع
 ہوئی ہی اس لیے کہ مسلمان کا فعل صلاح پر عمل کرنا چاہی کہ او پس فی رات سی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ
 ہو گیا اس کی بعید صبی و لون بیہوش رہیگا اونٹنی قضا کرے گا سلمیٰ کہ مہاک بغیر نیت کی ہو اور اگر بغیر
 ہو گا کہ نہیں نیت کی تو اور سدن کی بھی قضا آویگی اور اگر مہینی بہر سی کم و یوانہ رہا قضا آوی گئے
 اور اگر ساری مہینی دیوانہ رہا نہیں قضا آویگی اور اگر مہینا بہر اس طرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہو گیا یا دیکھو
 بعد فوت ہوئی وقت نیت کی تو بھی قضا نہیں آئی کی کہ یہ ہی ساری ہی مہینی کی حکم میں ہی اور اگر
 رمضان میں نیت روز کی نہ کی اور کہا نا کہا یا امام عظم کی نزدیک کفارہ وجب نہیں اور
 صاحبین کی نزدیک واجب ہی کہ ان فی الما لا بد منہ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاویں اگرچہ بسبب عذر کے

ثوی او بہر بندر جانا ہی تو واجب ہی بندر نہا کہانی چنی وغیرہ سسی البقیہ روز میں اور واجب ہی بندر نہا خاص
 اور نہ تار پر چکید کہ ہون لود طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہی بندر نہا سا فر پر کہ عقیقہ ہوا اور نہا پر چکید اہا
 ہو جاوی اور دوانی پر چکید ہوشیار ہو اور لو کی پر چکید بالغ ہو اور کاخ پر چکید سلام لاوی اور ان سب پر
 قصاص ہی سوکا و شصون اخیر کی اور حالتیں اور رفتار اور تیار اور مسافر کو بندر نہا نہا ہی لیکن ظاہر کہانی
 بلکہ پوشیدہ کہانی ۱۰ امداد الفلاح ۱۰ فصل چہنی بیج بیان اودن خبر نو کی کہ کردہ ہین روزی دار کو اور جو
 ہین کردہ ہین اور جو کہ مستحب ہین کہ کردہ ہی روزی دار کی لئی چکنا کسی خبر کا لئی چکنا کہ ہتوک دنیا اور ذخیرہ
 میں ہی کہ کردہ ہی چکنا کسی خبر کا چکنا ضرور ہو اور جب ضرور ہو جیسی کوئی خبر خریدتا ہو اور دُر ہو ہکا کہ اگر
 نہ چکنا کا تو غنیمت یا جانو کا یا دافن میری مرضی کی ہتوک تو نہیں کردہ اور فتاویٰ نسخی ہین ہی کہ اگر ایک
 صورت کا خاندان بد خلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کسی زیادتی ملک پر تو درست ہی اور سکو ہی چکنا لیا کہانی کا
 نااوسکی ظلم ہی سچی اور اگر تنگ خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے
 کہ ہی حکم نوکر اور مردود کا ہو مینی جو کہ یگانگی لئی ہوا اور کردہ ہی چکنا کسی خبر کا جانو جیسی کہ صورت
 چاہتی ہی کہ روئی وغیرہ چاکر سچی کی منہ میں دی ہا کہ کوئی شہسار لڑکی یا حایضہ اوسکی پس ہو تو اوس
 جو اگر دی آب چاکر دیا اوسکو کردہ ہو گا اور اگر کوئی بن روزی دار نہ لہتہ لگی تو آب ہی چاکر دے
 کہ ہتوک نہیں کردہ ہین اور کردہ ہی چکنا ۱۰ مسئلہ کا روزیدار کی لئی برابر ہین مرد و عورتہ اسلٹی
 کہ اوسکی چاہنی بہت نظر کی لگتی ہی اور سوک روزیدار کی حالت کی مرد و لکی لئی چکانا اوسکا کردہ ہے
 کہ خاوند ہین بسبب عذر کی جائز ہی اور جھوٹوں کی کہا مباح ہی بخلاف عورتوں کی کہ اوسکی لئی مستحب ہی چکانا اور
 اسلٹی کہ بہت اوسکی ۱۰ عایم مقام ہی مسواک کی اور کردہ ہی بوسہ لیا اور مباشرتہ کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور
 مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو تو لگا یا حلیہ کا دلا نہیں کردہ ہی اور کردہ ہی صحیح کہنا ہتوک کامنہ میں قصد اوچر
 نکل جانا اور سکا اور کردہ ہی روزہ دار کی لئی کہنا اور خبر کا کہ ضعف ہو اوسکی مانند قصد اور جھوٹوں کی اور
 جو قصد ہین ہی ہون کہ ضعف ہوا و لئی تو نہیں کردہ اور نہیں کردہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا اور جو چوٹو
 اور مسواک کرنی اگر چہ بعد زوال کی ہو اور مسواک نازی ہونا ہتوک ہی ہونی ہو یا نین اور نہیں کردہ ہے
 کلی کرنی اور ناک ہین پانی یا بغیر وضو کی اور نہیں کردہ ہی غسل کرنا اور لپٹا کر کپڑی کا بدن پر بقصد نہا
 کی موجب روایت مفتی یہ کی اسلٹی کہ بہت شہرت صلی علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہین روزیدار کے
 نئی بن خبرین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر میں اور جلدی کرنی فطار میں چرخ روزار کی اور بار کے روز
 بتیاض ضروری ۱۰ امداد الفلاح ۱۰ فصل ساتویں پیر بیان اودن عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اوسکی انظار
 وہ دل ہین مرض اور سفر اور اگر اہل بیت زبردستی کرنی اور محل اور دود پلانا اور ہتوک اور پیاس

۱۰ روزیدار کی لئی برابر ہین مرد و عورتہ اسلٹی
 ۱۰ عایم مقام ہی مسواک کی اور کردہ ہی بوسہ لیا اور مباشرتہ کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور
 ۱۰ مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو تو لگا یا حلیہ کا دلا نہیں کردہ ہی اور کردہ ہی صحیح کہنا ہتوک کامنہ میں قصد اوچر
 ۱۰ نکل جانا اور سکا اور کردہ ہی روزہ دار کی لئی کہنا اور خبر کا کہ ضعف ہو اوسکی مانند قصد اور جھوٹوں کی اور
 ۱۰ جو قصد ہین ہی ہون کہ ضعف ہوا و لئی تو نہیں کردہ اور نہیں کردہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا اور جو چوٹو
 ۱۰ اور مسواک کرنی اگر چہ بعد زوال کی ہو اور مسواک نازی ہونا ہتوک ہی ہونی ہو یا نین اور نہیں کردہ ہے
 ۱۰ کلی کرنی اور ناک ہین پانی یا بغیر وضو کی اور نہیں کردہ ہی غسل کرنا اور لپٹا کر کپڑی کا بدن پر بقصد نہا
 ۱۰ کی موجب روایت مفتی یہ کی اسلٹی کہ بہت شہرت صلی علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہین روزیدار کے
 ۱۰ نئی بن خبرین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر میں اور جلدی کرنی فطار میں چرخ روزار کی اور بار کے روز
 ۱۰ بتیاض ضروری ۱۰ امداد الفلاح ۱۰ فصل ساتویں پیر بیان اودن عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اوسکی انظار
 ۱۰ وہ دل ہین مرض اور سفر اور اگر اہل بیت زبردستی کرنی اور محل اور دود پلانا اور ہتوک اور پیاس

اور بہت برباد اور حقیقت اور نفاس پس جائز ہے افطار دین بچاری لئی کہ اگر روزہ رکھی تو در ہون زیادتی مرض
 یادیر کر کہ چھی ہونیکا اسلمی کہ زیادتی مرض کی اور طول اور کاکھی ہو اچی باعث ملاکت پس واجب ہے
 اوس ہی احتراز اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فاذکی شروع ہوتی ہے
 اول بطن میں چھر ظاہر ہوتا ہی اثر اور کاکا و پر پس برابر ہی کہ ہو ذہ مرض آنکھہ دکنی کا یا زخم یا درد سر کا
 غوضکہ کوئی مرض موجب خوف ہو اسکی زیادتی یادیر کر اچی ہونیکا تو جائز ہے اوسین فطار اور کیکنا
 علماری کہ غازی جبکہ جانشا ہونیقینا کہ مین لڑو لگا کھارسی رمضان کی ہیننی مین اور خوف ہو صنف کا
 نہ افطار کرنی مین تو پہلی لڑائی کی فطار کو ہی مسافر ہو یا مقیم اور ہسی قیاس پر کہنا ہی عطف تار ہے
 اوس شخص کی حقین کہ اور کادن باری کا ہی پس فطار کیا اہل روز مین پہلی آنی پٹ کی لکمان اسکی کہ آج پ
 آویکی پس صنف کر دیگی تو نہیں مضائقہ فطار کا اسکی لئی پیر اگر پت نہ آویگی تو صحیح تر یہ ہے کہ نہیں پٹکا
 کھارہ اور سہی طرح عورۃ فی حیض آنی کا لکمان کر کہ فطار کیا اور پھر حین : آیا تو صحیح تر ہے یہ کہ کھارہ نہیں
 آتیکا اوسچہ اور فتادی عالمگیری مین لکھا ہی کہ دو یون صورتون مین کھارہ آویگا اور سہی طرح بازار دا
 اگر شنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر فطار کر ڈالین پھر معلوم
 کہ طبل کسی اور سبب سے بجاتا تو نہیں کھارہ اوپر اور زبردستی سی مراد یہ ہے کہ کوئی بچا کہ منہہ مین
 چھہ دیدی یاد ہو نہ فطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مارنی کا اور جائز ہے افطار حاملہ کے لئی
 اور دود والی کی لئی اگر ڈری لقصان عقل سی یا ملاک سی یا باری سی خواہ اپنی نفس پرور ہو ان خبر ونگا
 با بچی پر اور دود والی خواہ مان ہو خواہ دایہ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دود والی سی دایہ ہی ہی یہ قول دود
 ہے لئی کہ حدیث مین عام ہی دود والی ان الله وَصَّ عَزَّوَجَلَّ الْمُسْلِمَ اَنْ يَّزِيْرَ النَّفْسَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ
 وَعَزَّوَجَلَّ وَالْمَرْءُ يَزِيْرُ النَّفْسَ اَوْ شَطْرَ الصَّلَاةِ اور دوسری یہ نہ دود ونگا مان پر واجب ہی دانتہ خصوصاً جبکہ
 اب بوفلس آج جائز ہی دود والی کی لئی پیدا واکا جبکہ طبیعت کچی کہ یہ بچہ کی بیماری کو فائدہ کریگی اور جو
 مہترن ہونی فطار کی لئی دوسری ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا سبب پہلی تجربہ کے یا طبیعت
 مسلمان حاذق غیر ظاہر النفس کچی کہ ضرر کر گیار روزہ آود جائز ہے فطار اسکی لئی کہ ہوا اسکی پاس
 شدید یا بول بہت کہ خوف ہو اوسنی ملاک کا یا لقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض عوس کا اور نہو یہ سبب
 مشقت مین دالنی نفس اپنی کی اسلمی کہ اگر ہوگا یہ سبب مشقت مین دالنی نفس کی مثلاً دود اور پیاسا
 ہو کر فطار کر ڈالا تو کھارہ لازم ہوگا اور بعضون فی کہا کہ نہیں لازم آنیکا آو پوچی گئی علی بن احمد حال
 آخرہ کہ بوالی کسی کہ جب جانی وہ کہ اگر مین مشغول ہو کاحرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسین فطار
 اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنی نفقہ کی تو یا مباح ہی یا سکو کہانا پنا سبار ہونی کی یا نہیں پس منع

عکس نام

میں

میں

میں

میں

میں

میں

کیا اور ہون فی اندیشہ اور غبار میں نگاہی کہ جب پوچھا گیا وقت ہو تو اوکو جوابی کہ وہی دن کسب کری اور ادھی
 دن سہرے چپ کر ہی ٹاؤنہ معیشت کی بھی حال ہو اور روزہ بھی انتہائی سی نیاد سے اور بازیہی انتظار
 اس ماسفر کو کہ سفر کر ہی پہلی طلوع ہوئی فجر کی اور اگر سفر کر ہی حالت روزی میں بعد طلوع ہوئی
 فجر کی تو نہیں بیاح انتظار کرنا اور دن لیکن اگر بیار ہو جاویں لیا و سکی تو درست ہی اور بدیر صبرت
 قضا ہی آویگی کہ کفارہ بخوار سفر میں بغیر ساری کی تو مری خواہ بیار ہو کر اور روزہ رکھنا ماسفر کو مستحب ہے
 اگر ضرر کر ہی اور یہ کہ ہی کہ جب ہون تمام رفیق اوکی افکار کی ہوئی اور نہ مشترکہ ہون فسخ کرنی میں
 پس اگر ہون مشترکہ یا فسخ کرنی ہوئی تو فسخ کرنی ہی و سہی ہوا وقت جماعت کے اور نہیں وجہ ہے
 وصیت کرنی ساتھ غدیرہ اس وزی کی کہ انتظار کیا اور یہ کہ مری پہلی زوال مندرگی خواہ عذر بیاری کا ہو
 یا سفر کا یا او عذر عذر ہون مذکورہ ہی او قضا کری اون روز و سکی کہ قادر ہو اوکی قضا کر اور اگر قضا کر
 تو لازم ہی اوکو وصیت کرنی بقدر اقامت کی سفر ہی اور بقدر صحت کی مری ہی اور بقدر زوال قدر
 اور نہیں شرط ہی قضا روزہ میں ہی در ہی رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلدی ذمہ ہی اتر جاویں اور پہلی
 مستحب ہی یہ کہ نہ تاخیر کر ہی بعد قدرت کی ذکر کیا امام رازی فی ہامری علماء ہی کہ فسخ بغیر عذر کی فسخ
 روزہ میں نہیں حلال ہی بہت صحیح روایت اور خطاب الراویت ہی ہی اور عیافت ہی مذہبی صاحبین رحمہم
 نزدیک اور نگاہ ہی علماء فی کہ صحیح روایت مذہب ہی یہ ہی کہ اگر دعوت کرنی الا فسخ ہی آئی ہی سے
 راضی ہو اور ایذا نہ پاویں انتظار نہ کرنی ہی تو انتظار نہ کری اور اگر جانی کہ وہ ایذا دینا انتظار نہ کرنی تو
 انتظار نہ کر ڈال ہی اور قضا کر ہی کہ شیخ بزرگ شمس الامامہ حلوائی فی کہ پہلی باب میں جو کہ یہ کہا گیا ہے بہتر
 اور میں یہ ہی کہ اگر اعتماد نہ رکھتا ہو اپنی انفس پر قضا کر نہ کیا تو انتظار کر ہی و سہی دفع کرنی ایذا کی بہائی
 مسلمان ہی اور اگر اعتماد نہ رکھتا ہو اپنی انفس پر قضا کر نہ کیا تو نہ انتظار کر ہی اگر چہ ترک انتظار میں ایذا ہو
 مسلمان کو اور یہ کہ ہی کہ ہو انتظار پہلی زوال کی اور بعد زوال کی انتظار نہ کری مگر جبکہ ہو ترک انتظار میں
 حقوق یعنی نا فرامی والدین کی تو بعد زوال ہی انتظار کر ہی کہ ذاتی الحیطہ اور عیافت عذر ہی عیافت
 کرنی والی کی حق میں ہی اور یہاں کی حق میں ہی کہ ذاتی شمس الوقایہ اور صوم واجب میں عیافت
 نہیں ہی کہ ذاتی الہیاتیہ اعداد الفساح و عالمگیری فی فضل آہوین تراویح کی مسائل میں آورہ پانچ
 تراویح میں ہر تراویح چار رکعت کا ساتھ دو سلاموں ہی اور اگر زیادہ کر ہی پانچ تراویح پر ساتھ
 جماعت کی تو مکروہ ہی ہر نزدیک تو صحیح یہ ہی کہ وقت تراویح کا بعد عشا کی ہی طلوع فجر تک پہلی
 وتر کے اور بعد اوکی ہر شاک کہ اگر ظاہر ہو کہ عشا پڑھی ہی بغیر ظہار کی نہ تراویح اور تراویح
 کر ہی تراویح کو ساتھ عشا کی نہ وتر کو پہلی کہ تراویح پانچ ہی عشا کی نزدیک ابی حنیفہ رح کے

اور تفریق تراویح ہی عشا کی حوت میں نزدیک امام صاحب کی اور پہلی پڑھنا عشا کا وتر ہی واجب ہی و اسطی
 ترتیب کی اور یہ سابقہ ہو جاتا ہی عذر سنیاں ہی پس صحیح ہی و ترجیحہ ادا کر ہی پہلی عشا کی بھول کر
 بخلاف تراویح کی کہ وقت اور مکا بعد ادا کر ہی عشا کی ہی پس نہیں معتبر ہو گی چو ادا کر ہی پہلی عشا کے
 اور صاحبین کی نزدیک و ترسنت عشا کی ہی مانند تراویح کی پس ابتداء وقت و ترکا بعد ادا کر ہی عشا
 ہی پس واجب ہو گا اعادہ و ترکا جبکہ ادا کر ہی پہلی عشا کی اگر چہ ہو بھول کر نزدیکی صاحبین کی مانند تراویح
 کی محال یہ کہ اعادہ و ترکا مخلوق فیہ ہی اور اعادہ تراویح کا اور عشا کی تمام سنو تک مفتوح علیہ ہی جبکہ
 وقت باقی اور سب سے بیہنا درمیان دو ترویجوں کی بقدر ایک ترویج کی اور سید طریح درمیان پانچویں
 ترویج اور وتر کی اور اگر جانین کہ بیہنا درمیان پانچویں ترویج کی اور وتر کی اگر ان گذر تا ہی قوم نہیں
 نہ بیہی پڑوہ اختیار رکھتی ہیں بیہی کی حالت میں اگر جانین تسبیح پڑھیں اور چاہیں چکی بیہی پڑھیں اور
 مکہ والی طواف کریں اور دو رکعت پڑھیں اور مدینہ والی چار رکعت نماز پڑھیں جدا جدا اور آرام پکڑنا پانچویں
 یعنی دس رکعت پڑھ کر وہ ہی جمہور کی نزدیک اور یہی صحیح ہی اور سب سے ہی تاخیر تراویح کی تہائی رات تک
 اور آدھی رات تک اور اختلاف کیا ہی علمائے بیچ ادا کر ہی تراویح کی بعد آدھی رات کی صحیح ہی
 بلکہ مکہ و مدینہ ہی اور تراویح سنت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضوں نے کہا کہ سنت
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور قول اول صحیح تر ہی اور تراویح سنت ہی مردوں کی لئی اور عورتوں کی اکثر
 اور اصل تراویح سنت ہی ہر تنفس چہاڑی نزدیک اور یہ ہی صحیح ہی اور جماعت اوسین سنت علی الکفایت
 یعنی بعض کی کرنی ہی سب ہی سنت ادا ہو جاتی ہی اور یہی صحیح ہی کہ ان فی البین اگر ادا کر ہی کوئی تراویح بغیر
 جماعت کی با عورتین علیحدہ علیحدہ اپنی گھر وغیرہ تو ہو گی تراویح اگر چہ پڑھیں مسجد الی ساری جماعت کو تو
 بڑا کیا اور ہولن فی اور گناہ گار ہوئی کہ ان فی محید شخصے اور اگر سچی رہ گیا ایک شخص جماعت ہی اور پڑوہ لی
 اوسنی تراویح اپنی گھر میں تو اوسنی ترک کی فضیلت بدکار اور تارک سنت کا نہیں ہو گیا اگر ہوا ایک شخص مشوا
 اور بہت ہوئی ہی جماعت اوسکی ہوئی ہی اور کم ہوئی ہی اوسکی ہوئی ہی تو نہیں لایق ہی اوسکو ترک کرنا
 جماعت کا اور اگر تراویح پڑھی جماعت ہی گھر میں تو اختلاف کیا ہی اوسین مشایخ فی صحیح یہ ہی کہ جماعت
 کی لئی گھر میں ایک طرح کی فضیلت ہی اور جماعت کی لئی مسجد میں فضیلت و سب سے پہلے پڑھیں
 تراویح گھر میں جماعت ہی تو حاصل کی فضیلت اوسکی ادا کی ساتھ جماعت کی اور ترک کی فضیلت و سب سے
 اوسیم یہ ہی کہ ادا کرنا تراویح کا مسجد میں جماعت ہی فضیل ہی اور یہاں ہی حکم ہی فرمودہ ہیں اور اگر عالم خارج
 ہو تو فضل اور بہتر ہی یہ کہ پڑھی ساتھ قراۃ اپنی کی آپبی اور نہ اعتد اگر کسی اور کا کہا انا جماعت
 جبکہ ہودی امام کسی کا راگ کی طور پر پڑھنی والا تو نہیں مضائقہ ہی یہ کہ چوتھ و سب سے مسجد

اپنی اور ملائیں کری اور مسجد اور مسجد ہی جیکہ پور غیر اوس امام کا بلکی تو اٹ کا پڑھنی والا اور اچا آواز دین
 تو یہی اپنی مسجد کا ترکہ کرنا جائز ہی اور سچی معلوم ہو اگر اگر ایک ختم نہیں بڑا جانا ہی اسکی جملہ کی مسجد میں
 تو پھر وہی مسجد ملکہ کی اور تلاش کری اور مسجد نہیں لایق ہی قوم کو کہ مقدم کریں تراویح میں خوشنویس
 لیکن مقدم کریں دستخوان کو سہلی کہ امام شیعہ پڑھتا ہی اچھی آواز دے تو باز کہتا ہی سنی والیکو خوشنویس
 اور تدبیر و فکر ہی اور تو یہی جماعت ہی رمضان میں فقط اسپر اجماع ہی مسلمانوں کا وتر پڑھنی
 رمضان میں جماعت ہی فضیل بن ادا دکنی اوسکی اپنی گھر میں وہو الصبح کذا فی السجۃ الواح
 اور کہا بعضی علماء فی کہ افضل یہی ہے کہ وتر پڑھنی اپنی گھر میں اکیلا وہو لختار کذا فی البقیۃ اور مکرر
 کو کون کی تھی یہ کہ کچھ دینا مقرر کریں ایک شہنشاہ کہ امامت کرے اوسکی گھر میں سہلی کہ اجیر
 پڑا امام کا فائدہ ہی اگر پڑھنی جاوے تراویح دو بار ایک مسجد میں تو مکرر وہ ہے ایک امام پڑھنا
 تراویح دو مسجد میں کہ ہر مسجد میں پوری پوری پڑھتا ہے تو نہیں جائز اور فتویٰ اسپر ہے
 اور مقتدی جب پڑھنی تراویح دو مسجد میں تو نہیں مضایقہ اسکا اور نہیں لایق ہے یہ کہ وتر پڑھنی
 مسجد دو سر میں اور اگر سب پڑھنی تراویح لوگوں فی ہر ارادہ کیا اونہوں کی یہ کہ پڑھنی دو بار
 پڑھنی صلاحدہ صلاحدہ کذا فی التاثر خاتمہ اگر پڑھنی نماز عشا اور تراویح اور وتر پڑھنی مکان اپنی
 ہر امام ہوا قوم دو سر تک تراویح میں اور نیت کی امامت کی مکرر وہی امامت اوسکی اور نہیں مکرر وہی
 قوم کی اور اگر نہ نیت کی امامت کی پہلی اور گیارہ رکوع میں اور قدا کیا ساتھ اوسکی لوگوں سنے
 تراویح میں نہیں مکرر وہی پہلی کسی کی اوند و ٹوٹنیں سی کذا فی فتاویٰ قاضیخان اور فضیل یہی کہ پڑھنی
 تراویح ساتھ ایک امام کی پس اگر پڑھنی تراویح ساتھ دو اماموں کی پس جب یہی کہ ہو وہی پھر
 سی ہر واحد کا اوپر پورا ہونی تراویح کی پس اگر پھر اوپر ایک سلام کی یعنی دو گانہ پڑھنی مستحب ہے
 یہی پھر روایت صحیح کی اور جب جائز ہوئی تراویح ساتھ دو اماموں کی اوپر طرح مذکورہ کے تو جائز ہوا یہ کہ
 پڑا وہی زمین ایک دن دو دن اماموں کا اور پڑا وہی تراویح دو سر امام اور تحقیق ہی عسکر
 قاسم عنہ کہ امامت کہ فی ہر لوگوں کی خصوصیت اور وتر میں اور ابی بن کعب امامت کرتی تھے
 اوسکی تراویح میں کذا فی سراج الالواح اور امامت لڑکی باطل کی تراویح اور نوافل مطلق میں جائز ہی
 نزدیک بعضی علماء کی اور نہیں جائز نزدیک اکثر علماء کی کذا فی محیطہ خشعی جب فوت ہو وہی تراویح نقصا
 کیجا وہی ساتھ جماعت کی اور نہ بغیر جماعت کی اور یہی صحیح ہی اور جب یاد آیا اونکو کہ تحقیق فاسد ہوا
 اونکا ایک گانہ رات گذشتہ کا پس ارادہ کیا اونہوں فی نقصا کا ساتھ نیت تراویح کی مکرر وہی ہے
 اور اگر یاد آیا اونکو ایک دو گانہ بعد پڑھنی وتر کی تو کہا محمد بن فضل حرنی نہ پڑھنی وہ اوسکو جماعت ہی

تراویح میں ایک امام کی پس اگر پڑھنی تراویح ساتھ دو اماموں کی پس جب یہی کہ ہو وہی پھر
 سی ہر واحد کا اوپر پورا ہونی تراویح کی پس اگر پھر اوپر ایک سلام کی یعنی دو گانہ پڑھنی مستحب ہے
 یہی پھر روایت صحیح کی اور جب جائز ہوئی تراویح ساتھ دو اماموں کی اوپر طرح مذکورہ کے تو جائز ہوا یہ کہ
 پڑا وہی زمین ایک دن دو دن اماموں کا اور پڑا وہی تراویح دو سر امام اور تحقیق ہی عسکر
 قاسم عنہ کہ امامت کہ فی ہر لوگوں کی خصوصیت اور وتر میں اور ابی بن کعب امامت کرتی تھے
 اوسکی تراویح میں کذا فی سراج الالواح اور امامت لڑکی باطل کی تراویح اور نوافل مطلق میں جائز ہی
 نزدیک بعضی علماء کی اور نہیں جائز نزدیک اکثر علماء کی کذا فی محیطہ خشعی جب فوت ہو وہی تراویح نقصا
 کیجا وہی ساتھ جماعت کی اور نہ بغیر جماعت کی اور یہی صحیح ہی اور جب یاد آیا اونکو کہ تحقیق فاسد ہوا
 اونکا ایک گانہ رات گذشتہ کا پس ارادہ کیا اونہوں فی نقصا کا ساتھ نیت تراویح کی مکرر وہی ہے
 اور اگر یاد آیا اونکو ایک دو گانہ بعد پڑھنی وتر کی تو کہا محمد بن فضل حرنی نہ پڑھنی وہ اوسکو جماعت ہی

اگر در رکعت پہلی رکعت کو دوسری پر قراءۃ میں تو نہیں مضائقہ ہی رہا براہِ پرباد و نون رکعتوں میں سجد
ہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک اور امام محمد کی دور تر کر کی قراءۃ پہلی رکعت کی اور دوسری
رکعت کی قراءۃ پر روایت کیا حسن و جونی ابی حنیفہ دوسری کہ وہ پڑھتی تھی تراویح کی ہر رکعت میں دس
دس آیتیں اور مانند ایک کی اور یہی صحیح ہے مگر وہ ہی جلد سے کرنی قراءۃ میں اور ادارہ ادا کان میں
جس قدر دیر پڑھ کر پڑھی جاوے اور فضل ہمارے زمانہ میں یہ ہے کہ پڑھی اور مسند کہ نہو باعث نظر
کرنی قوم کا جماعت سی بسبب کسل اور یکساں پڑھنے کی بڑا نا جماعت کا قتل ہی قراءۃ کی بڑائی سی
اور متاخرین فتویٰ دیتی تھی چار ہی زمانہ میں ساتھ پڑھنی تین آیتوں جوئی یا ایک آیت بڑی کی
یعنی ہر رکعت میں تاکہ نہ ملوں ہو دین لوگ اور نہ لانیم آوی خالی رکعت مسند نکا اور یہی حسن ہے
کہ ان فی الزامی اور لایق ہے امام کو کہ جب ارادہ کرے ختم کا تو ختم کرے ستائیسویں شب میں کذا
فی الجہل اور کردہ ہی یہ کہ جلدی کرے وسطی ختم کرنی قرآن کی اکیسویں شب میں یا پڑھی پہلی اور منقول
یہ کہ شائع رحیم اللہ فی مقرر کرنی قرآن کی پانچواں شمس رکوع اور شانِ سادہی اوہون فی رکعت کی ملوں
میں تاکہ فاصل جو ختم ستائیسویں شب میں اور غیر اس شہر میں ہی صحیف نشان کی گئی کئی کس میں آیتوں
برادر پڑھ یا اوہون فی انکو رکوع تاکہ پڑا جاوے تراویح کی ہر رکعت میں بقدر سنوں کی کذا فی قراءۃ
تائینان اگر تمام ہو دی ختم آیتوں شب میں یا اکیسویں شب میں تو پچھوڑی جاوے تراویح باقی ہیں تاکہ
کہ وہ سنت ہی کذا فی الجہل پر قراءۃ ہے صحیح ہے کہ کردہ ہی او کی لئی ترک کرنا تراویح کا کذا فی اسراج
الولج اور جب غلط پڑھی قراءۃ تراویح میں پس چھوڑ گیا ایک سورۃ یا ایک آیت اور پڑا بعد اسکا پس
سنب یہ ہے کہ پہلی پڑھی وہ چھوڑ گیا ہی پھر پڑھی پڑھی ہوئی کو یعنی چھوڑنی کی بعد جس قدر پڑھا تھا اوکو
پھر پڑھی تو کہ پڑھنا ہو یا ترتیب کذا فی قراءۃ ہی تا صلیان اور اگر فاسد ہو دکانہ اور اوسنی کچھ پڑھا تھا قراءۃ
تراویح پڑھی ہوئی کا اعتبار نہیں او کو ہی پھر پڑھی تاکہ حاصل ہو دی ختم او کی لئی ابھی نماز میں اور
کہا بعضی علمائے کہ اعتبار کیا جاوے او کو کذا فی الجہل پر قراءۃ اور لوگوں فی بعضی شہر و مین ترک کیا
ختم قرآن کو تراویح میں بسبب سی کی امور دین میں پھر بعضوں فی اختیار کیا ہی قل ہوا بعد حد کی پڑھنی کو
ہر رکعت میں اور بعضوں فی اختیار کیا پڑھنا سورہ فیل سی آخر قرآن تک اور یہ قول بھی حسن
و نون قولوں کا ہی لئی کہ نہیں شبہ پڑ گیا ہیں رکعتوں کی گنتی کا اور نہیں مشغول ہو گا دل او کی یا پھر
میں کذا فی الجہل حاصل یہ کہ کسی صورت میں پڑھنا سورہ فیل سی بہتر ہی اتفاق کیا ہی علمائے اسہر کہ
اذا کرنا تراویح کا شبہ کر بن عذر کی محتجب نہیں اور اختلاف کیا ہی علمائے اسکی جو ان میں بعضوں فی کہا
جائز ہی اور یہی صحیح ہے مگر یہ کہ ثواب او کا آدای نسبت اوں نر کی کہ کبھی ہو کہ پڑھی جاتی ہے

پس اگر پڑائی امام فی تراویح بیٹہ کے ساتھ ہندو کی یا بغیر ہندو کی اور پڑی چچی اور سکی قوم فی کثری ہو کر کہا بعض
 علماء فی صحیح ہے سبکی نزدیک اور یہی صحیح ہی اور جب صحیح ہو اور ہنا کٹر کا بھی بیٹی کی اختلاف کیا ہے
 علماء فی اوسین کہ جو صحیح ہی قوم کو کہا بعضوں فی کہ مستحب یہی کہ بیٹہین وہ بھی دسٹی چچی کی امام کی
 مخالفت کی صورتی اگر پڑین چار کتین ساتھ ایک سلام کی اور نہ بیٹہا دوسرے رکعت میں تو نہیں چاہے
 ہوتی ہی نماز اور یہی صحیح تر دور واتیوں کی ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف جی اور جب فاسد ہوتی
 تو کہا محمد بن الفضل فی کہ یہ چار قائم مقام ہوتی ہیں ایک دو گانہ کی اور یہی صحیح ہے اور روایت ہر
 ابی بکر ہکاف سی کہ وہ سوال گئی گئی اور شش محض کی حال سی کہ وہ کٹر ایوانی سری رکعت کو تراویح
 میں اور دوسرے رکعت میں بیٹہا نہتا اور ہون فی کہا اگر یاد آجا وہی قیام میں تو لایق یہی کہ خود کری
 اور بیٹی اور سلام پہری اور اگر یاد آتا تیسری رکعت کی مسجد کی بعد تو اگر ملائی اور سکی ساتھ ایک اور رکعت
 تو ہو چاؤین گی یہ چار ایک دو گانہ کی جگہ اور اگر بیٹہا تھا دوسری رکعت میں بقدر الحیات کی تو اختلاف کیا ہے
 علماء فی ہمیں پس بقول اکثر علماء کی دو دو گانہ ہوئی اور یہی صحیح ہے اگر پڑی تراویح کی جس دو گانہ
 ہر دو گانہ تین تین ترک رکعت کا اور نہیں بیٹہا ہر تین میں دوسری رکعت کی بعد تو قصا تراویح کے ہی
 نہ اور کچھ از راہ قیاس کی اور یہی ہی قول امام محمد رحمہ کا اور یہی ایک روایت ہی دور واتیوں ابی حنیفہ رحمہ
 کیسی اگر نہیں چہ رکعتین یا آٹھ یا شش ساتھ ایک سلام کی اور بیٹہا ہر دو رکعتوں میں تو بقول اکثر علماء کی
 جائز ہیں ہر دو رکعتیں عرص ہر دو گانہ کی اور یہی صحیح ہے اگر پڑی تمام تراویح ساتھ ایک سلام کے
 پس اگر بیٹہا ہر دو رکعتوں میں تو جائز ہی کل کے یعنی بیٹوں رکعتیں صحیح ہوئیں اور اگر نہ بیٹہا ہر دو
 رکعتوں میں اور بیٹہا اخیر ہی میں تو بقول صحیح کی ایک ہی دو گانہ گنا جاو لگا کر وہ ہی مقتدی کو یہ کہ بیٹہا
 تراویح میں اور جب ارادہ کری امام رکوع کا تو کٹر اوجاوی اور ایسی جب غلبہ کری نیند تو مکروہ ہی یہ
 کہ نماز پڑی ساتھ قوم کی بلکہ جلا جلاوی یا ہانک کہ ہوشیار ہو اور اگر جو نماز ساتھ نیند کی ہو سستی اور
 غفلت اور ترک تدبیر معافی وغیرہ میں دلہی ہی کذا فی فتاوی قاضیخان ایک شخص فی شروح کے
 تراویح ساتھ امام کی پس جب بیٹہا امام قعدی میں تو یہ نہ ہو گیا اور امام فی سلام پہر پڑی امام نے
 دو گانہ دوسرے اور بیٹہا الحیات کی لئی پس ہوشیار ہوا یہ شخص اگر معلوم کی سنی یہ بات تو سلام پہرے
 اور داخل ہوا امام کی ساتھ اور موافقت کری امام کی شہد میں چہ چہ سلام پہرے امام کٹر اوجاوی
 یہ اور پڑی دور کتین جلدی سی اور سلام پہرے اور داخل ہوا امام کی ساتھ تیسری دو گانہ میں
 یہ سب مسائل تراویح کی مالگیری سی لکھی گئی ہیں فصل نوین تحککات کی بیانیہ ضرور ہے
 پہلی معلوم کر لیتا تحککات کی معنون اور تقسیم اور رکعت اور شرطوں اور آداب اور محاسن اور فضائل

یہ کتاب فی تراویح کی ہے
 جس کی تصنیف ابی حنیفہ رحمہ
 نے کی ہے اور اس کی تفسیر
 ابی یوسف رحمہ نے کی ہے
 اور اس کی تصنیف
 ابی حنیفہ رحمہ نے کی ہے

اور نعمات کا معنی عتکات کی ہیں میرا مسجد میں ساتہریت عتکات کی ہر بی گنا ایک تو واجب ہی اور وہ ہے
 کہ تدریما خواہ سنی کسی امر پر کری کہ اگر میرا یہ کام ہو جاوی گا تو عتکات کروں گا اور! یونہی ہی
 پر لازم کرے کہ اللہ کی لٹی یعنی لازم کیا عتکات اپنی ذمہ پر اور دوسرے اسنت کو کلام ہے
 اور وہ عتکات رمضان کی عشرہ اخیرہ کا ہی آدر میرا سب ہی اور دوسری ان دونوں کی ہے
 یعنی جب چاہی مسجد میں جا کر تبت عتکات کی کرے آدر میرا شہرین عتکات کی ایک تو انہیں
 سی نیت ہی اگر عتکات کرے لگا بغیر نیت کی نہیں جائز ہو گا سب مالوئی نیک اور دوسری شرط
 عتکات کی مسجد جماعت والی ہی پس مسجد ہو گا اوس مسجد میں کہ ہوتی ہو اوس میں اذان اور کیر
 لا سنی مسجد ہی اور فہرست عتکات وہ ہی کہ ہو مسجد حوام میں یعنی جو مسجد مکہ میں ہی پھر سنی سنی علیہ
 سلم کے مسجد میں پھر سنی اقدس میں پھر جامع مسجد میں پھر اذان مسجد ولین کہ ہوں انہیں نماز ہی
 اور عورت عتکات کری اپنی گھر کی مسجد میں جب عتکات کری عورت اپنی گھر کی مسجد میں پس وہ ہوگا اوسکی
 حق میں مثل مسجد جماعت کی ہی مرد کی حق میں پس نہ ملے عورت اوس میں ہی مگر وہ ملے حاجت ہسانی کی آمد اگر
 عتکات کری عورت مسجد جماعت میں جائز ہی لیکن مکروہ ہی کذا فی محیط احسنی اور اول یعنی گھر کی مسجد عورت
 کو عتکات کی لٹی فہرست ہی اور مسجد محلہ اوسکی کی فہرست ہے اوسکی لٹی پری مسجد ہی اور عورت کی لٹی جائز ہے
 یہ کہ عتکات کری غیر موضع نماز اپنی کی میں گھر اپنی ہی جب عتکات کری اوس میں کذا فی التین آدر اگر ہو
 گھر عورت کی مسجد تو پھر اپنی ایک جگہ کو گھر میں ہی مسجد پس عتکات کری اوس میں آدر شہر طہ عتکات
 کی روزہ ہی اور وہ روزہ شرط ہی عتکات واجب میں جب ایک روایت کی اور ظاہر الروایۃ امام ابوحنیفہ
 رحمہ اللہ ہی اور یہی قول ہی صاحبین کا یہ کہ روزہ نہیں ہی شہر طہ عتکات نقل میں اور نہیں ہے
 وہ ملے عتکات نقل کی ادنی درجہ کا کہہ اندازہ جو ظاہر الروایۃ کی بیان تک کہ اگر داخل ہو مسجد میں اور
 نیت کری عتکات کی ہر طرح عتکات کیا نہیں فی بیان تک کہ نکلونین مسجد ہی تو صحیح ہے اگر ذکر کے
 عتکات رات کی بادن کی کہ کہا لیا ہا اوس میں نہیں مسجد اور اگر کہا وہ ملے اوسکی ہی میرا یہ کہ عتکات کرو نہیں
 ایک ہی میں کا بغیر روزوں کی تو اوس پر لازم ہی یہ کہ عتکات کری اور روزی رکھی اور شہر طہ کیا
 کیا ہے ہونا مطلق روزہ کا نہ یہ کہ روزہ خاص عتکات ہی کی لٹی رکھا جاوی بیان تک کہ جو شخص کہ
 ذکر کری ساتھ عتکات رمضان کی صحیح ہوگی مذرا اوسکی پس اگر روزہ رکھا رمضان کا اور نہ عتکات
 لیا تو لازم ہوگا اوس پر یہ کہ عتکات کی اور مہینی میں پیدرپی اور روزی رکھی اوس میں اور اگر عتکات
 لیا یہاں تک کہ تل اپنی اور رمضان پس عتکات کیا اوس میں نہ کتا کچھا اوسکو سہلی کہ روزہ ہو گیا
 دیر اوسکی ذمہ چرب کہ قوت ہو اپنی وقت سہی اور ہو گیا وہ روزہ عتکات کا مقصود نہ تاتہ

سن ۱۲۸۵
 سن ۱۲۸۶
 سن ۱۲۸۷
 سن ۱۲۸۸
 سن ۱۲۸۹
 سن ۱۲۹۰
 سن ۱۲۹۱
 سن ۱۲۹۲
 سن ۱۲۹۳
 سن ۱۲۹۴
 سن ۱۲۹۵
 سن ۱۲۹۶
 سن ۱۲۹۷
 سن ۱۲۹۸
 سن ۱۲۹۹
 سن ۱۳۰۰

اور جو مقصود بنامہ ہی وہ نہیں ادا ہوتا ساتھ غیر مقصود کی یہاں تک کہ اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینہ کا
 پھر اعتکاف کیا رمضان میں کفایت کر لگیا اور سکو اور اگر غلط کیا یعنی مہینہ نذر کر کے روز کو اور قضا
 کیا اور نگو اور مہینہ بن نہ ساتھ اعتکاف کی کفایت کر لگیا اور نگو سہلی کہ قضا مثل ادا کی ہی اگر صبح کے
 ایک شخص نے ایسا مہینہ کہ روزہ نقل رکھنی والا تھا پھر کہا بعض دن میں کہ حق ہی اللہ کا مجھ پر یہ کہ اعتکاف
 کر دین میں اس دن میں پس ہو گا اعتکاف بحقیق قول الیٰہ حدیثہ رحمہ اللہ کی سہلی کہ اعتکاف واجب ہے
 صحیح ہوتا ہی مگر ساتھ روزہ واجب کی اور روزہ اول دن میں تھا نقل پس نہیں ممکن ہی کرنا اور سکا جب
 بعد سہلی اور اور شرطوں اعتکاف کیسی اسلام ہی اور عقل اور بھارت جانتا اور حقیقت و نفاس سی سہلی کہ
 کا و نہیں ہی اہل عبادت سی اور مجنون نہیں ہی اہل بیت سی اور چینی اور عورت خین والی اور نفاس
 والی منع کی گئیں ہیں آئی سی مسجد میں اور بالینہ ہونا نہیں ہی شرط صحیح اعتکاف کی لئی پس
 ہو گا اگر کی عاقل سی اور نہیں شرط کیا گیا ہے مرد ہونا اور آزاد ہونا پس صحیح ہو گا عورت اور غلام
 ساتھ اذن آقا اور خاوند کی اگر ہو گا اوسکی لئی خاوند پس اگر اذن دیا اوسکو اوسکی خاوند نے
 اعتکاف کر لیا نہیں جائز ہے خاوند کو یہ کہ منع کرے اوسکو بعد سہلی اور اگر منع کری اوسکو نہیں صحیح ہو گا
 منع کرنا اور سکا اور مولیٰ حبیب منع کری مملوک کو بعد اذن دینی کی صحیح ہی منع کرنا اور سکا لیکن ہو گا سہلی
 یعنی بدکار نہیں اور شکایت کو درست ہی یہ کہ اعتکاف کری بن اذن مولیٰ کی اور نہیں درست ہی لئی کو
 یہ کہ منع کری اوسکو اگر نذر کری عورت اعتکاف کی تو پہنچتا ہی خاوند کو یہ کہ منع کری اوسکو پس سہلی
 اور سہلی غلام اور بوڈی جب نذر کریں اعتکاف کی تو پہنچتا ہی مولیٰ کو منع کرنا پس جب آزاد کیا جاوی
 غلام یا بوڈی تو لازم ہے اوپر قضا اور اگر نکلیا وی عورت نکاح سی تو وہ بھی قضا کری اور اگر ان
 دیا خاوندنی عورت کو اعتکاف کر لیا ایک مہینہ تک مطلق پس ارادہ کیا عورت فی یہ کہ اعتکاف کری
 ساری مہینہ کا بی در پی پس درست ہی خاوند کو یہ کہ حکم کری یہ سکو علاحدہ دلوں کی اعتکاف کر لیا
 اور اگر اذن دیا اوسکو و سہلی اعتکاف مہینہ میں کی پس اعتکاف کیا اوسنی اوسین بی در پی نہیں درست
 اوسکو یہ کہ منع کری اوسکو اور آداب اعتکاف کی یہ ہیں کہ نہ بولی مگر اچھی بات اور یہ کہ ہمیشہ
 اعتکاف کیا کری دس دن رمضان کی اور یہ کہ انتہا رکری فضل مسجد و مکی مانند مسجد حرام اور مسجد جامع
 کی اور پیشہ کرتا رہی تلاوت قرآن کی اور چرتا رہی علم حدیث اور اور علم دین کی اور بڑا وی مسلم
 دین کی اور بیان کری خبرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور نبیوں علیہم السلام کی اور چوبیس صائیں
 کی اور کہتا رہی امور دین کے اور نہیں ہے مضائقہ یہی بات کر لیا کہ حسین گناہ ہو اور نکاح
 یعنی خوبان اعتکاف کی ظاہر ہیں کہ اوسمیں تمام سبب کرنا معتکف کا ہوتا ہی اپنی تسبیح طرقت

مکملہ غلام
 کی کو مولیٰ کو
 کہ اعتکاف کر لیا
 ہو گا اور سہلی
 تو روزہ اور سہلی

تو روزہ اور سہلی
 کہ اعتکاف کر لیا
 ہو گا اور سہلی

عبادت اللہ تعالیٰ کی بیچ طلب کرنی ضروری ہے اللہ تعالیٰ سے کی اور درود کرنا نفس کا شغل بنیاد ہی گزردہ مانع
 ہی اوس چیز کی کہ واجب ہی بندگی یعنی تقرب اللہ تعالیٰ کا اور عقوق رکھنا معصیت کا ہی اوقات اپنی کو
 نماز میں حقیقتہً ہونا چاہیے کہ مقصد اصلی مشروع ہونی تمکانات کی ہی انتظار نماز کا ہی ساتھ جامعہ حق کی
 اور شتاب نہ کرنا معصیت کا اپنی نفس کو ساتھ ہونے کی ہی کہ نہیں نا فراموش کرتی اللہ کی اوس امر میں کہ اذکو
 فرمایا اور کرتی ہیں جو حکم ہوا اور تسبیح کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رات و دن اور وہ نہیں تھکتی مراد اسی ہے کہ
 اور تبصیر اوں محاسن میں کسی شرط نہ کرنا درود کا ہی معصیت کی حق میں اور درود دارمہمان اللہ تعالیٰ
 کا ہی مقصدات تمکانات کی بد آئی کہ تو اومیں سختی مٹانا سبب ہی ہیں نہ نکلے معصیت تمکانات کی جگہ سے
 رات کو اور نہ دن کو مگر ساتھ عذر کی پس اگر نکلے بغیر عذر کی ایک ساعت ٹوٹ جائیگا تمکانات اور کا بقول حقیقتہً
 کی برابر ہی کہ ہونے کا جائز یا نہیں کر اور نہ نکلے عورت اپنی گھر کی مسجد سے طرف مکان کے آور اگر
 ہو دی عورت تمکانات کر نیوالی مسجد میں پس طلاق دی گئی وہ تو جائز ہی اور کو کہ آدمی اپنی گھر میں اور
 بنا کر ہی اپنی تمکانات پر یعنی پورا کر ہی باقی دنوں کو اور تمکانات کی عذر و نہیں سی ہی نکلنا و پہلی پانچواں
 اور پیشاب اور ادای جمعہ کی پس جب نکلے پیشاب یا پانچواں نہ کی لئی تو نہیں ہے مضافتہً اسکا کہ اہل
 ہو دی اپنی گھر میں یعنی پیشاب اور پانچواں نہ کی لئی اور پھر آدمی مسجد میں جیسے کہ وضو سے فارغ ہو کر آتا ہی
 اور اگر پھر اپنی گھر میں یعنی زیادہ حاجت سے فاسد ہو جائیگا اتحکاف اور اسکا اگر چہ ایک ساعت ہو نزدیک
 اہل حقیقتہً رح کے آور اگر ہو دی پس مسجد کی گھر سے کی درست کا نہیں لازم ہی قضاء حاجت کرنی و ان
 اور اگر ہو دیں معصیت کی دو گھر ایک پس و سرادور کہا ہی جسکی ملکائی کہ نہیں جائز ہی جانا دور کی مسجد
 پس اگر گیا ٹوٹ جا ویگا اتحکاف اور اسکا اور اگر نکلے پہلی پانچواں نہ وغیرہ کی تو جائز ہی اور کو یہ کہ پہلی آیت
 اور کہا نا اور پنا اور سونا ہو دی اتحکاف کی جگہ میں پہلی کہ ہو سکتا ہی کرنا انکاموں کا مسجد میں
 پس نہیں ہی ضرورت باہر نکلنے کی اور نکلے جمعہ پیر میں کو وقت دہلی آفتاب کی اگر ہو دی تمکانات کی مسجد
 قریب جامع مسجد سیجی اگر انتظار رکری دہلی آفتاب کا نہ فوت ہو دی اوس سی خطبہ اور جمعہ اور اگر
 فوت ہو تو نہ انتظار رکری دہلی آفتاب کا لیکن نکلے سیجی قریب قریب جامع مسجد میں اور پڑھ لی چار رکعتیں
 پہلی لان کی پاس منبر کی اور بعد جمعہ کی پھر سی استدراک پڑھ لی چار رکعتیں یا چار رکعتیں بحسب اختلاف علما
 کی سنت جمع میں پس اگر پھر مسجد جامع میں اکدن اور رات یا وہیں پورا کیا اتحکاف کو نہیں فاسد
 ہو گا اتحکاف لیکن مگر وہ ہی پھر اگر نکلے مسجد سی کسی عذر سے وہ یہ کہ گھر سے مسجد یا کالگیا زبردستی ہی
 پس چلا گیا اور مسجد میں اویس وقت تو نہیں فاسد ہو گا اتحکاف اور اسکا اور سیجی اگر خوف کیا معصیت فی اپنی
 جان کا یا مال کا پس نکل گیا تو ہی نہیں فاسد ہو گا اتحکاف اور اگر نکلے پیشاب کو یا پانچواں نہ کو پس گھر یا اور کو

توضیح دینی تہوڑی سی ویر ٹوٹ جاوے گا احتکاف نزدیک اپنی حقیقت پر کی اور نزدیک صاحبین کی نہیں تو سیکھا کہاں
 سرحدی بی کہ قول صاحبین کا بہت آسان ہی مسلمانوں کی ہئی اور نہ نکلی بیابا پر سی کی ہئی اور اگر نکلی جائزہ
 کی ہئی فاسد ہو جائیگا احتکاف اور ایسی ہی فاسد ہو جائیگا احتکاف اگر نکلی نماز جنازہ کی ہئی اگرچہ معین کی گئی ہو
 نماز سپر یعنی ہی ہی پڑھانی والا نماز کا اور کوئی نہیں اور فاسد ہو جائیگا اگر نکلی دُوبتی کی بجائی کی ہئی باطنی
 کی بجائی کی ہئی یا نکلی جہاد کی ہئی جب ہو تو فقیر یعنی طلب نام یا نکلی ادا ہی شہادت کی ہئی اور بیسی ہی جب نکلا
 تہوڑی دیر عذر من سی فاسد ہو جائیگا احتکاف اور سکا اور اگر شرط کر لیا وقت ناظر اور التزام کی یہ کہ بچو گا
 بیابا کا حال پوچھنی کو اور نماز جنازہ کو اور جاذب کا بجائے سلم بن تو جائز ہی یہہ اور اگر جاذب کو ہی متکلف
 اذان دینی کی جگہ نہیں فاسد ہو گا احتکاف اور سکا بلا خلاف اگرچہ ہو دروازہ اذان دینی کی جگہ نہ باہر
 مسجدی اور مؤذن اور غیر مؤذن سمین برابر ہونے صحیح ہی ہے اور نہیں مضائقہ ہکا کہ نکال دیوی
 متکلف مسجدی سرانجام جس گہر والوں اپنی کی طرف تو کہ وہ ہو دیوی سر اور سکا یہہ سب حکام احتکاف و جب
 میں ہیں اور احتکاف نفل میں نہیں ہی ڈر سکا کہ نکلی کسی عذر سی اور غیر عذر سی ظاہر اور ایتہ میں اور ذکر کیا
 کتاب تھبہ میں کہ نہیں ہی مضائقہ احتکاف نفل میں عبادہ کرنی مرصن کا اور حاضر ہو نیک جائزہ پر اور اور
 یوں مفسدات میں سی جلع کرنا ہی اور کرنا ادا و چیز و زکا کہ باعث ہوں جلع کی پس حرام ہی احتکاف کرنیو کہو
 جلع کرنا اور باعث او سکی اند مباشرت اور بوسہ یعنی اور چونی اور معافہ کہ نیکی اور جلع کی سوای فرج
 جی ران و غیرہ میں انزال کرنا اور رات اور دن اسین برابر میں اور جلع قصد یا ہو لکرات کو یا دن کو
 فاسد کہ تا ہی احتکاف کو انزال ہو یا نہ ہو اور جو کچھ کہ سوای جلع کی ہی فاسد کہ تا ہی احتکاف کو جب انزال ہو
 اور اگر نہ انزال نہیں فاسد کہ تا احتکاف اور اگر مہنی نفل آئی خیال کرنی سی اور دیکھنی سی نہیں فاسد ہوتا
 احتکاف اور ایسا ہی حال احتلام کا ہی یعنی اوس سی ہی نہیں فاسد ہوتا پھر اگر ہو سکتا ہی نہا نا
 مسجد میں بغیر سکی کہ پانی یا چھینٹیں مسجد میں پڑیں پس نہیں ہی مضائقہ نہانی کا مسجد میں والا پس نکلی
 مسجدی اور نہادی اور پھر آوی مسجد میں اور اگر وضو کری مسجد میں کسی پاس میں پس وہ ہی سی تفضیل
 مذکور پر ہی اور ادا و مفسدات میں سی ہی بیہوشی اور بخون نقطہ بیہوشی اور بخون نہیں فاسد کہ رستے
 احتکاف کو بغیر خلاف کی جب تک کہ نہ منقطع ہو تا بی بی در پی کرنا احتکاف کا اور اگر بیہوشی کی گئی اوپر
 گئی دن یا ہو گیا او سکو تہیب یعنی اور گئی دن تو فاسد ہو جائیگا احتکاف اور سکا اور لازم ہی اوپر
 جب اچھا ہو یہ کہ پھر سکر سی احتکاف کری پس اگر دیر تک ہاجون اور باقی رہا وہ گئی برس پھر وضعت
 پائی واجب ہی اوپر یہ کہ قضا کری او سکی اور اگر ہو گیا کچا شری پھر افاقہ ہوا بعد گئی برس کے واجب ہی اوپر
 ممنوعات احتکاف کی ایک آدمین ہی ہی جب رہنا وہ چپ رہنا کہ اعتقاد کرے او سکی

حکم شرعی
در عبادت

عبادت ہونیکا پس بیشک وہ مکروہ ہی اور جب کہ نہ تھا ذکر ہی اوسکو عبادت تو نہیں مگر وہ ہی اور جب رہنا زبانی
 کہا دوسری یعنی غیبت وغیرہ ہی پس بہت بڑی عبادت تو نہیں ہی اور نہیں تو ر تا عکاف کو بہ کہاؤ گے تا اور رات
 اگر کہاوی متکلف و کمزور نہ ہو مگر نہیں ضرر کرتا اوسکو اسو پہلی کہ حرام ہونا کہا بی کا بسبب ذریعہ ہی نہ بسبب اعتکاف
 اور پہل یہی کہ جو کچھ نہ ہو ہی عکاف میں اور وہ فہم ہی کہ منہ کیا گیا ہی اوس سی بسبب عکاف کی نہ بسبب بیانی
 تو نہیں فرق ہی اوس میں قصدا کر سکا اور نہ ہو مگر کہ نہ کیا اور دن کا اور رات کا مثل جماع کی اور مثل آنی کی
 مسجد ہی اور جو کچھ کہ ہی ممنوعات روزہ کی سی اور وہ وہ ہے کہ منع کیا گیا ہے اوس سی بسبب
 ذوق ہی اوس میں قصدا کرنی اور نہ ہو مگر کہ نہ کیا اور دن کا اور رات کا مانند کہانی پنی کی اور نہیں
 مصافحہ متکلف کو یہ کہ پنی اور خود ہی غلہ اور جو کچھ کہ ضرر ہو لیکن جیکر ارادہ کری اور سکا کہ یوی فلفہ تجارت
 کے لئے پس مکر وہ ہی یہ اوسکو اور جابز ہی متکلف کو یہ کہ مطلق کرے اور رجوع کر ہی عیسی
 اگر یوی کو عکاف رجوع دی ہو وی تو اوس سی اگر رجوع کر ہی تو جابز ہے اور کثیرا ہی متکلف اور
 خوشبو لگا دی اور تیل ڈالی سر میں اگر نشہ ہو جابز ہی متکلف کو رات کو تو نہیں فاسد ہوتا اعتکاف
 پہلی کہ وہ مرکب ہوا دین کی ممنوع چیز کا نہ اعتکاف کی ممنوع چیز کا جیسکہ کہا نا مال غیر کا اور جیس فاسد
 کری اعتکاف واجب تو واجب ہی قصدا اوسکی پس اگر ہی عکاف مہینی معین کا تو جیس فاسد کہ ہی ایک دن
 قصدا کری اوسدن کی اور اگر ہو عکاف مہینی غیر معین کا اور ایک دن فاسد کری تو لازم آتا ہی اوسکو
 شروع کرنا اور سکا سر سی رہا رہی کہ فاسد کیا ہوا اوسکو اپنی نعل سی بغیر عذر کی مانند نعلنی کی مسجد ہی اور
 جماع کرنی کی اور کہانی کی دھنن یا عذر سی فاسد کیا جیسی کہ بیار ہوا پس محتاج ہوا نعلنی کا یا فاسد کیا اوسکو
 غیر فعل اپنی سی مانند جین اور جنون اور بیوشی طویل کی مسائل متعلق عکاف کی جب ارادہ کری عکاف کی
 واجب کرنا اپنی پر تو لایق ہی یہ کہ ذکر کری اوسکو زہن سی نیت دلی ادکی وجہ کرنی من کفایت نہیں کرتی
 اور یہاں ایک قاعدہ ہی ہین اوسکو سمجھنا چاہی ایک قریہ کہ جب ذکر کری دنون کا ساتھ فقط جمع کی یا تنہی کی تو
 شامل ہوگی دن راتو کو جو مقابل دنون کی ہین اوس نہ ہی راتین شامل ہوگی دنون کو جو مقابل راتون کی ہین
 پس اگر ذکر کی ہین دلی عکاف کی یا زیادہ کی یا دو دنون کی عکاف کی یا تین راتون کی عکاف کی یا زیادہ
 کی یا دو راتون کی عکاف کی تو لازم ہوگا اوس پر عکاف دنون کا ساتھ راتون ادکی کی اور عکاف راتون کا ساتھ دنون
 ادکی کی اگر نہ اوسکو کچھ نیت پس اگر نیت کی ساتھ عکاف دنون کی عکاف راتون کی دنون کے خاص کر اور نہ
 عکاف راتون کی راتون کے عکاف کی خاص کر تو سمجھ ہوگی نیت اوسکی اور لازم آوگا اوس پر
 دنون کی کچھ عکاف دنون کا نہ راتون کا اور نہیں لازم آوگا اوس پر راتون کی اپنی کچھ اور اگر
 ذکر کی ایک دن کی عکاف کی نہیں داخل ہوگی رات اور دوسرا فاعلہ یہ ہی کہ جہاں نہ داخل

نیت متعلق عکاف

میں ہیں اور ہر قصہ ہی دونوں گذشتہ کی جانی وجوب ہو رہا ہے نہ جانی اگر اسلام لا پہلی زوال کی اور کہا
کہا یا نہیں ہر روزہ رکھا نقل ظاہر روایت میں نہیں بھیج ہو گا روزہ اور سکا بسبب نہ ہونی اہلیت کے
اصل روز میں اور روزہ ہجرتی ہوتا نہیں اگر بالغ ہو لا پہلی زوال اور پہلی کہا جانی سکے اور نیت کی
روزہ نقل سکے ہو گا وہ نقل روزہ کہتی ہے کہا امام فخر الدین رازی نے کہ حکم کیا جادوی لا کار روز کی کہتی
جب طاقت پوری روز کی اور ذکر کیا ابو جعفر فی اختلاف الخ کی مشائخ کا میں اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ حکم
کیا جادوی روز کیا اور یہ جب ہی کہ نہ ضرر کرے روزہ رکھا اور کسی بدن کو بوجہ ضرر کرے تو نہ حکم کیا جادوی
اور سکو روز کیا اور جب حکم کیا جادوی لا کار روز پہ روزہ نہ کہتی تو نہیں قصا ہی اوپر اور سوال کہی گئے
ابو جعفر کہ آیا ماری دس برس کی لڑکی تو روزہ نہ کہتی پر کہا وہ ہونے کی کہ اختلاف کیا ہی علمائے اسیں
اور صحیح یہ ہے کہ وہ معتبر نہ گناہ کی ہی یعنی سات برس کی لڑکی کو پہنی تو حکم کرے روزہ رکھنی کا اور دس برس
کی عمر کو پہنی تو ماری اور سکو روزہ نہ کہتی پر اور جو کوئی نقل روزہ رکھی پر تو زوالی اور سکو تو قصا کرے
اور کسی برابر ہے کہ حاصل ہو فساد کی فعل سی یا بغیر کی فعل سی یہاں تک کہ اگر ایک حورہ فی نقل ہو
رکھا تھا اور اور سکو جین آگیا تو واجب ہی اوپر ہی تو فساد اختلاف کیا ہی ہماری علمائے مطلق روزہ
تو زوالی میں یعنی شروع کیا تھا روزہ اس گمان پر کہ بچہ واجب ہی پر ظاہر ہو گا کہ روزہ نہیں واجب ہے
اور ہر اس افطار کر ڈالا اور سکو قصد تو کہا ہماری تیون الامون لی کہ قصا نہیں وجب آویگی اور سپر لیکن
فقتل یہ ہے کہ پورا کر لی اور سکو اور ایسا ہی حکم ہی جب شروع کرے کفارہ کی روز میں ہر مریس ہو
درمیان میں اور کسی جوقت کو نیت کرے قصا روز کی بعد طلوع ہونی خبر کی تو قصا تو نہیں بھیج ہو سکے
آبادہ روزہ نقل ہی ہو جاویگا یا نہیں کہا امام نسفی نے کہ ان نقل ہو جائیگا اور اگر افطار کرے تو لازم
آویگی اور سپر قصا اور جس نے نیت کی ساری رمضان میں روز کی اور نہ فطار کی تو اوپر قصا لازم ہو
اور نہیں ہی کفارہ بسبب فساد کرنی روزی غیر رمضان کی مہینہ رمضان کا جبکہ آوی چشمنہ کو اور پر دن
عرفہ کا ہی چشمنہ کو ہو تو ہو گا وہ دن عرفہ ہی کا نہ عید اضحی کا یہاں تک کہ نہیں جائز ہوگی قربانی
کرنی اور دن میں با اعتماد قول علی رضہ کی یونہی نہ کہتے کہ حق میرے کم سہلی کہ احتمال ہی
کہ اور ہونے کی ارادہ کیا ہو اور سہ سال کہ جس میں نہ بات کہی نہ عیدہ اور نہ زکوہ واقع ہوتی ہی
اکثر خواہم ہی ساتھ ہوں کہ آتی ہیں طرف قبر بعض صلحا کو کی اور اوٹھاتی ہیں پردہ اور سکا احوال میں
کہتی ہیں یا سیدہ فغانی اگر میری نجات بر آوی تو وہ طہی مہاری میری ذمہ پر اتنی جاندی ہی مثلاً تو
ہر طرح کہنا اعلیٰ ہی اجا نا ان اگر کہی کہ یا اللہ خلیق میں فی نذرانی میری وہ طہی کہ اگر شفا دی ہو تو
میری مرین کو با مثل کسی تو کہا نا کہلاؤں گا میں فقیر و کموہ جو رہتی ہیں دروازہ پر سیدہ نقیہ کے

اگر حکم کیا جادوی لا کار روز کی کہتی

ہی روزہ الامون
بالکفر فی تولد کی
فقد ہو جادوی
روزہ

۴۰
میں جب روزہ

کی یا مانند انگلی یا خرید رنگین بوریا وسطی مسجد ایکی کی یا تیل و وسطی بروشنی اوسکیکی یا دوزنگلین درمیں اسطر
 اوس شخص کی کہ خدمت کر اہی مقبرہ او کی کی خوشگاہی باقی کی کہ ہودی اوسین نفع فقرا کا اور نذر ہند
 کی اور ذکر شیخ کاسوائی ایکی نہیں کہ وہ جگہ صرف نذر کی بنی وسطی شخصین اوسکی کی تو جائز ہی بہرہ نہیں
 نہیں حلال صرف کرنا اور کا مگر طرف فقیر و دینی نہ طرف عالم کی سبب علم اوسکیکی اور نہ وسطی حاضرین
 شیخ کی مگر یہ کہ ہودی کوئی فقرا میں ہی اور جب معلوم ہوا یہ تو جو کچھ کہ لیا جاتا ہی درمہون وغیرہ ہی
 اور لیا جاتا ہی طرف قبروں اور یا رکنی وسطی حاصل کرنی نزدیکی او کی کی پس سبب کی نزدیک حرام ہی
 جیٹک نہ قصد کری ساتھ صرف کرنی اوسکی کی زندہ فیرون کو سپر اچلج ہی سبب کا اور بلاشبہ لوگ مبتلا
 ہیں اس بلا میں بکندانی النہر الفایق و البحر الرائق پ عالمگیری پ خاکہ معنیج بیان تمام روزوں کے
 وغیرہ فلک مشرعیں روزی تیر آن قسم کی آئی ہیں انہیں سی سات قسم کی دوزی تو بی دبی رکھی جائے
 ہیں مہینہ رمضان کی اور کفارہ چار کی اور کفارہ قتل اور کفارہ ہیں کی اور رمضان میں جو قصد افطار کری
 اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور کفارہ واجب کی اور چھ قسم کی روزوں میں اختیار رکھتا ہی جائے
 بی دبی رکھی اور چاہی متفرق نفل روزی اور صغار رمضان کی روزی اور روزہ مستقر اور قرائکی اور فدیہ حلق
 کی اور جزای صید کی اور نذر مطلق کی اور جائز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بریہا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو
 آئی ہیں کہ عاجز ہوا داری فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اور کاپا شک کہ نا امید ہو روزہ رکھنی سے
 سبب بُرائی کی اور لازم ہی شیخ فانی اور بریہا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عذر والوں کو سوائی انکی مگر جو کہ عاجز
 ہو نذر ہمیشہ ہی یعنی نذر مانی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا پر عاجز ہوا اوس ہی سبب اشتغال معیشت کی تو افطائے
 ری اور فدیہ دیا کری ہر روز اور فدیہ بہرہ کی کہ بدلہ ہر دن کی تو وہ صاب یعنی دوسیر گھوٹ دمی یا حجت او کی
 بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہوشیخ فانی مسافر و مری پہلی اقامت کی تو لایق ہی بہرہ کہ نہ وجوب
 اوسپر فدیہ مانند اور دینی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو مستحق افطار کری اللہ تعالیٰ سر
 ورجائز ہی فدیہ اور کفارہ میں اباحہ طعام کی یعنی دو تو وقت ہر دن پر چاہے کہ بھوکی کو کھلاوی جیسی کہ
 جائز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ ضروری اوسین تملیک نہ کر کوئے چاہا نا چاہی کہ جو صدقہ مشروع
 ی ساتھ لفظ طعام کی یا طعام کی جائز ہے اوسین تملیک اور اباحہ چھو کہ مشروع ہی ساتھ لفظ
 بناہ کی اور ادار کی شرط ہی اوسین تملیک اور نہیں جائز ہی نفل روزہ کلمنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا
 باغذہ اور جانا چاہی کہ توڑ ڈالنا روزہ کا اور نماز کا بعد مشروع کرنی کو لہر وہ ہی اور نفل روزہ مشروع
 جب ہوتا ہی پس کسی حالت میں ہو واجب ہوتی ہی اوسپر قصار مگر جبکہ پنج دن میں نفل روزی رکھے
 تو عید وین اور ایام تشریق میں تو نہیں لازم آتی ہی قصار او کی تو فی انین اسلی کہ ان دنوں میں

اور اگر روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائے تو فدیہ دینا واجب ہے اور اگر روزہ رکھنے سے عاجز ہو جائے تو فدیہ دینا واجب ہے

ع
کتاب
تفسیر
تحریر
مکتبہ
مطهر

روزہ میں شروع ہوا واجب نہیں ہوتا اور اگر ان پانچ روزہ کی روزہ دہانی باقیا سال کی روزہ کی
 نذرانی خواہ تو نہیں ہذا کرے اور قضاء رکعتی اور دو نہیں اور حکم کیا جادوی لڑکا ساتھ روزہ رکھنے کر
 جبکہ طاقت آدمی اوہیں اور ادا جادوی اوہی ترک کر چیکہ ہو دس برس کا مانند نمانگی اور ذکر کیا شتانی میں
 کہ شرح ہی دیا یہ کہ امام غنی ختم کیا ایک قرآن تراویح میں ایک مرتبہ اور ختم کیا دوسری مرتبہ غیر اس قوم کے
 لئی کہ جنہوں نے جماعت سے تراویح نہیں پڑھی تھی نہیں آوا ہونی کی ہجوم دوسری سنت ابوہطلی کہ امام
 کی ادا ہو چکی تھی سنت پس ہو کا یہ دوسرا قرآن امام کا دوسری قوم کی نقل پس یا وہی فوہ ثواب نماز نقل کا
 اوہیں یا وہی ثواب مبلوۃ تراویح کا بیچ پر سارہ مولا ناصر الدین امام البانی کی مسائل تراویح میں لکھا
 کہ پس اگر کسی نوکر کیا کہنا ہی تو دوسرا امام کی حق میں کہ ختم کیا اوس نے تراویح میں ایک بار پر شروع کیا
 قرآن دوبارہ کیا جائز ہی مقتدی بنا اور کا اوس شخص کو کہ جسی نہیں سنا ختم اور اگر اقتدا کری اوس کا
 تو آید ہو دیکھ بہ ختم اوس سے ہو سکتہ سی یا نہیں کہتا ہونہیں کہ رہا یہ مسئلہ اوستا فون دہلی قدس
 اور اہم کی مجلس میں انرا کہنے مانہ طویل تک پس کہا بعض حاضرین نے کہ نہیں یہ درست سوہطلی کہ یہ
 بنای تو سچی ہی صحیف پر سہٹی کہ یہ تراویح مقتدی کی لئی سنت ہو کہ وہی اور امام کی لئی سنت ہو کہ وہ
 باقی نہیں رہی بلکہ ہو گئی ہی اوسکی حقین نقل اور سنت تو تیری حال میں نقل سی اور قیاس کیا ہی سہٹا لائی
 اور اقتدار ادا کرنی والی قوم کی ساتھ ادا کرنی والی نقل کی تائیہ کیا اس قول کو مضمرات کی رو سے
 فی کہ ایک قوم نے نماز پڑھی تراویح کی پیرا دہ کیا اوہوں نے یہ کہ پڑہیں وہ اوسکو بعد اسکی تو پڑہیں
 اوسکو غلط سہٹا ہوہطلی کہ وہ نقل ہی اور نماز نقل جماعت سی نہیں ہے مستحب اور روایت لسان العزیز
 کی یہ ہی کہ اگر گریہی امام نے تراویح دوسجد و نہیں پوری پوری تو نہیں درست اوسکو یہ اسوہطلی
 کہ تراویح سنت ہی اور قدام سنتیں نہیں مگر ہوتیں ہیں ایک وقت میں اور جب یہ بات کی تو ہو گے
 سنت اور قوی ہی پڑھی کہتا ہونہیں کہ یہ فیصلی دلائل کرنی ہی اوہ پر نہ جائز ہونی اقتدار کی صورت
 مذکورہ میں اور کہا بعضوں نے کہ جائز ہی یہ اسوہطلی کہ یہ اقتدار متقل کا ہی ساتھ متقل کی اور قوم
 کہ ہارس لئی ہی وہ حقیقتہ میں نقل ہی اور تحقیق روایت کیا بعض اہل علم نے کثیر الفتاویٰ سی کہ
 ایک شخص امام بنا ایک قوم کا نماز تراویح میں اور ختم کیا قرآن اوس میں پیرام ہوا قوم دوسرے کا تو ہو کہ
 ثواب فضیلت کا ہی اور قوم کو ثواب ختم کا اور یہ کہ پائے غیر شہور ہی درمیان عمار کی پس نہیں اعتبار
 ہکا بار جوہی کہ نہیں سمجھا جاتا ہی ساقط ہوا سنت ختم کا قوم سی اور کہا بعض علماء نے کہ جگہ انہیں
 یہ ہی کہ جس امام نے ختم کیا ایک بار جب ارادہ کری یہ کہ ختم کری دو بارہ تو باقی ہی یہ کہ ذکر کر لئی
 اپنی پڑ ختم کی تو کہ صحیح ہو ساتھ اوسکی اقتدار اوس قوم کا کہ جنہوں نے نہیں سنا ختم اور نہ لازم

تفسیر
القرآن
مکتبہ
مطهر

اوی بنا قوی کی صلیفہ پر کہتا ہوں اللہ کی مدد چاہ کر کہ عین شکل ہی اس واسطی کہ ختم نہیں واجب چاہا
 نذرانی ہی اوی پر کہ جسنی نذرانی ساتھ اسکی چنانچہ کفایتی ہی عین ہی کہ جب نذرانی قوارہ قرآن کے
 پس ہی نہیں لازم آتا ہی کچھ اگرچہ ہی قوارہ فی الجملہ طاعت اور جب واجب کی ایک شخص نے
 اپنی نفس پر قوارہ فاتحہ کے اور قل ہو اللہ احد یا پڑھنا کچھ قرآن سی نہیں لازم آتی کا اوس پر کچھ
 اس واسطی کہ اللہ تعالیٰ فی قرآن اذنا رہی تو کہ عمل کیا جاوی اوس پر اور جب نہ لازم ہوا اسکی ذمہ پر ختم
 سبب نذر کی تو نہ منع ہوا اشکال بنا قوی کا صلیفہ پر ہی باز خدا یا کچھ نہیں جی مگر یہ کہ نذر کرے
 ختم کو کچھ ضمن نذر کر فی تراویح کی میں ساتھ بطور کی کہ کبھی واسطی اللہ کی ہی میزری ذمہ پر یہ کہ پڑھو گے گا
 تراویح ساتھ ختم کی ذکر کیا ان تمام مسائل کو فادوی جلالی بن لیلۃ القدر کا طلب کرنا مستحب ہی لہ روہ تمام
 برس کی راتوں میں فضل رات ہی اور امام ابو صلیفہ رحمہ سی منقول ہی کہ وہ رات رمضان میں ہوتی ہی
 اور معلوم نہیں کہ کونسی رات ہی وہ اور کبھی مقدم و مؤخر ہوتی ہی اور صاحبین کی نزدیک ہی اس طرح ہی
 لیکن انکی نزدیک متعین ہی وہ اور مقدم و مؤخر نہیں ہوتی وہ یہاں تک کہ اگر کہا گئی ہی اپنی غلام کو کہ
 تو آزاد ہی شب قدر میں تو اگر کہا پہلی داخل ہونی رمضان کی تو آزاد ہو جاوے گا جب شروع ہو گا
 مہینہ رمضان کا اور اگر کہا بعد گزرنی ایک شام کی رمضان سی تو نہیں آزاد ہو گا یہاں تک کہ آوے
 رمضان سال آئندہ کا نزدیک امام غلام رحمہ کی واسطی جائز ہونی اسکی کہ وہ رات ہوسی ہو مہینہ گذشتہ
 میں پہلی شب میں اور شبہ آئندہ میں شب اخیر میں اور صاحبین کی نزدیک جب گذری ایک رات اوس
 آزاد ہو جاوے گا گذرانی الحاقی اور ملحقی البارین ہی کہ قول ابی صلیفہ رحمہ کا راجح ہی و علیہ الفتویٰ لکھدانی العالم کثر
 دو حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی اور مولانا رحمہم اللہ فی دیشور وغیرہ سی یون کہا کہ اسکو لیلۃ القدر سہی کہتی ہیں
 کبھی جاتی ہیں اوسین رزق اور اعلین اور احکام کہ سال بہرین واقع ہونگی اور بعضوں فی کہا کہ چہ نام ہوا اور کا
 سبب عظیم القدر ہونی اوسکی اور سہ اسکی لغین میں بہت قول آتی ہیں اور اکثر حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر
 رمضان ہی خصوصاً طاق راتوں عشرہ اخیر کمین خصوصاً ستائیسون شب میں چنانچہ اکثر علماء کی نزدیک ہی
 اور لیلۃ القدر خاص ہی است کی ہی مقرر ہونی سلمی کہ باوجود چہ بی عمر و کج ثواب بہت سا باوین چنانچہ ایک روایت
 میں آیا ہی اصل اور کا یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی ہونگی عمر و کا معلوم ہوا تو اوس کی کیا کہ میر
 است کی لوگ ہوں ہی عمر میں انکی ہی عمل نہیں کر سکتی ہی پس ہی اذکو اللہ تعالیٰ فی لیلۃ القدر کہ ہر مہینہ ہی بہتر
 اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر کیا جابر خصوصاً بنی اسرائیل میں
 کہ وہ ہوں فی عبادت کی ہی اللہ تعالیٰ کی استی برس اور نافرمانی نکلی ہی ایک لمحہ وہ شخص یہہ تھے
 حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت خذیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا

فی لیلۃ القدر
 ہر مہینہ
 ہر مہینہ
 ہر مہینہ
 ہر مہینہ

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ نے اپنی پہلی آنی جبریلؑ حضرت علیؑ علیہ السلام کی پس اور کہا اے
 نبی کیا آپ کی مہمت فی اذن کو کوئی عبادت کر نہیں لیتی تھی جس پس کثیف و ناماری اللہ تعالیٰ فی غیر ہر پڑی اور پھر
 انا انزلنا فی لیلۃ القدر سورۃ یعنی لیلۃ القدر فضیل ہی اور سحر ہی کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی مہمت فی پس خوش ہوئی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہاں ابی جاتم فی جانا چاہی کہ ہزار مہینے کی تیرا سنی برس اور چار مہینے ہی
 میں ہی ہو یا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینے ہی کہ جس کی تیرا سنی برس اور چار مہینے
 ہو یا و لیلۃ القدر میں بتلی جناب اے رب تعالیٰ کی رحمت خاص کی آسمان دینا پر وقہ و غریب ہی صبح تک ہوتی ہی
 اور اوسین اور ترقی میں لاکھ در و روح علی اور عابدین کی ملاقات کی لئی اور اوسین نزول قرآن کا ہوا تھا
 دنیا پر اوسین بدیش ملا کہ ہی ہوئی اور سینین مجھ ہوتا آدم صا کی ماؤ کا ہوا اور سین درخت جنت میں
 لگا کی لئی اور سینین و عار قبول ہوتی ہی اور سینین ثواب جزوت کا بہت ہوتا ہی اور جنت اور کج پرستید ہوین
 یہ ہی کہ لوگ کا شمش کرین طاعت میں اور اعتماد ذکرین اور سپر اور عمارتی لکھا ہی کہ جو کوئی کو شمش کرے
 ایک سال تمام کی شہوتی بیداری میں اویجا اور سکونت ار اللہ تعالیٰ جنانچہ سہا ہی کہا گیا سہی مری کم بخت قلنا
 الکتاب لکم یعرف لیلۃ القدر یعنی جس نے پہچانی قدر سات کی نہ پہچانی قدر لیلۃ القدر جسے اور جسے عمارت
 کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہیں کہ سنباط کیا ہی اور کو احادیث و آثار ہی اور پایا بعضی علامتوں کہ
 اہل کشف فی مری فی ایک قوم ہی نقل کیا ہی کہ درخت اوس تہیں سجد کرتی ہیں اور زمین پر گر پڑتی ہیں سپر ہی
 آجاتی ہیں اور سجد کرتی ہی اوسین ہر چیز اور صواب یہ ہی کہ شرط نہیں ہی اوس ات کی پانی میں دیکھا ان امور کا
 بہت لوگ پانی میں اوس ات کو اور دیکھتی نہیں کوئی چیز زمین ہی اور وہا ہی کہ وہ آدمی ایک جایی ہون اور
 دونوں اس شے کو پادین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیز زمین ہی اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت
 یہ ہی کہ توفیق ہوا اوسین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و حضور و خلص کی اور شمار یہ ہی
 مشرب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور گشتام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا
 ادای فریق اور ستون ہو کہ میں ہو فضل و کمال ہی والا جقدر کہ توفیق قیام کی باوی مقصود حاصل
 و لیس الانسان الا سعی و کان سعیرہ مشکور رزقا اللہ لکل صلا و اسرا و ظاہرا و باطنا و علی
 علی خیر خلقہ علی و اللہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا رحم الراحمین اللہم اغفر لے
 و لوالدی و لجمیع المؤمنین و المؤمنات اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا
 و اجرنا من خیر الدنیا و الآخرة سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
 و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین

مردمان از این برون که صورت
من آنکه چون خالکوب
نترسیدگی و کجایی
همچو کاغذی که آزار
نیابدند و تو کی می بینی
که موی بی بهار است

کیا قرطانی بن علما ی دین اور رفیقان شریعت میں اس ضرورت میں کہ جب حافظ اور قاری بیچ تراویح میں
 شریف کی قرائت ختم کر تاسی یا لفظ ناس پر تمام کری یا آتم سے شروع کر مفلکون تک ختم کری یعنی جیسا کہ
 خارج نماز کی ختم کرنی میں مفلکون تک پڑھنا سنت ہی اسی طرح نماز کی اندر ختم کرنی میں مفلکون تک ہی
 پڑھنا سنت ہی یا نہیں حاصل یہ فرق ہی بیچ حال اور متصل کی اندر نماز کی اور خارج نماز کے یا نہیں
 اور جو قاری سورہ اخلاص کو تین بار تکرار کر تاسی اور پہلی قل موبالید پر بسم اللہ پھر سی پڑھتا ہی
 یا یہ دونوں باتیں درست ہیں یا نہیں اور تین بار قل موبالید پڑھنی کا کیا سبب ہے اور بسم اللہ
 آخر تک کیا پکار کر پڑھنی کا بھی کیا سبب ہے اور پکار کر اللہ اکبر کہنی کا بعد سورہ وارضیٰ سے آخر تک کیا حکم ہے
 اور یہی بعد ختم قرآن کی وہ آیتیں پڑھنی چکی سرور پڑھنا یا اللہم ہی بسمیل و غاکی نماز میں جیسا کہ بعض حافظ
 کا معمول ہی کیا حکم رکھتے ہیں اور اسی ہی ان اللہ و ملککۃ اخر اور سبحان ربک اخر کو بعد قرآن کی ختم
 اندر نماز میں اجازت ہی یا نہیں اور بعد ختم کی کچھ شیرینی باٹنی ہی جائز ہی یا نہیں اور اگر ثابت ہی تو
 کو کچھ پڑھنی اور بعد تر اور کچھ کی جو سیئہ کر دعا ہی سمجھ لی یعنی مثل سبحان الملک الملکوت اخر کی پڑھنی میں
 یہ کہیں ہی ثابت ہی یا نہیں اور بعد فراغت پانی کی اس دعا پڑھنی سی کٹری موتی وقت مکتدی
 کہا گئی بیت برخواجہ عالم صلوات و بر محمد یہ ہی درست ہی یا نہیں اور جوابہ الوداع کی خطبہ میں کلمات
 الوداع الوداع الفراق الفراق کی پڑھنی ہی کہیں سی ثابت میں یا نہیں جو اس سوال اول
 و صورت مرقومہ حال متصل کا اندر نماز اور خارج نماز کی کچھ فرق نہیں پس اول رکعت میں
 پھر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ سی مفلکون پڑھ کر رکوع کر کے
 نماز تمام کری جس کے کتب فقہ مانند قادی سراجیہ و عیالہ و قادی قاضیان وغیرہ سی واضح ہوتا
 اخراج الدار می بسند حسن ابن عباس عن ابی کعب عن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ قل اعوذ بربک
 افتتح من الحمد ثم قرأ من البقرة الى اول ملک علی بدلی من ربهم واد لک سم المفلکون ۱۰ اذا
 ختم القرآن فی التراویح و فرغ من المعوذتین فی الركعة الاولیٰ یرکع ثم یتلو فی التائتہ عجل الفاتحہ
 شیان سورۃ البقرۃ کذا فی الفتاویٰ السراجیہ و المفلکون کذا فی الھیائتہ وغیرہا من کتب الفتنہ
 جواب سوال دوم کا یہ کہ تکرار تین بار سورہ اخلاص کا ختم قرآن میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 و صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین سی ثابت نہیں سچا سیو اسطی امام احمد بن حنبل فی منہ کیا ہی اسکی تکرار
 تین بار سی جانچہ آلمان وغیرہ سی مستفاد ہوتا ہے قال ابو القاسم مکرہ قل موبالید اخذت
 مرات عذمتہ القرآن لانہ محدث کذا فی الفتاویٰ الحجۃ کذا فی المحدثان اور بعض فتاویٰ میں تکرار

الحمد للہ انتم جانتے کہ ابھی مکرمل سے کچھ ہندو کی نکل تینوں کی تو قابل محبت کی ہیں جو یہاں کچھ کفر
 کیا ہے انہیں محبت کیلئے کہہ دو اور دین اس لئے فالبد قہ ضرر کہ لازم کذا فی فتح القدیر دیکھو اس
 اور یہاں بیابان و مدینہ و کراچی کی تردد و تھار میں منع ہو ترک کرنا، سکا لطیف توحیدی لازم
 کذا فی کتب اسرئیلہ جواب سوال ششم کا یہ کہ بعضوں نے تین بار قتل ہو اے اے کا یہ نہایت ہی
 جبرقت ان کی اور بعضوں نے اسو اسلی کہ حدیث میں داردی کہ ایک بار قتل ہو اے اے کا یہ نہایت ہی
 قرآن کا حاصل ہو تا ہی و قال بنہم و حکمتہ فی ذلک اے و دما تہی ثلث القرآن فخصیل
 فتحہ و قال بنہم حاصل و کتب ہرچ الی جبرلا حاصل فی المرأة من ثلث کذا فی الاتحاق و لیکن
 جہاں سے یہ ایک صحابی پاکسی مجتہد ہی ماثور و مقبول نہیں کہ قابل اعتبار کی ہو کیونکہ اس
 میں نقل شرط ہی پر حال ابلع شغف محابہ و مجتہدین کا پس میں حاشی اور ملف سے گویا مقبول
 و لایق با و لیل کذا فی مستم ہستوار میں علی اقار ہی و الحالی و خبر میں کتب اسرئیلہ
 سوال ہمارم کا یہ کہ ایک بار جبر کو نامہ اسم اے کا فتح تراویح میں ضروری کہ جواب فتح قرآن
 تمام و کمال حاصل ہو سکتی کہ یہ ایک آیت ہی قرآن مجید ہی اور تراویح میں اول ہی اے کہ
 سارا قرآن پھر پڑھا شستہ کذا فی مسلم الثبوت و شروہ جواب سوال ششم کا یہ کہ اے
 جبار کہ کہنا سورہ و کتب ہی اس کا کہ اگر کتب متذکرہ خفیہ میں مذکور نہیں مگر ملا علی قاری جہاں
 جلالین میں قرآنی میں و کان کبیر و علی المد علیہ وسلم آخر قرآۃ جبریل و اولی قرآنہ و علی المد علیہ
 وسلم فمن منا شعب اختلاف اہلی کلامہ غایتہ الامراء میں علماء خفیہ مکروہ کہین نماز میں کہ
 واقعہ علاج نماز کا ہی اور قاریوں میں ہی قرار کہ نسل ابن کثیر و مجتہدین میں ہی امام شافعی
 پر ہی کی قائل ہوئی ہیں اندر نماز و خارج مانا برابر ہی مجوزین کی نزدیک او بیہی اور حاکم
 سند کی ابن عباس و ابی ابن کعب عقی موقوفہ و موقوفہ عارفیت کی و من لا یکرہ القرآن
 ان فی ذلک زیوۃ الی الزیادۃ فی القرآن ان یا اوم علیہ فیتوہم انہ سنہ انتہی مانی الاتحاق
 مختصر اور تفصیل تحقیق شرح جبرزی ملا علی قاری و رسالہ شیخ سلطان فراہی وغیرہ میں تو
 جواب سوال ششم کا یہ کہ اس طرح سے پڑھنا تراویح کی نعمت میں سہجہ و اور مقبول ہیں اختصار
 علی المد علیہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین و علامہ ہی اور مخالفت جبریلہ
 دین میں مکروہ ہی کہہ الم بعد من اسنہ کذا فی النجاشی و نیز اس طرح کی پر ہی میں مواضع متفرق
 اور مقامات مختلفہ ہی رہا وغیرہ کا جیسا کہ سوال میں مذکور ہی موجب قطع نفی قرآن اور
 تالیف او سکی کا جو تا ہی اور ابلع نفی قرآن اور تالیف او سکی مامور یہ ہی ہی اور اس طرح

و واضح ہو کہ یہاں نقشہ عجیب کی ایک سی جدول طلوع و غروب کی تیسری قسم ہے۔ اگرچہ اولیٰ و ثانیہ میں جو کہ مذکور ہوئے
 فائدہ رسا اور معلومات برادران اسلام کی ایک گہرا کہ ترقی کے باشندوں عالیٰ قسم کی دنیاوی و دنیوی کو کوئی
 نقشہ میں وصف ہی کہ اہل الیاد و مدد ہر یک کا احوال کی اور بی رات اور دن کا تاریخ و تاریخ و تاریخ و تاریخ
 اور قیاسی و قیاسی کا رمضان شریف میں ہر تاریخ کا معلوم کرے علیٰ خصوص جن لوگوں کی پاس ساعت اور گھر
 کو کوئی نہ ہو اور گھر کا رہی یہاں کی گھر کا اور ڈھانڈا ان صاحب گھر پر ساری قسم کی کوئی قسم و خطا نظر آتی ہو
 و غایت کہ ان کی دست و پاویں قیاسی و قیاسی کو قیاسی و قیاسی فائدہ رسا ہے اگرچہ یہ بیہودہ سی حساب گہرا
 کہ اگرچہ یہ بیہودہ حساب سال بھر در کتاب کی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی
 خصوص خاص میں قیاسی نہیں کہ کہنا ہے جس میں بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی
 کہ کوئی بیہودہ سی فائدہ رسا و غروب و غروب کا اور چوبیس گھنٹہ میں بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی
 اور ہر گھنٹہ میں بیہودہ سی کو وقت تحریک کیا جا رہی اور چوبیس گھنٹہ میں بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی
 بیہودہ سی اور کچھ میں قیاسی کو بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی

آٹا و	بجیر	اگرہ	بہت پور	بیانہ	جی پور	جود پور	ساہیو	سکولی
خیر آباد	فتح پور	فتح آباد	فیصل آباد	کاٹھ پور	گورکھ پور	بکھنہ	مین پور	ناگ پور

دریہ گزاردہ کی ایک نقشہ کی ساتھ قیاسی اور بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی بیہودہ سی

نقشہ عجیب	طلوع آفتاب کا وقت						غروب آفتاب کا وقت		تسویع صمدی		ہر وقت	
	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ
پہلے ماہ جنوری	۴	۵۰	۵	۱۰	۲	۵۳	۲	۵۳	۲	۵۳	۲	۵۳
پہلے ماہ فروری	۴	۳۹	۵	۲۲	۲	۴۳	۲	۴۳	۲	۴۳	۲	۴۳
پہلے ماہ مارچ	۴	۱۹	۵	۵	۲	۲۵	۲	۲۵	۲	۲۵	۲	۲۵
پہلے ماہ اپریل	۵	۵۱	۶	۹	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰	۲	۱۰
پہلے ماہ مئی	۵	۲۹	۶	۲۱	۳	۵۵	۳	۵۵	۳	۵۵	۳	۵۵
پہلے ماہ جون	۵	۱۲	۶	۲۸	۳	۴۳	۳	۴۳	۳	۴۳	۳	۴۳
پہلے ماہ جولائی	۵	۱۰	۶	۵۰	۳	۳۰	۳	۳۰	۳	۳۰	۳	۳۰
پہلے ماہ اگست	۵	۲۱	۶	۳۹	۳	۲۹	۳	۲۹	۳	۲۹	۳	۲۹
پہلے ماہ ستمبر	۵	۴۳	۶	۱۷	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵
پہلے ماہ اکتوبر	۶	۴	۵	۵۴	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱
پہلے ماہ نومبر	۶	۲۹	۵	۳۱	۲	۳۸	۲	۳۸	۲	۳۸	۲	۳۸
پہلے ماہ دسمبر	۶	۲۷	۵	۱۳	۲	۵	۲	۵	۲	۵	۲	۵